باسمہ تعالیٰ

هو الصمد

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا، فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ

ضیائے حدیث

حسب فرمائش

سید غلام عبد الصمد چشتی

آستانۂ عالیہ صمدیہ مصباحیہ

وخادم:۔۔۔جامعہ صمدیہ دار الخیر پھپھوند شریف

برائے ایصال ثواب

مخدوم گرامی وقار مفتی آستانہ **حضور سید اطہر میاں** نور اللہ مرقدہ

ترتیب وتشریح

عبد السبحان مصباحی

ناشر: شعبہ نشر واشاعت: جامعہ صمدیہ دار الخیر، پھپھوند شریف، ضلع: اوریا

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	:	**ضیائے حدیث**
ترتیب وتخریج وتشریح	:	**عبد السبحان مصباحی** (استاذ: جامعہ صمدیہ دارالخیر پھپھوند شریف)
کمپوزنگ	:	ابوعادل عبدالسبحان مصباحی
حسب فرمائش	:	**سید غلام عبد الصمد چشتی**
		آستانۂ عالیہ صمدیہ مصباحیہ، دارالخیر، پھپھوند شریف، وخادم جامعہ صمدیہ
برائے ایصالِ ثواب		مخدوم گرامی وقار مفتی آستانہ **حضور سید شاہ اطہر میاں** نوّر اللہ مرقدہ
سن اشاعت	:	جمادی الاولی ۱۴۴۶ھ/۲۰۲۴ء
تعداد	:	۱۱۰۰
قیمت	:	---
ناشر	:	شعبۂ نشر واشاعت جامعہ صمدیہ دارالخیر پھپھوند شریف

ملنے کے پتے:

- شعبۂ نشر واشاعت جامعہ صمدیہ پھپھوند شریف
- مکتبہ صمدیہ، جامع مسجد، پھپھوند شریف
- خواجہ بک ڈپو، مٹیا محل، جامع مسجد دہلی

بفیوض روحانیہ

سید المفسرین، سند المحققین، اعلم العلماء، صدر مجلس علمائے اہل سنت،
قبلۂ عالم، حافظِ کلام باری و صحیح بخاری

حضرت علامہ سید شاہ عبد الصمد چشتی مودودی رضی اللہ عنہ

(ولادت باسعادت: ۱۲۶۹ھ/۱۸۵۳ء۔ وصال: ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء)

⇩

رئیس الفقہاء، عمدۃ المحققین، زبدۃ الکاملین، سراج السالکین،
خواجہ بندہ نواز محبوب رب ذوالمنن

سید شاہ مصباح الحسن چشتی مودودی رضی اللہ عنہ

(ولادت باسعادت: ۱۳۰۴ھ/۱۸۸۶ء۔ وصال: ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۵ء)

⇩

امام الکاملین، سید المتوکلین، فرد الوقت، حضور اکبر المشائخ،

حضرت علامہ الحاج سید شاہ محمد اکبر میاں چشتی رضی اللہ عنہ

﴿بانی جامعہ صمدیہ دار الخیر پھپھوند شریف، ضلع: اوریا، یوپی﴾

(ولادت باسعادت: ۱۳۴۸ھ/۱۹۲۹ء۔ وصال: ۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء)

آستانۂ عالیہ صمدیہ مصباحیہ دار الخیر، پھپھوند شریف

برائے ایصال ثواب

خانوادۂ صمدیہ کے چشم وچراغ، حضور اکبر المشائخ رضی اللہ عنہ کی روحانی امانتوں کے امین وپاسباں، پیکر خلوص وللّٰہیت، شریف النفس، مفتیِ آستانہ حضرت علامہ شاہ

سید اطہر میاں چشتی (المعروف) مفتی میاں صاحب نور اللہ مرقدہٗ

مسمی بنام تاریخی

افتخار میلادی

۱۳۷۷ھ

(ولادت باسعادت:— ۱۱/ربیع النور شریف، ۱۳۷۷ھ)

جنھوں نے اپنے علم وعمل، تقویٰ وطہارت، زہد و ورع اور خشیت الٰہی سے مادیت پرستی کے دور میں للّٰہیت اور روحانیت کی شمع فروزاں رکھی۔

واحسرتاہ! کہ علم وعرفان کا یہ نیر تاباں بتاریخ ۲۸/جمادی الاولیٰ ۱۴۴۶ھ مطابق یکم دسمبر ۲۰۲۴ء بروز ہفتہ بوقت صبح ۱۰/بج کر ۴۰/منٹ پر غروب ہوگیا۔

إنا لله وإنا إليه راجعون ۞

مادۂ تاریخ وصال پُرملال

بآہ داغ ہائے فرقت اطہر

۲۰۲۴ء

فہرست مشمولات

فہرست مشمولات

فہرست مشمولات

فہرست مشمولات

فہرست مشمولات

فہرست مشمولات

فہرست مشمولات

فہرست مشمولات

فہرست مشمولات

فہرست مشمولات

شرف انتساب

میں اپنی اس کاوش کو

نبیرۂ حضور حافظ بخاری قدس اللہ سرہ النورانی شہزادۂ حضور اکبر المشائخ، مخدوم گرامی مرتبت، شیخ طریقت، رہبر راہ شریعت، گل گلزار چشتیت، آقائی و مولائی، مفکر اسلام وسنیت، سیدی سرکار

حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ سید محمد انور میاں

عرف: حضور حاجی میاں صاحب قبلہ

أدام اللّٰه فيوضَه علينا و متّعَنا اللهُ بطول بقائه

کے نام منسوب ومعنون کرتا ہوں

جن کی پوری زندگی دین متین اور مسلک اہل سنت کی ترویج واشاعت کے لیے وقف ہے۔ جس کی روشن دلیل جامعہ صمدیہ کی فلک بوس عمارت آپ کو دعوت نظارہ دے رہی ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

یکے از شیدایان شما:

ابو عادل عبد السبحان مصباحی

استاذ:— جامعہ صمدیہ دار الخیر پھپھوند شریف

عرض مرتب

یہ ڈیڑھ سال پرانی بات ہے، یعنی: ۱۲/ذی قعدہ ۱۴۴۴ھ، مطابق ۲/جون ۲۰۲۳ء روز جمعہ بعد نمازِ مغرب فقیر راقم حسبِ معمول مطالعے کی میز پر رکھی ہوئی کتابوں کے مطالعے میں مشغول و مصروف تھا کہ یکایک موبائل فون کی گھنٹی بجنے لگی؛ فون اُٹھایا تو اُدھر سے "سلام" کی پُر کیف اور سرور بخش آواز کانوں میں رس گھول رہی تھی۔ یہ فون، سیدی سرکار سید غلام عبد الصمد میاں چشتی دامت برکاتہم القدسیہ (ناظم اعلیٰ جامعہ صمدیہ دار الخیر پھپھوند شریف) کا تھا۔

"علیک سلیک" اور "مزاج پرسی" کے بعد فرمایا کہ: "آپ کی فیس بک آئیڈی پر حدیث شریف باصرہ نواز ہوئی، آپ جامعہ صمدیہ دار الخیر کی طرف سے حدیث شریف شیئر کیا کریں، اور یہ ذمہ داری آپ کو سپرد کی جاتی ہے۔"

جب کہ ناچیز کا تو حال یہ ہے کہ

"نہ یہ طرز مری نہ یہ رنگ مرا"

"الأمرُ فَوْقَ الأدَب" کے تحت ناچیز نے اپنی بے بضاعتی اور کم مائگی کے احساس کے باوجود فقط اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے یہ بھاری بھرکم وگراں قدر خدمت بسر و چشم قبول کر لی۔

ع یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے، یہ بڑے نصیب کی بات ہے۔

﴿ذلك فضل الله يؤتيه من يشآء والله ذو الفضل العظيم﴾

حدیثی کلینڈر

"**آج کی حدیث**" کے عنوان سے یومیہ ایک "**حدیث مبارک**" نشر کی جاتی ہے۔ یہ حدیث پاک عربی، اردو اور ہندی؛ تین زبانوں میں بلا ناغہ پیش کی جاتی ہے۔ اہم تواریخ، اعراسِ بزرگاں اور رؤیت ہلال پر بطور خاص توجہ دلائی جاتی ہے۔ یومیہ ہجری و عیسوی تاریخوں کا بالالتزام اندراج ہوتا ہے۔ خوبصورت، دلکش، جاذب نظر، اور دیدہ زیب انداز میں،شہزادۂ والا تبار، سیدی سرکار، علامہ، سید غلام عبد الصمد چشتی دامت برکاتہم العالیہ (ناظم اعلیٰ جامعہ صمدیہ دار الخیر،پھپھوند شریف) کی قیادت و سرپرستی میں یہ کلینڈر شائع ہوتا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم کے ذریعے یعنی: فیس بک، انسٹاگرام، ٹوئٹر، واٹس ایپ چینل، اور متعدّد واٹس ایپ گروپوں میں حدیث شریف شیئر کی جاتی ہے۔ سیدی سرکار، سید غلام عبد الصمد میاں دامت ألطافهم العالية کی سرپرستی میں چلنے والے "**ضیائے حدیث**" وغیرہ واٹس ایپ گروپ میں ہی ہزاروں کی تعداد میں علما، طلبا، ائمہ، خطبا، مفتیان کرام، شعرا، اُدبا، مدرسین واساتذہ، ہندی زبان وادب جاننے، پڑھنے اور سمجھنے والے اسلامی بھائی، اور وافر مقدار میں دانشور طبقے کے افراد منسلک ہیں۔ انتخابِ حدیث میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ حدیث پاک؛ معتبر و مستند کتبِ حدیث سے بحوالہ درج ہو۔ ہر حدیث، ہر اقتباس اور ہر بات کو حتی الامکان درست اور مکمل حوالہ جات سے مزین و آراستہ کیا گیا ہے۔ تاہم کسی صاحب کو حوالے میں شک وشبہ ہو تو وہ اصل ماخذ کی طرف ضرور رجوع فرمائیں۔ شرحِ حدیث میں عموماً مرآۃ المناجیح، فیضانِ ریاض الصالحین اور منتخب حدیثیں وغیرہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

تا دم تحریر ۵۵۰/ احادیث مقدسہ نشر ہو چکی ہیں۔ اور ان میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ کوئی بھی حدیث مکرر نہ ہونے پائے۔ اور یہ حدیث مقدس

۱۲/ ذی قعدہ ۱۴۴۴ھ، مطابق ۲/جون ۲۰۲۳ء روز جمعہ سے بلا ناغہ، مسلسل بالالتزام شائع کی جا رہی ہے۔ ملک کے مختلف شہروں، علاقوں، صوبوں، اور ہرچہار جانب سے "**ضیائے حدیث**" اور "**فیضانِ حدیث**" واٹس ایپ گروپ سے نشر ہونے والی حدیث مقدس پر علما، طلبا، ائمہ اور سادات کرام سے مسلسل تحریری وصوتی پیغامات، مبارک بادیاں، کلمات تبریک و تہنیت، اور دعائیں موصول ہو رہی ہیں۔ **فَجَزَاھُمُ اللہُ خَیرَ مَا یَجزِیہِ عِبَادَہُ الصَّالِحِینَ المُخلِصِینَ۔**

آج کفر و ارتداد اور لادینیت کا سیلاب ہر نقش کہن کو مٹانے پر تُلا ہوا ہے۔ مسلمانوں کا اچھا خاصا طبقہ مغرب کی مادی ترقیوں سے مرعوب ہوکر احساس کمتری کا شکار ہو رہا ہے۔ جس کی واحد وجہ دین اسلام سے دوری اور علم و علما سے بیزاری ہے۔ اب تو حال یہ ہے کہ اسلام کی ضروری بنیادی معلومات سے بھی اس قدر تہی دامن ہو چکے ہیں کہ اپنی ہر ضرورت کی تکمیل کے لیے اہل مغرب کی طرف دیکھتے ہیں۔ جب کہ نبی مکرم، شفیع امم، صاحبِ جود و کرم، رسول محتشم ﷺ کا امتی ہونے کی حیثیت سے ہم سب کا فریضہ ہے کہ شکران نعمت بجا لاتے ہوئے اپنے آقا و مولی، سید ابرار و اَخیار، محمد عربي – فداہ اُمی و اَبي– ﷺ کے پیغامِ بر حق کو پوری دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچائیں۔ اور اس مقصدِ خیر کے لیے تقریری وتحریری دونوں طریقے اپنائے جا سکتے ہیں۔ طریقہ کار کچھ بھی ہو حالاتِ حاضرہ کو پیشِ نظر رکھنا ہوگا۔ اُنھیں مقاصد و اہداف کے پیش نظر سیدی سرکار، سید غلام عبد الصمد مودودی چشتی مد ظلہ العالی کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے بندۂ ناچیز اس کام میں مصروف ہو گیا۔ اور اس دوران انمول جواہر پاروں (احادیث مقدسہ) کو چشمہاے صافی، مختلف پنگھٹوں اور گھاٹ گھاٹ کا پاکیزہ پانی پی کر کاسۂ گدائی میں جمع کرتا رہا اور اب جب کہ کاسۂ گدائی لبریز ہوگیا ہے۔ میں آپ کی خدمت میں یہ حسین گلدستہ پیش کررہا ہوں۔ اِس امید پر کہ

"احادیث مقدسہ" کا یہ حسین گلدستہ/ انسائیکلوپیڈیا قارئین کرام کی معلومات میں مزید اضافے کا باعث ہوگا اور ان کے مشام جاں کو معطر کرے گا، اور خادم، اس کے والدین کریمین اور جملہ مسلمانوں کے لیے ذریعۂ بخشش و نجات ہوگا۔

حقیر پُر تقصیر کے گناہ گار ہاتھوں سے "حدیث مبین" کا یہ چھوٹا سا کام جو انجام پایا ہے اس کا اصل سہرا شہزادہ والا تبار، سیدی سرکار، سید غلام عبدالصمد چشتی دامت برکاتہم العالیہ، ناظم اعلی جامعہ صمدیہ دار الخیر پھپھوند شریف کے سر جاتا ہے۔ آپ کی عظیم القدر، بلند وبالا اور برگزیدہ ہستی کا ہی یہ کرمِ کریمانہ ہے۔

اور یہ بھی حقیقت ہے کہ بندہ خود تو انتہائی قلیل العلم و ہیچ مداں ہے مگر جس عظیم ہستی کی انگشت مبارک پکڑ کر اِس قلمی شاہراہ پر گامزن ہوں وہ مقدس وپاک باز ہستی البتہ بہت ہی زیادہ اوصاف و کمالات کی جامع ہے۔ متعدّد و بے شمار اوصاف و کمالات کی جامع کیوں نہ ہو کہ اُن کا براہ راست تعلق شہنشاہِ اَرض وسما، سرور کون ومکاں، مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزم جنت، سیّد ابرار واَخیار، حضور سیّد عالم ﷺ کی نسلِ پاک سے جو ہے۔ اس طرح اِس کتاب کا تعلق نبی مکرم، شفیع امم، صاحبِ جود و کرم ﷺ سے ہوجاتا ہے۔ اس کتاب کی کامیاب و کامراں تکمیل کا اصل راز یہی ہے کہ یہ کتاب نہ صرف شہزادۂ مصطفیٰ جانِ رحمت، شہزادۂ والا تبار، سیدی سرکار، سید غلام عبد الصمد میاں چشتی مد ظلہ العالی کے حکم و ارشاد سے جمع و تالیف ہونا شروع ہوئی بلکہ اس کی تکمیل کے قدم قدم پر اور آخری مراحل تک مجھے حضور ناظم اعلیٰ صاحب قبلہ دام ظلہ العالی کی مکمل حمایت و رہنمائی حاصل رہی۔

أولئك ساداتي فجئني بمثلهم
إذا جمعتنا يا جرير المجامع

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضاؔ
بول بالے مِری سرکاروں کے

سراپا سپاس ہوں محب مکرم حضرت علامہ مولانا مفتی محمد احکام علی صاحب چشتی صمدی مصباحی کا جو ہر موڑ پر مجھے اپنے مفید مشوروں سے نوازتے رہے۔ اور کتاب پر نظر ثانی میں میری معاونت فرمائی۔ اور بطور خاص شکر گزار ہوں گرامی قدر حضرت علامہ مولانا مفتی محمد رضاء الحق صاحب قادری مصباحی کا جنھوں نے اپنی عدیم الفرصتی کے باوجود کتاب کی تزیین وآرائش اور ابواب بندی وغیرہ فرمائی، ساتھ ہی ہر گام پر پوری قوت وتوانائی کے ساتھ میرے دست وبازو بنے رہے۔

رب کریم و رحیم ہم سب کو اخلاص کے ساتھ دین متین، حدیث رسول امین ﷺ اور شرع مبین کی بیش بہا خدمات کی توفیق مرحمت فرمائے، اور اس راہنمائی کی ہر مشقت کو راحت تصور کرنے کا حوصلہ بخشے اور ہر فرد کو اس کی سعی جمیل کا بے پایاں اجر عطا فرمائے۔ **وَهُوَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ التُّكْلَانُ۔ فَجَزَاهم اللهُ خَيرَ مَا يَجزِيهِ عِبَادَهُ الصَّالِحِينَ۔**

خاکسار:— عبد السبحان مصباحی

خادم التدریس: جامعہ صمدیہ دار الخیر پھپھوند شریف
۳؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۶ھ، مطابق ۶؍ نومبر ۲۰۲۴ء شب چہار شنبہ، بعد مغرب

مقدمہ

مخدوم گرامی مرتبت حضرت علامہ سید غلام عبد الصمد چشتی

ناظم اعلی:۔۔جامعہ صمدیہ دار الخیر پھپھوند شریف

مختلف ادوار میں حدیث شریف کی اہمیت وافادیت

حضور سید عالم ﷺ کے قول،فعل اور تقریر کوحدیث کہتے ہیں۔یہ وہ الہامی ذخیرہ ہے جو بذریعہ وحی زبان رسالت مآب نے پیش فرمایا۔یہ وہ نبوی دستور ہے جس کے بغیر قرآن فہمی ناممکن ،فقہی استدلال فضول اور راست دینی نظریات بے اثر ہوجاتے ہیں۔ یہ وہ عظیم ترین فرامین رسالت مآب کا لا جواب مجوعہ ہے جو تمام اعتقادی اور عملی تفصیلات پر حاوی ہے۔یہ اس عظیم ہستی کے کلماتِ سراپا خیر ہیں جنہیں مان کر ایک عام شخص صحابیِ رسول بنا اور رب ذوالجلال نے اسے ”رضی اللہ عنہ“ کے خطاب سے نوازا۔یہ وہ علم ہےجس کی صحیح سمجھ حاصل کرکے ایک عام مسلمان،امامت وقیادت کے درجے پر فائز ہوجاتاہے۔بلاشبہ قرآن کریم تمام شرعی دلائل کا مآخذ ومنبع ہے۔اجماع وقیاس کی حجیت کے لیے بھی اسی سے استدلال کیا جاتا ہے، اور اسی نے احادیث نبویہ کو شریعت ِاسلامیہ کا مصدرِ ثانی مقرر کیا ہے مصدر شریعت اورتکمیل دین کی حیثیت سے قرآن مجید کے ساتھ حدیث نبویہ کوقبول کرنےکی تاکید وتوثیق کے لیے قرآن مجید میں بے شمار قطعی دلائل موجود ہیں۔ خود نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کو حدیث کو محفوظ کرنے،اس کو زبانی یاد کرنے اوراسے لکھنے کی ہدایات فرمائیں۔اسی لیے مسلمانوں نے نہ صرف قرآن کی حفاظت کا باضابطہ اہتمام کیا بلکہ حدیث کی حفاظت کے لیے بھی ناقابل فراموش خدمات انجام دیں۔محدثین کرام نے بھی حفظ احادیث اور کتابت حدیث کےذریعے حفاظتِ حدیث کاعظیم کارنامہ انجام دیاہے۔

کچھ صحابہ کرام احادیث نبویہ سننے کے بعد انہیں باضابطہ لکھ لیا کرتے تھے۔ چناں چہ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نبی کریم ﷺ سے جو کچھ سنتا اسے یاد کرنے کے لیے لکھ لیا کرتا تھا۔ لوگوں نے مجھے روکا اور کہا: اللہ کے رسول ﷺ ایک انسان ہیں، کبھی خوشی کی حالت میں باتیں کرتے ہیں تو کبھی غصے کی حالت میں۔ اس پر میں نے لکھنا چھوڑ دیا۔ پھر میں نے نبی مکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے اپنی انگشت مبارک سے اپنے دہن اقدس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

"اُكْتُبْ! فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ" (1)

لکھ لیا کرو! قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس منہ سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔

جب مختلف ممالک میں اسلام کا دائرہ کار وسیع ہونے لگا اور صحابہ کرام متعدّد ممالک میں پھیل گئے، پھر ان میں سے زیادہ تر وفات پاگئے اور لوگوں کی یادداشت میں بھی کمی آنے لگی تو اب حدیث کو جمع کرنے کی ضرورت کا احساس ہوا۔ چنانچہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اپنے حکام اور نمائندوں کو اس کا حکم دیتے ہوئے لکھا اور تاکید کی کہ اللہ کے رسول ﷺ کی احادیث کو جمع کرنے کا کام شروع کر دیا جائے۔ جیساکہ آپ نے مدینہ کے قاضی ابو بکر بن حزم کو لکھا کہ: تم دیکھو، اللہ کے رسول ﷺ کی جو حدیثیں تمہیں ملیں انہیں لکھ لو کیوں کہ مجھے علم کے ختم ہونے اور علما کے چلے جانے کا اندیشہ ہے۔ اسی طرح آپ نے دوسرے شہروں میں بھی ائمہ اور محدثین کو رسول اکرم ﷺ کی حدیثیں جمع کرنے پر مامور فرمایا۔ تیسری صدی میں احادیث جمع کرنے کا ایک الگ طریقہ مشہور ہوا کہ

(1) سنن أبي داؤد، كتاب العلم، باب في كتاب العلم، حديث نمبر: 3646

فقط اللہ کے رسول ﷺ کی حدیثیں جمع کی گئیں، اور ان میں صحابہ کے قول وفعل کو شامل نہیں کیا گیا۔صحابہ نے اللہ کے رسول ﷺ کو جو کچھ فرماتے ہوئے سنا تھا یا کچھ "کرتے ہوئے" دیکھا تھا اسے انہوں نے حفظ کیا اور کچھ لوگوں نے اسے لکھا پھر بعد کی نسل تک اسے پہنچایا، جن کی تعداد لاکھوں تک پہنچتی ہے۔ پھر سننے والوں نے دوسروں کو سنایا یہاں تک کہ اسے جمع کر دیا گیا۔ آج اقوام عالم میں صرف مسلمانوں کو یہ اعزاز اور فخر حاصل ہے کہ انہوں نے اپنے رسول اعظم ﷺ کی ایک ایک حدیث کو مکمل طور پر محفوظ کیا ہے۔

حفظِ حدیث ارشاداتِ نبویہ ﷺ کی روشنی میں

رب ذوالجلال نے یوں تو انسان کو طرح طرح کی نعمتیں عطا کی ہیں لیکن قوتِ حافظہ ان میں اہم ترین نعمت ہے۔ قوت حافظہ خدا داد عظیم الشان نعمت وعطیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس خاص رحمت ونعمت سے انسان مشاہدات و تجربات اور حالات وواقعات کو اپنے ذہن میں محفوظ رکھتا ہے اور بوقت ضرورت انہیں مستحضر کر کے کام میں لاتا ہے۔ انسان کا قدیم ترین اور ابتدائی طریق حفاظت "حفظ" ہے۔ حضرت انسان تدریجاً فن کتابت سے آشنا ہوا اور تہذیبوں کے ارتقا کے ساتھ کتابت کو فروغ ہوا۔ تہذیبوں کے اس نشیب و فراز کے ہر دور میں قوت حافظہ کی حیثیت مسلم رہی۔ عربی کا مشہور مقولہ ہے کہ "العلم في الصدور لا في الكتب"۔ درحقیقت علم وادراک وہی ہے جو انسان کو مستحضر ہو، نا کہ وہ جو کتابوں میں مرقوم ومسطور ہو۔ اس استحضار کے لیے حافظے کے سوا اور کوئی شے نہیں ہے۔

مصطفی جان رحمت، شمع بزم ہدایت، نوشۂ بزم جنت، رسول رحمت، نبی مکرم، شفیع امم، مالک رقاب امم، حضور سید عالم، جناب احمد مجتبی، محمد مصطفی ﷺ نے ان مقدس وپاک باز ہستیوں کے لیے دعا فرمائی ہے جو حضور ﷺ کی حدیث کی حفاظت کرتے،

اسے ضبط میں رکھتے اور پوری صحت اور اتقان کے ساتھ اس کو دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ محافظینِ حدیث اور مبلغین حدیث کے لیے حضور سید افلاک ﷺ کی پُر نور دعا ثابت کرتی ہے کہ حفظِ حدیث، حفاظت حدیث اور اس کی تبلیغ واشاعت، حضور نبی مکرم ﷺ کی رضاوخوشنودی کاانمول سرمایہ ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ہوتے اور حدیث سنتے جب ہم اٹھتے تو ایک دوسرے سے حدیث دہراتے حتیٰ کہ ہم اس کو ازبر کرلیتے۔ مزید فرماتے ہیں کہ: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ سے حدیثیں سنتے اور جب آپ مجلس سے تشریف لے جاتے تو ہم آپس میں حدیثوں کا دور کرتے۔ یکے بعد دیگرے ہم میں ہر شخص ساری حدیثیں بیان کرتا۔ اکثر رسولِ اکرم ﷺ کی محفل میں بیٹھنے والوں کی تعداد ساٹھ تک ہوجاتی اور وہ سب باری باری بیان کرتے۔ پھر ہم اُٹھتے تو حدیثیں یوں یاد ہوتیں کہ گویا وہ ہمارے دلوں پر نقش وثبت ہوگئی ہیں۔[1]

نبی پاک ﷺ نے ان خوش نصیبوں کے لیے خصوصی دعا فرمائی ہے، جو آپ کی احادیث مقدسہ کو سن کر یاد رکھیں اور دوسروں تک پہنچائیں۔ چناں چہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا:

"نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي، فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا"[2]

اللہ تعالیٰ خوش و خرم رکھے اس بندے کو جس نے میری حدیث سنی، اس کو یاد رکھا، محفوظ کیااور دوسروں تک پہنچا دیا۔

---

(1) مجمع الزوائد، جلد: 1، ص: 161

(2) جامع الترمذی، أبواب العلم، باب ما جاء فی الحث علی تبلیغ السماع، حدیث نمبر: 2658

حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

"نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا ،فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ "(1)

اللہ تعالیٰ اس شخص کو سرسبز وشاداب رکھے جس نے میری حدیث سنی، اس کی حفاظت کی یہاں تک کہ اسے دوسروں تک پہنچادے۔

حضرت ابوبکرہ الثقفی کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَسَى أَنْ يُبَلِّغَ مَنْ هُوَ أَوْعَى لَهُ مِنْهُ"(2)

جو حاضر ہے، وہ اس کو پہنچا دے جو حاضر نہیں،ممکن ہے کہ وہ کسی ایسے شخص تک پہنچا دے جو اس سے زیادہ یاد ومحفوظ رکھنے والا ہو۔

قاضی ابو شریح کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر خطبہ دیا جسے میں نے خود کانوں سے سنا اور خوب یاد رکھا۔وہ حسین ودلکش منظر اب تک میری آنکھوں میں سمایا ہوا ہے۔خطبہ کے اختتام پر آپ ﷺ نے فرمایا:

"وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ"(3)

جو حاضر ہیں وہ ان لوگوں تک پہنچا دیں جو حاضر نہیں ہیں۔

ابوجمرہ کہتے ہیں کہ بنی عبدالقیس کا وفدحضورِ اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ :یا رسول اللہ!ﷺ، ہم ایسے قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں کہ ہم سوائے حرمت والے مہینوں کے آپ کی خدمت میں نہیں آسکتے، لہٰذا ہم کو ایسے اعمال بتائیں کہ ہم پیچھے والوں کو اس سے مطلع کریں اور اس کے سبب ہم

(1) سنن أبي داؤد، كتاب العلم، باب فضل نشر العلم، حديث نمبر: 3660

(2) صحيح البخاري،كتاب العلم، باب قول النبیﷺ : رب مبلغ أَوْعَى من سامع، حديث نمبر: 67

(3) صحيح البخاري، كتاب العلم، باب :لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، حديث نمبر: 104

جنت میں چلے جائیں۔ حضور سید عالم ﷺ نے انہیں چند احکام بتائے اور فرمایا:

"احْفَظُوهُ، وَأَخْبِرُوهُ مَنْ وَرَاءَكُمْ" (1)

یعنی: اس کو یاد کرلو اور پیچھے والوں کو بھی بتاؤ۔

صحابہ کرام اور تابعین عظام حدیث کے مذاکروں میں اپنے ساتھیوں اور شاگردوں کو اشاعت وتبلیغ حدیث کی تاکید کرتے تھے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

"تذاکروا الحدیث و تزاوروا فإنکم إن لم تفعلوا یدرس"۔

حدیث کی تکرار کیا کرو اور ایک دوسرے سے ملتے رہو اگر ایسا نہ کرو گے تو علم ضائع ہوجائے گا۔

حفظِ حدیث میں حزم واحتیاط اور اس کے اسباب و محرکات

صحابہ و محدثین کرام حفظِ حدیث اور روایت حدیث میں بڑی احتیاط سے کام لیتے اوراس کو اپنی بڑی ذمہ داری سمجھتے تھے تاکہ بعد میں آنے والی نسلوں کو حضور ﷺ کی تعلیمات صاف و شفاف صورت میں بغیر کسی آمیزش وملاوٹ کے ملیں۔ ان کے نزدیک یہ دین ایک امانت ہے اور اس میں تغیر و تبدیلی خیانت اور بہت بڑا جرم ہے۔ بعض دفعہ تو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے لرز اُٹھتے تھے۔ اس حزم واحتیاط کے — جھوٹی احادیث پر تنبیہ، عظمت رسول اکرم ﷺ، احساس ذمہ داری، تقویٰ وخوفِ الٰہی اور رضائے رسول اللہ ﷺ وغیرہ — اسباب و محرکات تھے۔

آمدم برسر مطلب آستانہ عالیہ چشتیہ صمدیہ مصباحیہ، پھپھوند شریف، ضلع: اوریا، مختلف

(1) صحیح البخاري، کتاب العلم، باب تحریض النبي ﷺ وفد عبد القیس علی أن یحفظوا الإیمان، حدیث نمبر: 87

جہتوں سے امتیاز وافتخار کا حامل رہا ہے۔اور ہمیشہ اس کا یہ طرۂ امتیاز رہا ہے کہ ہر دور میں تحریر وتقریر اور تصنیف و تالیف کے ذریعے اسلامی تعلیمات کی ترویج و اشاعت اور فرزندان قوم وملت کو زیورِ علم وعمل سے آراستہ کرنے اور اہل سنت کی فکری اور اعتقادی اصلاح کرنا۔ میرے آباواجداد — كَثَّرَ اللهُ أَمْثَالَهم — کا نصب العین رہا ہے۔اور خلق خدا کو اپنے فیوض وبرکات سے مستفیض ومستفید اور مستنیر وبہرہ ور کرتا چلا آرہا ہے۔

اسی سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی ”**ضیائے حدیث**“ ہے۔جس میں سوشل میڈیا یعنی: واٹس ایپ گروپ وچینل، ٹویٹر (ایکس)، انسٹاگرام اور فیس بک وغیرہ کے ذریعے فرزندان اسلام اور قوم مسلم کے نونہالوں کے افادہ عام کے خاطر روزانہ ایک حدیث شریف عربی، اردو اور ہندی تین زبانوں میں مزین وآراستہ کرکے نشر کی جاتی ہے۔اور بطور خاص واٹس ایپ پر ”ضیائے حدیث“ نامی گروپ سے روزانہ، بلاناغہ شیئر کی جاتی ہے۔اسی مناسبت سے اس کتاب کا نام **ضیائے حدیث** رکھا جاتا ہے۔

حدیث میں ہے: ”بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً“۔ آج کا دور انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا دور ہے۔مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ اِنٹرنیٹ سے جڑا ہوا ہے اور اپنی دینی معلومات کے لیے گوگل اور سوشل میڈیا کا رخ کر رہا ہے اور اس پر موجود مواد سے دینی معلومات حاصل کرنا اب عام ہو چکا ہے۔بلا شبہ عصرحاضر میں سوشل میڈیا کی اہمیت و افادیت سے کسی کو انکار نہیں۔سوشل میڈیا سماج کو درست سمت میں رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔مسلم معاشرے کی تشکیل نو کے لیے سوشل میڈیا کا مثبت استعمال از حد ضروری ہے۔سوشل میڈیا ایک نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔ اللہ اور اس کے حبیب ﷺ کی رضا وخوشنودی، دعوت الی اللہ، کتاب و سنت کے فروغ، صلہ رحمی، علمی مسائل، دینی مجالس ومحافل، اسلامی معلومات، نیکی وپرہیزگاری کے کاموں اور ایک دوسرے کے ساتھ باہمی تعاون،

مسلک اہل سنت کی نشر و اشاعت، غلط فہمیوں کی اصلاح اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر جیسے خوبصورت فرائض کی تکمیل سوشل میڈیا کا درست استعمال ہے۔

آج کا دور انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا دور ہے۔ اسلامی تعلیمات کے فروغ میں اس کا بہت اہم کردار ہے۔ اس کے ذریعے اسلام کی تعلیمات کو پھیلانا آسان تر اور نہایت مفید ہو گیا ہے۔ اس کا درست اور مثبت استعمال کر کے ہم اپنے دینی فرائض وواجبات نہ صرف یہ کہ اچھی طرح ادا کر سکتے ہیں بلکہ دوسروں کی بروقت صحیح اور درست رہنمائی بھی کر سکتے ہیں۔ انہیں اغراض و مقاصد کے پیش نظر ہم نے "ضیائے حدیث" کے نام سے واٹس ایپ پر ایک گروپ تشکیل دیا۔ جس کے ذریعے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا پیغام گھر گھر تک پہنچانے کی مخلصانہ کوشش کی ہے۔ اسی سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی **"ضیائے حدیث"** آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ دعا ہے کہ رب قدیر اسے قبول فرما کر مفید انام بنائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوۃ والتسلیم

اور اس اہم کام کے لیے قرعہ فال مولانا عبد السبحان مصباحی صاحب کے نام نکلا، جو جامعہ صمدیہ دار الخیر کے ایک بہترین استاذ ہیں۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اور ضیائے حدیث کی ترتیب، تخریج اور تشریح وغیرہ کا کام مولانا عبد السبحان مصباحی صاحب نے میری گزارش پر اپنی کثیر مصروفیات کے درمیان شروع کیا۔ ہجوم افکار و کثرتِ کار اور عدیم الفرصتی کی وجہ سے یہ کام آہستہ آہستہ مکمل حزم واحتیاط کے ساتھ انجام پایا۔ اور اب مشائخ چشت اہل بہشت کی روحانی توجہات سے زیور طباعت کے لیے پوری طرح تیار ہے۔ مولانا موصوف نے کتاب کی ترتیب میں مکمل دیانت داری اور بھرپور حزم و احتیاط سے کام لیا ہے، اور اسے

بہتر سے بہتر بنانے کی پوری کوشش وسعی کی ہے۔

جامعہ صمدیہ دار الخیر پھپھوند شریف کے شعبہ نشر و اشاعت کے زیر اہتمام یہ کتاب اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ منظر عام پر آ رہی ہے۔اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں دعا ہے کہ رب العزت اس خدمت کو قبول فرمائے اور ہم سب کو اخلاص کے ساتھ دین متین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوۃ والتسلیم۔

طالب دعاے مغفرت:

سیدغلام عبدالصمد چشتی غفرلہ

آستانہ عالیہ صمدیہ مصباحیہ دارالخیر

(خادم:جامعہ صمدیہ دارالخیر پھپھوند شریف)

۸/ جمادی الاولی ۱۴۴۶ھ مطابق ۱۱/ نومبر ۲۰۲۴ء، روز دوشنبہ، بعد مغرب

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا، فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ

(جامع الترمذی:۲۶۵۶)

اللہ تعالیٰ اس شخص کو سرسبز و شاداب رکھے جس نے میری حدیث سنی، اس کی حفاظت کی، یہاں تک کہ اسے دوسروں تک پہنچادے۔

صحاح ستہ اور ان کے مصنفین

بخاری شریف

مصنف	:	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ
ولادت	:	شوال ۱۹۴ھ/ مطابق جولائی ۸۱۰ ، ماوراء النھر کے مشہور شہر بخارا میں ہوئی۔
مسکن	:	بخارا
وفات	:	یکم شوال ۲۵۶ھ/ یکم ستمبر ۸۷۰ء
مدفن	:	''خر تنگ'' میں ہے جو بخارا سے سمرقند جانے میں سمرقند سے تھوڑا پہلے واقع ہے۔
کل احادیث	:	مع مکررات ۷۲۷۵۔ کل احادیث غیر مکررات ۴۰۰۰

بستان المحدثین، ص:۱۷۲، ابن الصلاح، بحوالہ تذکرۃ المحدثین سعیدی، ص:۲۰۴

مسلم شریف

مصنف	:	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ الباری
ولادت	:	۲۰۶ھ/۸۲۱ء بمقام نیشاپور پیدا ہوئے۔
مسکن	:	نیشاپور (موجودہ ایران کا ایک شہر ہے)
وفات	:	۲۴ رجب المرجب ۲۶۱ ھ مطابق ۴/ مئی ۸۷۱ ء بروز چہار شنبہ
مدفن	:	خراسان جو موجودہ وسط ایران کا ایک شہر ہے۔
کل احادیث	:	مع مکررات ۷۵۶۳۔ کل غیر مکررات ۴۰۰۰

تہذیب التہذیب، ج:۱۰، ص:۱۱۴

جامع الترمذی

مصنف	:	امام ابوعیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذی نوّر اللہ مرقدہ
ولادت	:	۲۰۹ھ/۸۲۴ء میں شہر ترمذ میں ہوئی۔
مسکن	:	ترمذ شریف جو خراسان کا ایک شہر ہے۔
وفات	:	۱۳/ رجب المرجب ۲۷۹ ھ مطابق ۸/ اکتوبر ۸۹۲ء بروز یک شنبہ
مدفن	:	شہر ترمذ
کل احادیث	:	۳۹۵۶/ مع متابعات وشواہد

سنن نسائی

مصنف	:	امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی
ولادت	:	۲۱۵ھ / مطابق ۸۳۰ء میں شہر نساء جو خراسان کا ایک شہر ہے۔
مسکن	:	تحصیل علم سے فراغت کے بعد مصر میں مستقل بود و باش اختیار کر لی۔
وفات	:	۱۳؍ صفر ۳۰۳ھ مطابق ۲۷؍ اگست ۹۱۵ء میں رملہ میں انتقال ہوا، جنازہ مکہ شریف لایا گیا۔
مدفن	:	صفا و مرہ کے درمیان مدفون ہوئے۔
کل احادیث	:	۵۷۵۷

سنن ابو داؤد

مصنف	:	امام ابوداؤد سلیمان بن اسعت سجستانی رحمۃ اللہ علیہ
ولادت	:	۲۰۲ھ مطابق ۸۱۷ ء، شہر سجستان میں ہوئی، جو قندھار کے قریب سندھ و ہرات کے درمیان واقع ہے۔
مسکن	:	سجستان
وفات	:	۱۶ / شوال المکرم ۲۷۵ھ مطابق ۲۰ / فروری ۸۸۹ء بروز جمعہ مبارکہ
مدفن	:	بصرہ
کل احادیث	:	۵۲۷۴۔ غیر مکررات ۲۸۱۲

سنن ابن ماجہ

مصنف	:	امام عبداللہ محمد بن یزید بن عبداللہ بن ماجہ ربعی قزوینی
ولادت	:	۲۰۹ھ مطابق ۸۲۴ء میں شہر قزوین میں ہوئی۔
مسکن	:	قزوین
وفات	:	رمضان المبارک ۲۷۳ھ، مطابق ۸۸۷ء، روز دوشنبہ کو ہوئی۔
مدفن	:	قزوین
کل احادیث	:	۴۰۰۰

ایمان کا بیان

دین خیر خواہی کا نام ہے

عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''الدِّينُ النَّصِيحَةُ'' قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ۔[1]

حضرت سیّدُنا ابو رقیہ تمیم بن اوس داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزم جنت حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دین سراپا خیر خواہی ہے۔(صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین بیان کرتے ہیں) ہم نے عرض کیا: کس کے لیے؟ ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، مسلمانوں کے ائمہ اور عام مسلمانوں کے لیے۔

شرح و بیان:— مذکورہ حدیث پاک کی اہمیت: خیال رہے! حضور نبی اکرم ﷺ کو اللہ پاک کی طرف سے عطا کیے گئے بے شمار معجزات میں ایک معجزہ ''جوامع الکلم'' کا بھی عطا ہوا کہ مختصر جملہ میں لمبی چوڑی بات کو بیان فرما دیا کرتے تھے۔[2]

مذکورہ حدیث پاک بھی ان احادیث میں شمار کی جاتی ہے جن کو ''جوامع الکلم'' کہا جاتا ہے، یعنی وہ احادیث جن کے الفاظ تو بہت کم ہوتے ہیں لیکن علم وحکمت کے کثیر موتی ان میں موجود ہوتے ہیں۔

چنانچہ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی فرماتے ہیں:

---

(1) الصحیح لمسلم، کتاب الإیمان، باب بیان أن الدین النصیحة، حدیث نمبر: 55

(2) سیرت مصطفیٰ، ص:589

"یہ (حدیث پاک) بھی جامع کلمات میں سے ہے کہ ایک لفظ میں لاکھوں چیزیں شامل ہیں۔"(1)

نصیحت کا معنٰی ومفہوم: نصیحت "نصح" سے بنا ہے جس کا معنٰی ہے: خالص ہونا، اصطلاح میں کسی کی خالص خیر خواہی کرنا جس میں بدخواہی کا شائبہ نہ ہو یا خلوصِ دل سے کسی کا بھلا چاہنا نصیحت ہے۔ حتّٰی کہ اعتقاد کو کفر سے خالص کرنا، عبادات کو ریا سے پاک و صاف کرنا، معاملات کو خرابیوں سے بچانا سب ہی نصیحت میں داخل ہیں۔(2)

نصیحت کی علامتیں: حضرت علامہ شاہ کرمانی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نصیحت کی تین علامات ہیں:

- مسلمانوں کے مصائب پر دلی طور پر دکھی وغمزدہ ہو۔
- اُن کی خیر خواہی کی کوشش کرے اور
- بہتری کے کاموں کی طرف اُن کی رہنمائی کرے اگر چہ وہ اس کو ناپسند کریں اور اس سے نا واقف ہوں۔(3)

اللہ تعالٰی کے لیے نصیحت کا معنٰی: امام نووی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: (دین کا) اللہ پاک کے لیے خیر خواہی ہونے سے مراد یہ ہے کہ اللہ پاک کی ذات پہ ایمان رکھنا، اُس سے شرک کی نفی کرنا، اُس کی صفات کو عیب سے پاک ماننا، اسے کمال اور بزرگی کی صفات سے متّصف ماننا، تمام عیوب سے پاک ماننا، اس کی فرمانبرداری کرنا اورنافرمانی سے بچنا،اسی کے لیے محبت اور اسی کے لیے دشمنی رکھنا، اس کے فرمانبرداروں سے محبت اور نافرمانوں سے

---

(1) مرأۃالمناجیح، 557/6

(2) أیضاً

(3) دلیل الفالحین، باب فی النصیحۃ، 460/1

عداوت رکھنا، جو اس ذات باری تعالیٰ کا انکار کرے اس سے جہاد کرنا، اس کی نعمتوں کا اِعتراف اور اُن پر شکر بجا لانا، سچے دل سے اِن تمام اُمور کو ماننا، مذکورہ تمام اَوصاف کی طرف لوگوں کو دعوت دینا، اُن پر ابھارنا اور تمام لوگوں سے حتی الامکان نرمی کا برتاؤ کرنا۔

کتابُ اللہ کے لیے نصیحت کا معنی: دِین کا کتابُ اللہ کے لیے خیر خواہی ہونے سے مراد یہ ہے کہ اِس بات پر ایمان لانا کہ بے شک یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اسی کا نازل کردہ ہے، مخلوق میں سے کسی کا کلام اس کے مشابہ نہیں، نہ ہی مخلوق میں سے کوئی اس جیسا کلام لانے پر قادر ہے،کتابُ اللہ کی تعظیم کرنا، کما حقہ اس کی تلاوت کرنا،اسے خوبصورت بنانا، جو کچھ اس میں ہے اس کی تصدیق کرنا، اس کے احکام پر عمل کرنا، اس کے علوم و امثال کو سمجھنا، اس کے عجائبات میں غور و فکر کرنا، احکام والی آیات پر عمل کرنا، متشابہ آیات پر ایمان رکھنا، اُس کے عموم وخصوص اور ناسخ و منسوخ سے بحث کرنا، اس کے علوم کو پھیلانا اورقرآن اور اُس کی نصیحتوں کی جانب لوگوں کو بلانا۔

رسولُ اللہ ﷺ کے لیے نصیحت کا معنیٰ: دِین کے حضور نبی کریم ﷺ کےلیے خیر خواہی ہونے سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کی رسالت کی تصدیق کرنا اور جو کچھ آپ لے کر آئے ہیں اُس پر ایمان لانا،جس چیز کا حکم دیں اُس پر عمل کرنا اور جس چیز سے منع کریں اُس سے باز رہنا، حیاتِ ظاہری میں اور اُس کے بعدآپ ﷺ کی مدد کرنا، آپ کے دشمنوں سے دشمنی اور دوستوں سے دوستی رکھنا، آپ کے حق کا لحاظ رکھنا، آپ کا ادب واحترام اور تعظیم وتوقیربجالانا، آپ ﷺ کے طریقے و سنت کو زندہ کرنا، آپ کی دعوت اور شریعت کو پھیلانا،آپ کی شریعت سے تہمت کی نفی کرنا، شریعت کے علوم سے فائدہ حاصل کرنا، اُس کے معانی میں گہری سمجھ بوجھ حاصل کرنا، لوگوں کو اُس کی طرف بلانا، اُس کے سیکھنے سکھانے،

تعظیم و بزرگی میں نرم رویہ اختیار کرنا، اِن علوم کو پڑھتے وقت اُن کے اَدب کا خیال رکھنا، اگر علم نہ ہو تو اُس کے بارے میں کلام کرنے سے رکنا، آپ ﷺ کی نسبت کی وجہ سے اہل بیت کا احترام کرنا،آپ کے اَخلاق و آداب کو اپنانا،اہلِ بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے محبت کرنا،اُن لوگوں سے بُغض رکھنا جو سنت میں کوئی نئ وبُری چیز اِیجاد کریں یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک صحابی سے بھی اِعراض کریں۔

ائمۂ مسلمین کے لیے نصیحت کا معنیٰ: دِین کے ائمہ مسلمین کے لیے خیر خواہی ہونے سے مراد یہ ہے کہ حق پر اُن کی مدد کرنا، حق بات میں اُن کی اطاعت کرنا، اُن کے حکم کو ماننا، نرمی کے ساتھ اُن کو تنبیہ کرنا اور ڈرانا، وہ جس چیز سے غافل ہوں اُس کی انہیں خبر دینا،انہیں مسلمانوں کے وہ حقوق یاد دلانا جن سے وہ بے خبر ہوں، اُن کے خلاف بغاوت نہ کرنا، لوگوں کے دلوں کو اُن کی اطاعت کے لیے نرم کر نا، اُن کے پیچھے نماز پڑھنا، جہاد میں اُن کا ساتھ دینا اور اُن کو صدقات اَدا کرنا۔ یہ تمام معاملات اُسی صورت میں ہیں جب کہ اَئِمّۂ مسلمین یا تو خلفاء ہوں یا قوم کے خیرخواہ حکمران ہو ں۔ نیز اَئِمّۂ مسلمین سے مُراد علمائے دین بھی ہوتے ہیں تو اُن کے ساتھ خیر خواہی کا مطلب یہ ہے کہ جو وہ بیان کریں اُسے قبول کیا جائے اور اَحکام میں اُن کی تقلید یعنی پیروی کی جائے اور اُن کے ساتھ حُسنِ ظن رکھاجائے۔

عام مسلمانوں کے لیے نصیحت کا معنیٰ: دِین کے عام مسلمانوں کے لیے خیر خواہی ہونے سے مراد یہ ہے کہ دُنیوی و اُخروی معاملات میں اُن کی رہنمائی کرنا، اُن کی تکالیف کو دُور کرنا، دِین کے بارے میں جوبات وہ نہیں جانتے اُنہیں سکھانا، قول و فعل سے اُن کی مدد کرنا، اُن کے عیبوں کو چھپانا، اُن کی ضرورت کو پورا کرنا، تکلیف دہ چیز کو اُن سے دُور کرنا، نفع دینے والی چیزوں کو اُن کے قریب کرنا،

اِخلاص اور نرمی کے ساتھ اُنہیں بھلائی کا حکم دینااور بُرائی سے روکنا، اُن پر شفقت کرنا، اُن کے بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت کرنا، انہیں اچھی نصیحت کرنا، اُنہیں دھوکا نہ دینا، ان سے حسد نہ کرنا، بھلائی میں سے جو اپنے لیے پسند کرے اُن کے لیے بھی پسند کرنا اور ناپسندیدہ چیزوں میں سے جو اپنے لیے ناپسند کرے اُن کے لیے بھی ناپسند کرنا۔[1]

خیر خواہی کے لیے علم ضروری ہے: علامہ اِبن بَطال نقل فرماتے ہیں کہ کوئی بھی شخص اللہ پاک،کتابُ اللہ، اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اَئِمَّۂ مسلمین اور عام مسلمانوں کے لیے اُس وقت تک خیر خواہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے آپ سے خیر خواہی اور طلب علم کے لیے کوشش نہ کرے، کیونکہ علم ہی کے ذریعے اُسے معلوم ہوگا کہ کیا چیز اُس کے لیے واجب ہے اور کیا نہیں۔ نیز یہ بھی معلوم ہوگا کہ شیطان اُس کا دُشمن ہے، اُس سے کس طرح بچا جاسکتا ہے؟ اورنفس کن بُری باتوں کی طرف مائل ہوتا ہےجن سے بچنا چاہیے وغیرہ۔[2]

اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں حدیث پاک اور اس کی شرح میں موجود مشمولات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوۃ والتسلیم (از: فیضان ریاض الصالحین)

दीन सरापा ख़ैर-ख़्वाही का नाम है

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया:दीन सरापा ख़ैर-ख़्वाही का नाम है। सहाबा-ए-किराम ने अर्ज़ किया:किस के लिए हुज़ूर ने फ़रमाया: अल्लाह के लिए, उसकी किताब के लिए, उसके रसूल के लिए, मुसलमानों के इमामों के लिए और आम मुसलमानों के लिए।

---

(1) شرح مسلم للنووی، کتاب الایمان، باب الدین النصیحۃ

(2) شرح بخاری لابن بطال، کتاب الایمان، باب قول الرسول: الدین النصیحۃ

ایمان کامل

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔ (1)

حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کوئی مومن (کامل) نہیں ہوگا جب تک کہ اپنے (مومن) بھائی کے لیے وہی چیز نہ پسند کرے جو اپنی ذات کے لیے پسند کرتا ہے۔

شرح و بیان:— اس حدیث میں یہ اسلامی تعلیم ہے کہ مسلمان اس زریں اصول کو اپنا ضابطہ حیات بنالے کہ جو کچھ اور جیسے سلوک ومعاملات کو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی دوسرے مسلمان بھائی کے لیے بھی پسند کرے۔ مثلاً: ہر شخص اپنی ذات کے لیے یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی مجھ کو نقصان نہ پہنچائے، کوئی میری بے عزتی نہ کرے، کوئی میرے ساتھ بدسلوکی اور بد معاملگی نہ کرے، کوئی مجھے دھوکہ اور فریب نہ دے، کوئی مجھ کو اور میرے رشتہ داروں اور اہل محبت کو نہ ستائے، یوں ہی ہر شخص اپنے لیے یہ پسند کرتا ہے کہ مجھے عزت و آبرو ،مال ودولت اور تندُرُستی وسلامتی ملے، میری ہر چیز اچھی ہو، میری زندگی اچھی گزرے، مجھے ہر طرح کا آرام و راحت ملے وغیرہ وغیرہ۔

اب اس حدیث شریف کی روشنی میں ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ اپنی ذات کے لیے جو کچھ اور جن جن چیزوں کو پسند کرتا ہے وہی ہر مسلمان کے لیے بھی پسند کرے اور ظاہر ہے کہ جب کوئی مسلمان اس طرزِ فکر اور اس طریقہ کو اپنی زندگی کا

---

(1) صحيح البخاري، كتاب الإيمان، باب من الإيمان أن يحب لأخيه ما يحب لنفسه، حدیث نمبر: 13

دستورِ اساسی بنالے گا تو پھر وہ کسی مسلمان کی کبھی بھی کوئی حق تلفی نہیں کرے گا۔ اور وہ حرص و حسد، بغض و کینہ، نِفاق و شِقاق، جنگ وجِدال، کشت وقتال وغیرہ تمام اخلاقِ رَذِیلہ سے آئینہ کی طرح صاف شفاف ہوجائے گا اور مسلم معاشرہ آرام و راحت اور امن و چین کی ایک جنت بن کر ساری دنیا کے لیے باعث کشش اور تمام اقوام عالم کے لیے جاذبِ نظر بن جائے گا اور امن کی متلاشی اور سکون واطمینان کی بھوکی پیاسی دنیا کو اسلامی معاشرہ کے دامن رحمت میں پناہ ملے گی۔

واضح رہے کہ اس بات پر تمام شارحینِ حدیث کا اِتفاق ہے کہ اس حدیث میں لفظ ''کاملًا'' یا اس کا ہم معنی کوئی لفظ پوشیدہ ہے اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت تک کوئی کامل و مکمل مسلمان نہیں ہوگا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے وہی سب کچھ نہ پسند کرے جو اپنی ذات کے لیے پسند کرتا ہے۔

कामिल मोमिन

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अनस बिन मालिक से रिवायत है: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: तुम में से कोई (भी) कामिल मोमिन नहीं होगा जब तक कि अपने भाई के लिए वही चीज़ पसंद न करे, जो वह अपने लिए पसंद करता है।

(सहीह-बुख़ारी शरीफ़, हदीस नं:13)

رحمت الٰہی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ لَمَّا قَضَى الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ: إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي۔ (1)

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد

(1) صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب وکان عرشه علی الماء، حدیث نمبر: 7422

فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کیا تو عرش کے اوپر اپنے پاس لکھ دیا کہ بے شک میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔

شرح وبیان:۔۔۔ یعنی: جب اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق کو پیدا فرمایا تو عرش پر موجود اپنے پاس کتاب (لوح محفوظ) میں لکھ دیا کہ میری رحمت زیادہ ہے اور میرے غضب کے مقابلے میں غالب ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ﴾

میری رحمت تمام اشیاء پر محیط ہے۔

ایک دوسرے پر مہربان ہونا اللہ کی رحمت کا حصہ ہے۔ طبرانی میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! ضرور بالضرور داخل ہوگا بدکار جنت میں اپنے دین کی وجہ سے اور حماقت والے کام کرنے والا اپنی زندگی میں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ضرور ضرور داخل ہوگا جنت میں وہ شخص جس کے گناہ آگ مٹا دے گی۔اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ضرور اتنی وسیع مغفرت فرمائے گا کہ شیطان کو بھی رحمت پہنچنے کی امید لگ جائے گی۔امام ابن ابی شیبہ نے اور ابن مردویہ نے سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سو رحمتوں کو پیدا فرمایا جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا، ان میں سے ہر رحمت آسمان اور زمین کے درمیان ہر چیز کو محیط ہوسکتی ہے۔اس میں سے ایک رحمت زمین کی طرف نازل فرمائی اس کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے پر رحمت کرتی ہے اور اس وجہ سے والدہ اپنی اولاد پر مہربانی کرتی ہے اور اس وجہ سے پرندے اور درندے ایک جگہ سے پانی پیتے ہیں اسی

وجہ سے ساری مخلوق زندگی گزار رہی ہے۔جب قیامت کا دن ہوگا تو یہ رحمت اللہ تعالیٰ ساری مخلوق سے کھینچ لے گا پھر اس کو متقی و پرہیز گاروں پر بہا دے گا۔ اور ننانوے رحمتوں کا اضافہ بھی فرمائے گا۔امام ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ نے سماک بن فضل رحمہ اللہ سے روایت کیا کہ ان کے پاس یہ بات ذکر کی گئی کہ کونسی چیز بڑی ہے؟ تو پاس موجود لوگوں نے آسمانوں اور زمین کا ذکر کیا مگر وہ خاموش رہے تو لوگوں نے کہا اے ابو الفضل! تم کیا کہتے ہو؟ تو انھوں نے فرمایا: اس کی رحمت سے کوئی چیز بڑی نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿**ورحمتی وسعت کل شیء**﴾امام احمد اور ابوداؤد نے جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ایک دیہاتی آیا اس نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا پھر اس کو باندھا پھر رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی پھر اس نے پکارا: اے اللہ! مجھ پر اور محمد ﷺ پر رحمت فرما اور ہماری رحمت میں کسی کو شریک نہ کر! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے وسیع رحمت کو روک دیا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا فرمائیں (صرف) ایک رحمت کو نازل فرمایا (جس کی وجہ سے) مخلوق جنات، انسان اور درندے ایک دوسرے پر شفقت کرتے ہیں اور ننانوے رحمتیں اپنے پاس رکھیں۔ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی سو رحمتیں ہیں اس میں سے ایک رحمت کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے۔اس کی وجہ سے وحشی جانور اپنی اولاد پر شفقت کرتے ہیں اور دوسری ننانوے رحمتیں قیامت کے دن ہوں گی۔

(فیضان ریاض الصالحین)

रहमते इलाही

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबु हुरैरा बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फ़रमाया: अल्लाह तआला ने जब मख़लूक़ को पेदा किया, तो अर्श के ऊपर अपने पास लिख दिया: वास्तव में, मेरी रहमत (दया) मेरे ग़ज़ब

(क्रोध) पर ग़ालिब/हावी है।

(सहीह-बुख़ारी शरीफ, हदीस नं: 7422)

بے فائدہ باتوں کو چھوڑ دیجیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ۔[1]

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزم جنت، حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

آدمی کے اسلامی کی خوبی میں سے یہ (بھی) ہے کہ وہ بے فائدہ کاموں کو چھوڑ دے۔

شرح وبیان:— ملا علی قاری اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

بندے کے اسلام کی خوبیوں اور کمالات میں سے ہے کہ وہ ایسے کلام اور ایسی حرکات وسکنات سے بچے جو اس کے لیے دین و دنیا میں فائدہ مند نہ ہوں۔ ہمیشہ وہ کلام یا کام کرے جو دنیا یا آخرت کے لیے فائدہ مند ہو کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنتیوں کو جنت میں ان لمحات پر افسوس ہوگا جنہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر گزار دیا تھا۔[2]

لہٰذا بولنے سے پہلے خوب غور کر لینا چاہیے کہ یہ کام یا گفتگو میرے لیے دنیا وآخرت میں مفید ہے یا نہیں؟ کسی نے سچ کہا ہے کہ "پہلے تولو پھر بولو۔" یاد رکھیے زبان کی بے احتیاطی اور لاپرواہی انسان کو ہلاکت وبربادی میں مبتلا کر سکتی ہے۔ پس ایسا کام یا ایسی بات جو بے فائدہ ہو اسے چھوڑ دینا چاہیے کہ مذکورہ حدیث شریف میں اسے بندے کے اسلام کی خوبی کہا گیا ہے اور سوچ سمجھ کر کلام کرنا چاہیے۔

---

(1) جامع الترمذی، أبواب الزهد عن رسول الله ﷺ، حدیث نمبر: 2317

(2) مرقاۃ المفاتیح، تحت الحدیث: 4840، ملخصاً

گفتگو کی اقسام: امام غزالی فرماتے ہیں کہ کلام و گفتگو کی چار قسمیں ہیں:

- مکمل نقصان دہ۔ اس سے ہمیشہ پرہیز ضروری ہے۔
- مکمل فائدے مند۔
- ایسی بات جو نقصان دہ بھی ہو اور فائدے مند بھی۔

اس سے بھی بچنا لازم ہے، اور

- ایسی بات جس میں نہ فائدہ ہو نہ نقصان۔

یہ فضولیات میں شامل ہے کہ اس کا نہ تو کوئی فائدہ ہے اور نہ ہی کوئی نقصان، لہٰذا ایسی بات میں وقت ضائع کرنا بھی ایک طرح کا نقصان ہی ہے۔
رہی دوسری قسم جو مکمل فائدے مند ہے ، اس میں بھی باریک قسم کی رِیاکاری، بناوٹ، غیبت، جھوٹے مبالغے اور "میں"، "میں" کرنے کی آفت یعنی اپنی فضیلت وپاکیزگی بیان کر بیٹھنے وغیرہ جیسے بے شمار اندیشے ہیں۔ نیز فائدہ مند گفتگو کرتے کرتے فُضُول باتوں میں جا پڑنے پھر اس کے ذَرِیعے مزید آگے بڑھتے ہوئے گناہ کا ارتکاب ہو جانے جیسے خدشات شامل ہیں اور یہ شمولیت ایسی باریک ہے جس کا علم نہیں ہوتا، لہٰذا اس قابلِ استِعمال بات کے ذَرِیعے بھی ا نسان خطرات میں گھرا رہتا ہے۔[1]

मोमिन को चाहिए कि वह बेकार चीज़ों/बातों को छोड़ दे

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) इरशाद फ़रमाते हैं: आदमी के इस्लाम की खूबियों में से यह भी है कि वह बेकार (बेहूदा) और बे-फायदा कामों/ बातो को छोड़ दे।

(तिरमिज़ी शरीफ, हदीस नं: 2317)

---

(1) احیاء العلوم، 3/138، ملخصًا

ایمان پر استقامت

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! (ﷺ) قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ. وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ: غَيْرَكَ قَالَ: قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ فَاسْتَقِمْ۔[1]

حضرتِ سفیان بن عبد اللہ الثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے بارگاہ رسالت مآب میں عرض کی یا رسولَ اللہ! (ﷺ) مجھے اِسلام کے بارے میں کوئی ایسی بات ارشاد فرمائیے کہ پھر آپ کے علاوہ کسی اور سے اس کے متعلق نہ پوچھوں۔ ارشاد فرمایا: کہو: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا۔پھر اس پر ثابت قدم رہو۔

شرح وبیان:— شرح الطیبی میں ہے: یعنی مجھے کوئی ایسی بات بتائیے جس کے ذریعے اِسلام مکمل ہو جائے، اسلامی باتوں کی طرف رہنمائی ہو اور اُس کے حقوق کی حفاظت ہو اور آپ کے بعد کسی اور سے پوچھنے کی حاجت نہ رہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہو: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور پھر اسی پر قائم رہو۔**"استقامت"** ایسا لفظ ہے جو تمام اَحکامات پر عمل کرنے اور تمام ممنوعات سے رُک جانے کو جامع ہے۔کیونکہ بندہ حکم عدولی کی وجہ سے صراطِ مستقیم سے دُور ہوجاتا ہے جب تک دوبارہ تعمیلِ حکم نہ کرے۔اِسی طرح ممنوعات کے اِرتکاب سے بھی صراطِ مستقیم سے دُور ہوجاتا ہے جب تک توبہ نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے سے مراد: سارے عقائدِ اِسلَامیّہ ماننا ہیں۔لہٰذا اِس میں توحید و رسالت حشر و نشر، ملائکہ جنت دوزخ سب پر اِیمان لانا داخل ہے۔ جیسے کسی کو اپنا باپ مان کر اُس کے سارے اَہلِ قرابت کو اپنا عزیز ماننا پڑتا ہے کہ اُس کا باپ ہمارا دادا ہے، اُس کی اولاد ہمارے بھائی بہن، اُس کے بھائی ہمارے چچا

(1) الصحيح لمسلم ،كتاب الإيمان ،باب جامع أوصاف الإسلام ، حديث نمبر: 38

تائے اور اِستقامت سے مراد سارے اَعمالِ اِسلَامِیَّہ پر سختی و پابندی سے عمل کرنا ہے، لہٰذا یہ حدیث اِیمان و تقویٰ کی جامع ہے اور اِس پر عامل یقیناً جنتی ہے۔

اِستقامت کے متعلق اَقوال: علامہ نووی نے فرمایا: رِسالہ قشیریہ میں ہے کہ اِستقامت ایسا درجہ ہے جس سے اُمور کی تکمیل اور نیکیوں کا حصول ہوتا ہے۔ جو اِسے اختیار نہ کرے اُس کی کوشش ضائع ہو جاتی ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اِستقامت کی طاقت صرف اکابر ہی رکھتے ہیں کیونکہ اِستقامت یہ ہے کہ انسان اپنے معمولات اور رَسم و رَواج کو چھوڑ کر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے اَحکامات کے مطابق کرلے۔ اِسی لیے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: استقامت پر رہو اور تم ہر گز اُس کا اِحاطہ نہیں کر سکتے۔ اِستقامت ایسا وصف ہے جس کے پائے جانے سے اچھائیاں مکمل ہوتی ہیں اور اس کے نہ ہونے کی وجہ سے خوبیاں خامیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔

ईमान पर साबित क़दम रहिये

हज़रत सुफियान बिन अब्दुल्लाह सक़फी रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है: कहते हैं:

मैंने अर्ज़ किया: ऐ अल्लाह के रसूल! (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) मुझे इस्लाम के बारे में कुछ ऐसी बात इरशाद फ़रमाइये कि फिर मैं आपके अलावा किसी और से इसके बारे में न पूछूं। हुज़ूर ने फ़रमाया' कहो, मैं अल्लाह पर ईमान लाया। फिर इस पर साबित क़दम रहो।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ, हदीस नं: 38)

کامیاب و کامران کون ہے؟

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ، وَرُزِقَ كَفَافًا ، وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا

آتَاهُ۔[1]

حضرتِ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:
حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وہ شخص کامیاب ہو گیا جو مسلمان ہو گیا، ضرورت کے مطابق رزق مل گیا، اور اللہ تعالیٰ نے اُسے جو دیا؛ اُس پر قناعت کی توفیق بخشی۔

شرح و بیان:—قناعت: عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی ہیں: ”جو مل جائے اُس پر راضی رہنا اور اسے ہی اپنی قسمت تصور کرنا۔“ یہ ایک ایسا عمدہ اور نیک وصف ہے، جس کے ذریعے انسان انتہائی مشکل اور کٹھن حالات میں بھی گزارہ کر کے اپنے پروردگار کا قُرب حاصل کر کے خوش و خرم زندگی گزار سکتا ہے۔ ملتا تو انسان کو وہی ہے جو ربِ کائنات نے اُس کی قسمت میں لکھ رکھا ہوتا ہے، تو پھر خواہ مخواہ اپنی قسمت اور مقدر کو کوس کر کڑھ کڑھ کر زندگی گزارنے سے کیا یہ بہتر نہیں کہ انسان قناعت اختیار کر لے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو مل جائے اسے خوشی خوشی دل و جان سے قبول کر کے اسی پر راضی رہے اور اُسی پر اللہ تعالیٰ کا شُکر ادا کرے۔ آج ہماری زندگی میں خوشیاں کیوں نہیں ہیں؟ راحت و سکون کیوں اُٹھ چکا ہے؟ بے برکتوں اور نحوستوں نے کیوں ڈیرے ڈال رکھے ہیں؟ اسی لیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی نہیں ہیں! ہم اپنے مقدر پر خوش نہیں ہیں! ہم اپنی قسمت سے نالاں ہیں! حالاں کہ اگر آج ہی ہم زُہد و قناعت اور صبر و شُکر والی زندگی گزارنا شروع کردیں تو یقین جانیے ہماری زندگی میں خوشیاں دوبارہ لوٹ آئیں، رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہونے لگ جائے اور ہمارے معاشی حالات بہتر ہونا شروع ہوجائیں۔ اور پھر مزے کی بات یہ کہ اس کے لیے ہمیں اجتماعی

(1) الصحيح لمسلم، كتاب الزكاة، باب في الكفاف والقناعة، حديث نمبر: 1054

اور عالمی سطح پر نہیں بلکہ صرف انفرادی سطح پر محنت شروع کرنا ہوگی اور ہماری زندگی خود بہ خود خوش حال ہونا شروع ہوجائے گی، ہمارے معاشی حالات بہتر ہونا شروع ہوجائیں گے اور ہم ایک اسلامی معاشرے میں ایک اچھے مسلمان کہلانے کے مستحق ہوجائیں گے۔امام غزالی نَوَّرَ اللہُ مرقدہ فرماتے ہیں کہ فقر بہت محمود چیز ہے، لیکن یہ ضروری ہے کہ وہ شخص قناعت کرنے والا ہو۔لوگوں کے پاس جو مال ہیں اُن میں طمع نہ رکھتا ہو۔اُن کی طرف ذرا بھی التفات نہ کرتا ہو۔اور نہ مال کے کمانے کی اُس میں حرص ہو۔اور یہ سب چیزیں جب ہی ہوسکتی ہیں جب کہ آدمی اپنے اخراجات میں نہایت کمی کرنے والا ہو۔کھانے میں، لباس میں، مکان میں کم سے کم اور مجبوری کے درجہ پر کفایت کرنے والا ہو۔اور معمولی سی چیز پر قناعت کرنے والا ہو۔اگر کسی چیز کی ضرورت محسوس ہو تو ایک مہینہ کے اندر اندر کی ضرورت کا تو خیال ہو، اس سے آگے کی کسی چیز کی طرف اپنے خیال اور دھیان کو نہ لگائے۔ اگر اس سے آگے کی سوچ میں پڑجائے گا تو قناعت کی عزت سے محروم حرص وطمع کی ذلت میں پھنس جائے گا۔اور اس کی وجہ سے بُری عادتیں پیدا ہوجائیں گی۔ مکروہ چیزیں اختیار کرنا پڑجائیں گی۔اس لیے کہ آدمی بالطبع حریص ہے۔

कामयाब कौन है?

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अब्दुल्लाह बिन अमर बिन अल-आस़ रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है कि हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: वह शख़्स कामयाब हो गया जो मुसलमान हो गया, ज़रूरत के मुताबिक़ रिज़्क़ मिल गया, और अल्लाह तआला ने उसे जो कुछ दिया है उस पर क़नाअत की तोफीक़ बख़्शी।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ़, हदीस नं: 1054)

فوری بشارت

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ۔[1]

حضرتِ ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضور سیّد عالم ﷺ سے عرض کیا گیا حضور اُس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو اچھا عمل/ اچھا کام کرتا ہے، اور لوگ اِس پر؛ اُس کی تعریف و توصیف کرتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ مؤمن (کے لیے) **"فوری بشارت"** ہے۔

شرح وبیان:— یعنی یہ ریا ودکھاوا نہیں ہے۔بلکہ قبولیت کی علامت ہے کہ لوگوں کے منھ سے خود بخود اُس کی تعریف وتوصیف نکلتی ہے۔

फ़ौरी (तत्काल) बशारत व खुशखबरी

हज़रत अबु ज़र-ग़िफारी सहाबी-ए-रसूल बयान करते हैं हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) से अर्ज़ किया गया हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) उस शख़्स के बारे में क्या फ़रमाते हैं जो अच्छे काम करता है, और लोग इस पर उसकी तारीफ़ करते हैं। हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फरमाया यह मोमिन (के लिए) "फ़ौरी (तत्काल) बशारत व खुशखबरी है।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ, हदीस नं: 2642)

---

(1) الصحیح لمسلم،کتاب البر والصلة،باب إذا أثنى على الصالح فهى بشرى ولا تضره، حدیث نمبر: 2642

ایمان کی حلاوت

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ۔[1]

حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس شخص میں یہ تین خصلتیں اور عادتیں ہوں وہ ایمان کی مٹھاس کو پا لیتا ہے:

(۱) اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور عزیز ہوں۔

(۲) بندہ کسی (بھی) انسان سے محض اللہ تعالی کی رضا کے لیے محبت رکھے۔

(۳) (ایمان کی دولت ملنے کے بعد) کفر میں واپس لوٹنے کو ایسا بُرا سمجھے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو برا جانتا ہے۔

ईमान की हलावत और चाशनी हासिल करने वाला

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अनस बिन मालिक रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है कि हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने फ़रमाया: जिस शख़्स में ये तीन ख़स्लतें और आदतें हों, वह ईमान की मिठास पा लेता है:

(1) अल्लाह तआला और उसके रसूल सल्लल्लाहु अलैहि

---

(1) صحيح البخاري، كتاب الإيمان، باب حلاوة الإيمان، حديث نمبر: 16

व सल्लम उसके नज़दीक सबसे ज़्यादा महबूब और अज़ीज़ हों,

(2) बंदा किसी भी इंसान से सिर्फ़ और सिर्फ़ अल्लाह तआला ही के लिए मुहब्बत रखे,

(3) ईमान की दौलत मिलने के बाद कुफ्र में लोटने को ऐसे ही बुरा समझे जैसे आग में डाले जाने को बुरा जानता है।

(सहीह-बुख़ारी शरीफ़, हदीस नं:16)

نماز کا بیان

گھر سے وضو وغسل کر کے مسجد جانے کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَشَى إِلَى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ كَانَتْ خَطْوَتَاهُ إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً وَالْأُخْرَى تَرْفَعُ دَرَجَةً۔ (1)

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص اپنے گھر میں طہارت (وضو وغسل) کر کے فرض ادا کرنے کے لیے مسجد کو جاتا ہے، تو ایک قدم پر ایک گناہ محو ہوتا، دوسرے پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔

घर में वुज़ू और गुस्ल करके मस्जिद जाने की फज़ीलत

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया :जो शख़्स अपने घर में तहारत (वुज़ू और गुस्ल) करके फ़र्ज़ नमाज़ अदा करने के लिए मस्जिद जाता है, तो एक कदम पर उसका एक गुनाह बख़्श दिया जाता है, दूसरे कदम पर एक दरजा बुलंद/ ऊंचा होता है।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ़, हदीस नं: 666)

(1) الصحیح لمسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ، باب المشی إلی الصلاۃ۔ حدیث نمبر: 666

وضو پر وضو کرنے کی فضیلت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى طُهْرٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ۔[1]

حضرتِ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے با وضو رہتے ہوے وضو کیا، اللہ تعالیٰ وضو کے سبب، اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔

वुज़ू पर वुज़ू करने की फज़ीलत

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अब्दुल्लाह बिन उमर (रज़ियल्लाहु अन्हु) बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया:जिसने बा-वुज़ू रहते हुए वुज़ू किया, अल्लाह तआला उसे वुज़ू की वजह से दस नेंकियाँ अता फ़रमाता है।

(तिरमिज़ी शरीफ, हदीस नं: 59)

وضو سے گناہ بخش دیے جاتے ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ، نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ: مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ: مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ:

---

(1) جامع الترمذی، أبواب الطهارة عن رسول الله ﷺ، باب الوضوء لكل صلاة، حدیث نمبر: 59

مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ۔[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب مسلمان یا مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں جو اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر کیے تھے، پھر جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے۔تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے وہ تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں جو اس کے ہاتھوں نے کیے تھے، پھر جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے وہ تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں جو اس کے پاؤں نے چل کر کیے تھے حتی کہ وہ گناہوں سے پاک و صاف ہوجاتا ہے۔

वुज़ू से गुनाह बख़्श दिए जाते हैं

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है के हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने फरमाया: जब मुसलमान या मोमिन वुज़ू करता है और अपना चेहरा धोता है तो उसके चेहरे से पानी के साथ या पानी के आखिरी क़तरे के साथ उसके वो तमाम गुनाह बख़्श दिए जाते हैं जो उसने अपनी आँखों से देख कर किए थे, फिर जब वह अपने हाथ धोता है तो पानी के साथ या पानी के आखिरी क़तरे के साथ उसके वो तमाम गुनाह माफ हो जाते हैं जो उस के हाथों ने किये थे, फिर जब वह अपने पैर धोता है, तो पानी के साथ या

(1) الصحيح لمسلم، كتاب الطهارة، باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء، حدیث نمبر: 244

पानी के आखिरी क़तरे के साथ उसके वो तमाम गुनाह माफ हो जाते हैं जो उसके पैरों ने चलकर किए थे, यहां तक के वो गुनाहों से पाक-साफ हो जाता है।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ़, हदीस नं: 244)

جنت میں لے جانے والے اعمال

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ. قَالَ: مَا لَهُ مَا لَهُ؟ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَبٌ مَا لَهُ، تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ۔ [1]

حضرتِ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں لے جائے۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ آخر یہ کیا چاہتا ہے؟ لیکن نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو بہت اہم ضرورت ہے۔(سنو) اللہ کی عبادت کرو اور اس کا کوئی شریک نہ ٹھہراؤ۔نماز قائم کرو۔زکوۃ دو اور صلہ رحمی کرو۔

जन्नत में ले जाने वाले आमाल

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू अय्यूब अंसारी रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है कि एक शख़्स ने हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम से अर्ज़ किया कि आप मुझे कोई ऐसा अमल बताइये जो मुझे जन्नत में ले जाए। लोगों ने कहा: आखिर यह क्या चाहता है ? लेकिन हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने फ़रमाया: यह तो बहुत अहम

(1) صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة، حديث نمبر: 1396

ज़रूरत है। (सुनो) अल्लाह की इबादत करो और उसके साथ किसी को शरीक न करो। नमाज़ क़ायम करो। ज़कात दो और सिला-रहमी करो।

(सहीह-बुखा़री शरीफ़, हदीस नं :1396)

نماز میں رفعِ یدین منسوخ ہے

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْه: أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ۔ (1)

حضرتِ علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرتِ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں:

کیا میں تمھیں رسول اللہ ﷺ کی طرح نماز نہ پڑھاؤں؟ پھر انہوں نے نماز پڑھائی اور صرف پہلی مرتبہ ہی (تکبیر تحریمہ میں، رفع یدین کیا) اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے۔

नमाज़ में हाथ उठाना मनसूख़ है

हज़रत अलक़मा (रज़ियल्लाहु अन्हु) बयान करते है: सहाबी-ए-रसूल हज़रत अब्दुल्लाह बिन मसऊद (रज़ियल्लाहु अन्हु) इरशाद फ़रमाते हैं: क्या मैं तुम्हें अल्लाह के रसूल (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) की तरह नमाज़ न पढ़ाऊँ? फिर उन्होंने नमाज़ पढ़ाई और सिर्फ पहली बार ही अपने दोनों हाथ उठाए।

(तिरमिज़ी शरीफ, हदीस नं: 257)

---

(1) جامع الترمذی، أبواب الصلوة، باب رفع اليدين عند الركوع، حدیث نمبر:257

رسول اللہ ﷺ اور حضراتِ شیخین کریمین کی نماز

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ خلفَ النَّبِيِّ ﷺ وأبي بَكْرٍ وعمرَ فلَم يرفعوا أيدِيَهُم إلّا عندَ افتتاحِ الصَّلاةِ۔[1]

حضرتِ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں میں نے حضور نبی کریم ﷺ اور حضرتِ ابوبکر صدیق و حضرتِ عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی۔ یہ سب حضرات صرف نماز کے شروع (تکبیر تحریمہ) میں ہی اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے۔

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) और हज़रात शैख़ैन की नमाज़

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अब्दुल्लाह बिन मसऊद (रज़ियल्लाहु अन्हु) फ़रमाते हैं: मैंने हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) व हज़रत अबू बकर सिद्दीक़ और हज़रत उमर फ़ारूक़ आज़म (रज़ियल्लाहु अन्हुमा) के पीछे नमाज़ पढ़ी। ये सभी हज़रात सिर्फ़ नमाज़ की शुरुआत (तक्बीरे-तहरीमा) में ही हाथ उठाते थे।

(सुन'ने-कुबरा, हदीस नं:2636)

قراءت خلف الامام ناجائز ہے

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ، وَإِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَأَنْصِتُوا۔[2]

---

(1) سنن دار قطني، و السنن الكبرى للبيهقي، حديث نمبر: 2636

(2) مسندِ احمد، أول مسند الكوفيين، حديث أبي موسى الأشعرى، حديث نمبر: 19723

حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت ،نوشۂ بزم جنت، حضور سیّد عالم ﷺ نے ہمیں سکھایا اور ارشاد فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے اٹھو تو چاہیے کہ تم میں سے ایک تمھارا امام بنے اور جب امام (سورۂ فاتحہ اور دیگر سورت) پڑھے تو تم چپ رہو۔

شرح و بیان:— اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قراءت، امام کا حق ہے اور مقتدی کو خاموش رہنے کا حکم ہے۔ یہ حدیث قرآن کریم کی تفسیر ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾[1]

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اُسے کان لگاکر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔

اس آیتِ کریمہ سے یہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ پڑھنے والا کون ہو؟ حدیث مذکور نے یہ بیان کر دیا کہ وہ پڑھنے والا امام ہے۔ جب امام قرآن پڑھے تو تم خاموش رہو۔ معلوم ہوا کہ مقتدی "فاتحہ" خلف الامام نہ پڑھے (یعنی: امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھے)۔ یہی صحیح ہے۔ حضرت سیدنا اَبو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا۔ حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا الْإِمَامُ أَوْ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ ؛ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَءَ فَأَنْصِتُوْا۔

ترجمہ: امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جاے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو۔ جب وہ پڑھے تو تم چپ رہو۔ (سنن نسائی)

اس کو ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی وغیرہم نے روایت کیا۔ یہ حدیث بھی صحیح ہے۔ اس کو مسلم نے بھی صحیح کہا ہے ۔ ایک دوسری روایت میں یوں فرمایا گیا کہ امام کی قراءت مقتدی کی

(1) سورۃ الأعراف: 204

قراءت ہے۔ باقی احادیث وآثار ہندی پوسٹ میں ملاحظہ فرمائیں!

इमाम के पीछे नमाज़ के दौरान क़िराअत करना जाइज़ नहीं

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू मूसा अश'अरी (रज़ियल्लाहु अन्हु) बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने हमें सिखाया कि जब तुम नमाज़ के लिए उठो, तो चाहिए कि तुम में से एक तुम्हारा इमाम बने, और जब इमाम पढ़े (जब इमाम क़िरा'अत करे) तो तुम चुप रहो

(मुस्नद अहमद, हदीस नं: 19723)

इमाम के पीछे क़िराअत जाइज़ नहीं

अहनाफ़ के नज़दीक इमाम के पीछे नमाज़ के दौरान क़िराअत करना जाइज़ नहीं, क्योंकि इमाम की क़िराअत ही मुक़्तदी की क़िराअत है। इसकी ताईद में कुछ ह़दीसें और आसार मुलाहिज़ा फ़रमाएं:

1. ह़ज़रत अबू हुरैरा (रज़ियल्लाहु अन्हु) से मरवी है कि रसूल अल्लाह (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फ़रमाया:

إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا۔

इमाम को इस लिए मुक़र्रर किया गया है कि उसकी पैरवी की जाए, तो जब वो तकबीर कहे तो तुम भी तकबीर कहो, और जब वो क़ुरआन पढ़े तो ख़ामोश रहो।

(सुनन इब्ने माजा, हदीस: 846)

2. ह़ज़रत अ़ब्दुल्लाह बिन शद्दाद (रज़ियल्लाहु अन्हु) से रिवायत है कि रसूल अल्लाह (सल्लल्लाहु अलैहि व

सल्लम) ने फ़रमाया:

مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ۔

जिसके लिए कोई इमाम हो तो इमाम की क़िराअत उसके लिए भी क़िराअत है।

(सुनन कुबरा लिल-बैहक़ी, जिल्द 2, सफ़्हा 227, ह़दीस 2897)

3. ह़ज़रत जाबिर बिन अ़ब्दुल्ला (रज़ियल्लाहु अन्हु) से रिवायत है कि रसूल अल्लाह (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फ़रमाया:

مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الإمامِ لَهُ قِرَاءَةٌ۔

जो शख़्स इमाम के पीछे नमाज़ पढ़े, तो इमाम की तिलावत उसकी तिलावत है।

(अल-मुवत्ता लिल-इमाम मुह़म्मद, सफ़्हा 98, ह़दीस 117)

4. ह़ज़रत अ़ब्दुर्रह़मान बिन ज़ैद बिन असलम (रज़ियल्लाहु अन्हु) अपने वालिद से रिवायत करते हैं कि:

نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ۔

रसूल अल्लाह (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इमाम के पीछे क़िराअत करने से मना फ़रमाया।

5. मूसा बिन उक़्बा ने फ़रमाया कि:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، كَانُوا يَنْهَوْنَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ۔

रसूल अल्लाह (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम), अबू बक्र, उमर, और उस्मान (रज़ियल्लाहु अन्हुम) इमाम के पीछे क़िराअत करने से मना करते थे।

6. ह़ज़रत नाफ़ै से रिवायत है कि इब्न उमर (रज़ियल्लाहु अन्हु) फ़रमाते थे:

إِذَا كُنْتَ مَعَ الْإِمَامِ فَحَسْبُكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ۔

अगर तुम इमाम के साथ हो, तो इमाम की तिलावत ही तुम्हारे लिए काफ़ी है।

(मुसन्नफ़ अ़ब्दुर्रज़्ज़ाक़, जिल्द 2, सफ़्ह़ा 424 ह़दीस 2901, 2902, 2903, 2904)

7. मुख़्तार बिन अ़ब्दुल्लाह बिन अबी लैला बयान करते हैं कि ह़ज़रत अ़ली (रज़ियल्लाहु अन्हु) ने फ़रमाया:

مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَيْسَ عَلَى الْفِطْرَةِ۔

जो शख़्स इमाम के पीछे क़ुरआन पढ़े, वह फ़ितरत पर नहीं।

8. ह़ज़रत अबू वाइल और ह़ज़रत इब्न मसऊद (रज़ियल्लाहु अन्हु) से रिवायत है कि आपने फ़रमाया:

أَنْصِتْ لِلْقِرَاءَةِ فَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا، وَسَيَكْفِيكَ ذَلِكَ الْإِمَامُ۔

क़िराअत के दौरान ख़ामोश रहो, क्योंकि नमाज़ में मशग़ूलियत है, और इमाम तुम्हें काफ़ी होगा।

9. ह़ज़रत इब्न मसऊद (रज़ियल्लाहु अन्हु) ने फ़रमाया:

لَيْتَ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ مُلِئَ فُوهُ تُرَابًا۔

काश वो शख़्स जो इमाम के पीछे क़ुरआन पढ़ता है, उसके मुंह को मिट्टी से भर दिया जाए।

10. ह़ज़रत उबैदुल्लाह बिन मक़सम ने अ़ब्दुल्लाह बिन उमर, ज़ैद बिन साबित, और जाबिर बिन अ़ब्दुल्लाह

से पूछा: तो आपने फ़रमाया:

لَا تَقْرَءُوا خَلْفَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ۔

नमाज़ में इमाम के पीछे क़ुरान मत पढ़ो।

(शरह मआनी अल-आसार, जिल्द 1,
हदीस 2306, 1307, 1310, 1312)

سجدے کے نشانات

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَأْكُلُ النَّارُ ابْنَ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ ؛ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ۔[1]

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جہنم کی آگ ابن آدم کے سارے بدن کو کھاے گی سواے سجدوں کے نشانات کے، (اس لیے کہ) اللہ تعالیٰ نے آگ پر یہ حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدوں کے نشان کو کھاے۔

सज्दे के निशान

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा (रज़ियल्लाहु अन्हु) से रिवायत है: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जहन्नम की आग इब्ने आदम के सारे बदन को खाएगी सिवाय सज्दे के निशान के, (क्योंकि) अल्लाह तआला ने आग पर हराम कर दिया है कि वह सज्दे के निशान को खाये।

(इब्ने माजा, हदीस नं: 4326)

(1) سنن إبن ماجه، كتاب الزهد، باب صفة النار، حدیث نمبر: 4326

نماز میں سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ: عَلَى الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ، وَالرُّكْبَتَيْنِ، وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ، وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعَرَ۔(1)

حضرتِ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں: پیشانی پر (اور دست اقدس سے بینی مبارک کی طرف اشارہ فرمایا) اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پنجوں (پر) اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ سمیٹوں۔

شرح و بیان:– پیشانی کا زمین پر جمنا سجدہ کی حقیقت ہے اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ لگنا شرط ہے ——— اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے، نماز نہ ہوئی، بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی، جب بھی نہ ہوئی اس مسئلہ سے بہت لوگ غافل ہیں۔ ہر پاؤں کی تین انگلیوں کا پیٹ زمین پر جما ہونا واجب ہے۔ عورتیں اپنے دونوں پاؤں سیدھی طرف نکالیں گی۔ سجدے میں زمین پر ہاتھ اور گھٹنے رکھنا واجب ہے۔ سجدے میں پیشانی کا زمین پر جمانا واجب ہے اس طرح کہ زمین کی سختی محسوس ہو۔ یوں ہی ناک کی ہڈی زمین پر لگنا بھی واجب ہے۔ اگر پیشانی خوب نہ دبی، تو نماز ہی نہ ہوئی اور ناک ہڈی تک نہ دبی تو مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوئی۔

نماز میں کف ثوب: (کپڑا فولڈ کرنا، کپڑا سمیٹنا) مکروہ تحریمی ہے، اس حالت میں جو نماز ادا کی وہ مکروہ تحریمی ہے، جس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔
(عالمگیری، جد الممتار، فتاوی رضویہ، بہار شریعت)

---

(1) صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب السجود علی الأنف، حدیث نمبر: 812

नमाज़ में सात हड्डियों पर सजदा करने का हुक्म

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया :मुझे (नमाज़ में) सात हड्डियों पर सजदा करने का हुक्म दिया गया है :पैशानी, दोनों हाथ, दोनों घुटने और दोनों पंजों (पर) और ये (भी) हुक्म हुआ है के कपड़े और बाल न समेटूं।

(सहीह-बुखारी शरीफ, हदीस नं: 812)

بروز قیامت سب سے پہلے حساب نماز کا اور فیصلہ قتل کا ہوگا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلَاةُ، وَأَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ۔[1]

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

(قیامت کے دن) آدمی سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ "نماز" ہے؛ اور لوگوں کے درمیان سب سے پہلے فیصلہ "قتل" کے بارے میں ہوگا۔

सबसे पहले हिसाब "नमाज़" का और फ़ैसला "क़त्ल" के बारे में होगा

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अब्दुल्लाह बिन मसऊद रज़ियल्लाहु अन्हु बयान करते हैं के हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने फ़रमाया: (क़ियामत के दिन) आदमी से सबसे पहले जिस चीज़ का हिसाब लिया जायेगा वह "नमाज़" है; और लोगों के बीच सबसे पहले फ़ैसला "क़त्ल" के

(1) سنن النسائی، کتاب تحریم الدم، باب تعظیم الدم، حدیث نمبر: 3991

बारे में होगा।

(नसाई शरीफ़, हदीस नं: 3991)

نمازِ فجر و عصر میں فرشتے اکٹھا ہوتے ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ ـ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ۔ (1)

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فرشتے آگے پیچھے زمین پر آتے جاتے رہتے ہیں، کچھ فرشتے رات کے ہیں اور کچھ دن کے، اور یہ سب فجر و عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔ پھر وہ فرشتے جو تمھارے یہاں رات رہے، اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے: - حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے، کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ فرشتے عرض کرتے ہیں: جب ہم نے انہیں چھوڑا تو وہ نمازِ (فجر) پڑھ رہے تھے، اور نمازِ (عصر) پڑھتا ہوا چھوڑ کر تیرے پاس حاضر ہوئے ہیں۔

नमाज़े फजर और नमाज़े असर में फरिश्ते जमा होते हैं

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबु हुरैरा बयान करते हैं:हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद

(1) صحیح البخاری،کتاب مواقیت الصلوۃ،باب فضل صلاۃ العصر، حدیث نمبر:555

फ़रमाया:फ़रिश्ते ज़मीन पर आते-जाते रहते हैं, कुछ फ़रिश्ते रात के है और कुछ फ़रिश्ते दिन के हैं, और वो सभी फ़ज्र और असर की नमाज़ में इकट्ठा होते हैं। फिर जो फ़रिश्ते रात में तुम्हारे साथ रहे, अल्लाह तआला की बारगाह में हाज़िर होते हैं तो अल्लाह उनसे फ़रमाता है: – जबकि वह सबसे ज़्यादा जानने वाला है – तुमने मेरे बन्दों को किस हाल में छोड़ा? फ़रिश्ते कहते हैं: जब हमने उन्हें छोड़ा तो वो नमाज़े फजर पढ़ रहे थे और उन्हें नमाज़े असर पढ़ता हुआ छोड़कर तेरी बारगाह में हाज़िर हुए हैं।

(सहीह-बुख़ारी शरीफ़, हदीस नं 555)

دو ٹھنڈی نمازیں

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (1)

حضرتِ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

جس نے دو ٹھنڈی نمازیں (نمازِ فجر اور نمازِ عصر) پڑھیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

شرح وبیان:— اکثر شارحین حدیث کے نزدیک **دو ٹھنڈی نمازوں** سے مراد فجر و عصر کی نمازیں ہیں۔ان دو نمازوں کو بطور خاص ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ فجر کا وقت میٹھی نیند کا وقت ہے اور عصر کا وقت کام کاج اور تجارت وغیرہ کے

(1) صحیح البخاری،کتاب مواقیت الصلوۃ،باب فضل صلاۃ الفجر، حدیث نمبر: 574

اختتام کا وقت ہوتا ہے۔اتنی مشغولیت و مصروفیت کے باوجود کسی کا نماز ادا کرنا سستی سے دوری اور عبادت سے محبت پر دلیل ہے اور ان حالات میں نماز پڑھنا نفس پر بہت گراں ہوتا ہے۔اس سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ جو اتنی مشغولیت کے باوجود یہ نمازیں ادا کر رہا ہے تو وہ دوسری نمازیں بھی پابندی سے ادا کرے گا اور یقیناً بقیہ نمازوں کی ان سے بھی زیادہ حفاظت و پابندی کرے گا۔
(دلیل الفالحین، نزہۃ القاری)

दो ठंडी नमाज़ें

हज़रत अबू मूसा अश'अरी बयान करते हैं हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जिसने दो ठंडी नमाज़ें (नमाज़े फजर और नमाज़े असर) पढ़ीं, वह जन्नत में दाख़िल होगा।

(सहीह-बुख़ारी शरीफ, हदीस न: 574)

بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب؛ حالت سجدہ میں ہوتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ۔[1]

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب؛ سجدے کی حالت میں ہوتا ہے، لہٰذا تم (سجدے میں) کثرت سے دعا کیا کرو۔

(1) الصحیح لمسلم، کتاب الصلاۃ،باب ما یقال فی الرکوع والسجود، حدیث نمبر: 482

बंदा अपने रब के सबसे ज़्यादा क़रीब सज्दे की हा़लत में होता है

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: बंदा अपने रब के सबसे ज़्यादा क़रीब सज्दे की हा़लत में होता है, लिहाज़ा (सज्दे में) कसरत के साथ दुआ किया करो।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ, हदीस नं : 482)

شیطان نمازیوں کو آپس میں لڑائی جھگڑا کرنے پر اکساتا رہتا ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ، وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ۔[1]

حضرتِ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک شیطان اِس بات سے مایوس و نااُمید ہو چکا ہے کہ نمازی اُس کی عبادت کریں گے۔ لیکن وہ اُن کو آپس میں لڑائی-جھگڑا کرنے پر اکساتا رہتا ہے۔

शैतान नमा़जियो को आपस में लड़ाई-झगड़ा करने के लिए उकसाता रहता है

हज़रत जाबिर बिन अब्दुल्लाह बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: बेशक शैतान इस बात से मायूस व ना-उम्मीद हो चुका है के नमाज़ी उसकी इबादत करेंगे। लेकिन वो उनको आपस में लड़ाई-झगड़ा करने के लिए उकसाता रहता है।

(तिरमिजी़ शरीफ, हदीस नं :1937)

---

(1) جامع الترمذی، أبواب البر والصلة، باب ما جاء في التباغض، حدیث نمبر:1937

تم پر کثرتِ سجود لازم ہے

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلّٰهِ؛ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً۔ (1)

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے لیے کثرت کے ساتھ سجدے کیا کرو! کیوں کہ تم جب بھی اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرو گے، تو اللہ تعالیٰ سجدے کی برکت سے تمھارا (جنت میں) ایک درجہ بلند و بالا فرمائے گا اور تمھاری ایک خطا معاف فرمائے گا۔

شرح و بیان:— سبحان اللہ سجدوں کی کثرت قرب الٰہی کا سبب ہے کہ سجدے کی حالت میں بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ سجدے میں انتہائی درجے کی تواضع اور انکساری پائی جاتی ہے اور سجدے میں بندہ اللہ عزوجل کے لیے اپنی عبودیت کو ظاہر کرتا ہے۔ صوفیاے کرام فرماتے ہیں کہ بندے میں اللہ عزوجل سے ملاقات کی محبت کے بعد کثرت سجود سے بڑھ کر کوئی خصلت اللہ تعالیٰ کو محبوب نہیں۔ یاد رہے کہ سجدہ صرف وہی مقبول ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کے لیے؛ اخلاص کے ساتھ کیا جائے۔ اللہ کریم ہمیں اپنی بارگاہ میں بکثرت سجدہ ریز ہونے کی توفیق عطا فرمائے، سجدوں کی برکت سے ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے اور درجات بلند وبالا فرمائے۔ آمین!

तुम पर कसरते-सुजूद लाज़िम है

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: अल्लाह तआला के लिये कसरत के साथ सजदा किया करो, क्योंकि जब भी तुम अल्लाह को सज्दा

(1) الصحيح لمسلم ،كتاب الصلاة،باب فضل السجود والحث عليه، حدیث نمبر: 488

करोगे, तो अल्लाह त'आला सज्दे की बरकत से तुम्हारा (जन्नत में) एक दर्जा बुलंद फरमाएगा और तुम्हारा एक गुनाह माफ कर देगा।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ, हदीस नं : 488)

انتہائی جفااور کفر ونفاق کی علامت

عَنْ معاذ بن أنس الجهني عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: الْجَفَاءُ كُلُّ الْجَفَاءِ، وَالْكُفْرُ وَالنِّفَاقُ، مَنْ سَمِعَ مُنَادِيَ اللّٰهِ يُنَادِي بِالصَّلَاةِ، يَدْعُو إِلَى الْفَلَاحِ، وَلَا يُجِيبُهُ۔[1]

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

یہ انتہائی جفا اور کفر ونفاق کی علامت ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے منادِی کو نماز اور (دارین کی) کامیابی و کامرانی کے لیے پکارتے ہوئے سنے؛ اور اس کا جواب نہ دے۔ یعنی: اذان سنے اور جماعت میں حاضر نہ ہو۔

इंतिहाई जफा और कुफ्र व निफाक़ की अलामत

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: यह इंतिहाई जफा और कुफ्र व निफाक़ की अलामत है के बंदा अल्लाह तआला के मुनादी को नमाज़ और (दोनो जहाँ की) कामयाबी के लिए पुकारते हुए सुने,और उसका जवाब न दे।

(मुस्नद अहमद, हदीस नं: 15627)

(1) مسندِ احمد بن حنبل، مسند المكيين،حديث معاذ بن أنس الجهني، حديث نمبر:15627

جماعت میں شامل/شریک ہونے کے لیے دوڑنا ممنوع ہے

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا۔ (1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب جماعت کھڑی ہو جائے تو اُس کے لیے مت دوڑو، بلکہ (اپنی معمولی وعام رفتار سے) اطمینان کے ساتھ آؤ، پھر نماز کا جو حصہ/ رکعت (امام کے ساتھ) پا لو اُسے پڑھ لو، اور جو رہ جائے اُسے (بعد میں) پورا کرو۔

जमा'अत में शरीक होने के लिए दोड़ना मना है

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फरमाया : जब जमा'अत खड़ी हो जाए, तो उसके लिए मत दौड़ो, बल्कि (अपनी सामान्य गति से) इत्मीनान के साथ आओ, फिर नमाज़ का जो हिस्सा/ रक'अत (इमाम के साथ) पा लो उसे पढ़ लो, और जो रक'अत रह जाए उसे (बाद में) पूरा करो।

(सहीह-बुखारी शरीफ, हदीस नं : 908)

جماعت کی نیت سے مسجد جانا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَال قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا أَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا، لَا يَنْقُصُ ذَٰلِكَ مِنْ أَجْرِهِمْ

(1) صحيح البخاری، کتاب الجمعة، باب المشی إلی الجمعة، حدیث نمبر: 908

شَيْئًا۔ (1)

حضرتِ اَبو ہریرہ رضِی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو اچھی طرح وضو کرکے مسجد کو جائے اور لوگوں کو اس حالت میں پائے کہ نماز پڑھ چکے ہوں، تو اللہ تعالیٰ اِسے بھی جماعت سے پڑھنے والوں کے برابر اجر وثواب عطافرمائے گا اور اُن کے اجر و ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا۔

जमा'अत की नियत से मस्जिद को जाने वाले को जमा'अत का सवाब मिलेगा

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जो शख़्स अच्छी तरह वुज़ू करके मस्जिद को जाये और लोगों को इस हालत में पाए कि वो नमाज़ पढ़ चुके, तो अल्लाह त'आला इसे भी जमा'अत से पढ़ने वालों के बराबर सवाब देगा और इन लोगों के अज्र व सवाब से कुछ कम न होगा।

(अबु-दाऊद शरीफ, हदीस नं : 564)

باجماعت عشاوفجر پڑھنے کی فضیلت

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ۔ (2)

(1) سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب فيمن خرج يريد الصلاة فسبق بها، حدیث نمبر: 564

(2) الصحيح لمسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلوة، باب صلاة العشاء والصبح في جماعة، حدیث نمبر: 656

حضرتِ عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: **مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنت، حضور سیّدِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:**

جو نمازِ عشا جماعت سے پڑھے تو گویا وہ آدھی رات عبادت میں کھڑا رہا اور جو نمازِ فجر جماعت سے پڑھے تو گویا اس نے ساری رات نماز پڑھی۔

شرح و بیان:۔ مفتی احمد یار خان نعیمی فرماتے ہیں: اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں:

ایک یہ کہ عشا کی باجماعت نماز کا ثواب آدھی رات کی عبادت کے برابر ہے اور فجر کی باجماعت نماز کا ثواب باقی آدھی رات کی عبادت کے برابر، تو جو یہ دونوں نمازیں جماعت سے پڑھ لے اسے ساری رات عبادت کا ثواب۔

دوسرے یہ کہ عشا کی جماعت کا ثواب آدھی رات کے برابر ہے اور فجر کی جماعت کا ثواب ساری رات عبادت کے برابر، کیوں کہ یہ جماعت عشا کی جماعت سے زیادہ بھاری ہے، پہلے معنی زیادہ قوی ہیں۔ جماعت سے مراد تکبیرِ اولیٰ پانا ہے جیسا کہ بعض علمائے کرام نے فرمایا ہے۔ (مرأۃ المناجیح)

जमा'अत के साथ नमाज़े इशा व फज्र पढ़ने की फज़ीलत

सहाबी-ए-रसूल हज़रत उस्मान ग़नी (रज़ियल्लाहु अन्हु) रिवायत करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जो शख़्स ईशा की नमाज़ जमा'अत के साथ पढ़े तो वह ऐसा है जैसे वह आधी रात इबादत में खड़ा रहा, और जो फ़ज्र की नमाज़ जमा'अत के साथ पढ़े तो, तो वह ऐसा है जैसे उसने पूरी रात नमाज़ पढ़ी।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ़, हदीस नं : 656)

ایمان کا جھنڈا

عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ

غَدَا إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَايَةِ الْإِيمَانِ، وَمَنْ غَدَا إِلَى السُّوقِ غَدَا بِرَايَةِ إِبْلِيسَ۔[1]

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو صبح نماز کو گیا، ایمان کے جھنڈے کے ساتھ گیا اور جو صبح بازار کو گیا، ابلیس کے جھنڈے کے ساتھ گیا۔

ईमान का झंडा

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फ़रमाया के जो सुबह की नमाज़ को जाता है, वो ईमान का झंडा लेकर जाता है और जो सुबह बाज़ार को जाता है, वो इब्लीस का झंडा लेकर जाता है।

(इब्ने माजा, हदीस नं:2234)

فجر کی دو رکعات

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

فجر کی دو رکعتیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔[2]

شرح وبیان:— اس حدیث سے فجر کی دو سنتوں کی اہمیت و فضیلت کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے بلکہ صحیح مسلم کی روایت ان الفاظ سے بھی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (**لهما أحب إلي من الدنيا جميعاً**) مجھے ساری دنیا سے زیادہ محبوب و پیاری فجر کی یہ دو رکعت سنتیں ہیں۔[3]

---

(1) سنن إبن ماجه، كتاب التجارات، باب الأسواق ودخولها، حديث نمبر: 2234

(2) صحيح مسلم: 765

(3) صحيح مسلم، حديث نمبر: 725

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ جس قدر (خصوصی) اہتمام فجر کی دو رکعت سنتوں کا کرتے تھے اتنا کسی اور نفلی نماز کا نہیں کرتے تھے۔(1)

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں (سنتیں) فجر سے پہلے کبھی نہ چھوڑتے تھے۔(2)

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا ہے کہ ان دو رکعتوں کا خود رسول اللہ ﷺ کتنا زیادہ خیال رکھتے تھے لہذا ہمیں بھی کوشش کرنی چاہیے کہ باقاعدہ اہتمام کے ساتھ فجر کی جماعت سے پہلے دو رکعت سنت ادا کریں۔

عشا میں تہائی رات تک تاخیر مستحب ہے

عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي ؛ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ الْوُضُوءِ، وَلَأَخَّرْتُ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِ اللَّيْلِ فَإِذَا مَضَى ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفُ اللَّيْلِ نَزَلَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَقَالَ : هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ، هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ، هَلْ مِنْ تَائِبٍ فَأَتُوبَ عَلَيْهِ، هَلْ مِنْ دَاعٍ فَأُجِيبَهُ ۔(3)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امت پر مشقت ہو جائے گی، تو میں ان کو حکم فرمادیتا کہ ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں اور عشا کی نماز تہائی یا آدھی رات تک مؤخر کر دیتا کہ رب تبارک و تعالیٰ آسمان پر خاص تجلّی رحمت فرماتا ہے اور صبح تک

(1) صحيح البخاري:1169، صحيح مسلم : 724

(2) صحيح البخاري:1182

(3) مسند أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، حديث نمبر: 9591—9592

فرماتا رہتا ہے کہ ہے کوئی سائل کہ اسے دوں ، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی مغفرت کروں ، ہے کوئی دُعا کرنے والا کہ اس کی دعاقبول کروں۔

فوائدو مسائل:— عشا میں تہائی رات تک تاخیر مستحب ہے اور آدھی رات تک تاخیر مباح یعنی جب کہ آدھی رات ہونے سے پہلے فرض پڑھ چکے اور اتنی تاخیر کہ رات ڈھل گئی مکروہ ہے ،کہ باعثِ تقلیل جماعت ہے۔ جو شخص جاگنے پر اعتماد رکھتا ہو اس کو آخر رات میں وتر پڑھنا مستحب ہے، ورنہ سونے سے قبل پڑھ لے، پھر اگر پچھلے پہر کو آنکھ کھلی تو تہجد پڑھے وتر کا اعادہ جائز نہیں۔

इशा में तिहाई रात तक देरी करना मुस्तहब है

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फरमाया: अगर यह बात न होती कि मेरी उम्मत को कठिनाई का सामना करना पड़ेगा, तो मैं उन्हें हर वुज़ू के साथ मिस्वाक करने का हुक्म देता और ईशा की नमाज़ तिहाई या आधी रात तक मुअख़्खर कर देता। क्योंकि अल्लाह पाक आसमान-ए-दुनिया पर ख़ास तजल्ली फरमाता है और सुबह तक फरमाता रहता है कि : है कोई सवाल करने वाला कि उसे अता करूँ, है कोई मुझसे गुनाहों की माफी मांगने वाला कि उसे बख़्श दूँ, है कोई दुआ करने वाला कि उसकी दुआ क़बूल करूँ।

फवाइद व मसाइल:— इशा में तिहाई रात तक देरी करना मुस्तहब है और आधी रात तक मुबाह यानि जबकि आधी रात होने से पहले फ़र्ज़ पढ़ चुके लेकिन इतनी देर कि आधी रात गुज़रने के बाद रात ढलने लगे तो मकरूह है।

जिस शख़्स को यह यक़ीन हो कि रात में उठ कर वित्र पढ़ सकता है तो उसको आख़िर रात में वित्र पढ़ना मुस्तहब है।

वरना सोने से पहले पढ़ ले फिर अगर पिछले पहर को आँख खुली तो तहज्जुद पढ़े वित्र का लौटाना जाइज़ नहीं।

نماز کے اوقاتِ مکروہہ

عَن أبي أمامةالباهلي قالَ: قال رسولُ الله ﷺ:لَا تُصَلُّوا عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ ؛ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ ، وَيَسْجُدُ لَهَا كُلُّ كَافِرٍ ، وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا، فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَيَسْجُدُ لَهَا كُلُّ كَافِرٍ ، وَلَا نِصْفَ النَّهَارِ ، فَإِنَّهُ عِنْدَ سَجْرِ جَهَنَّمَ۔ (1)

حضرت ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

طلوع آفتاب کے وقت کوئی نماز نہ پڑھا کرو، کیونکہ سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت ہر کافر اسے سجدہ کرتا ہے اسی طرح غروب آفتاب کے وقت کوئی نماز نہ پڑھا کرو، کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت ہر کافر اسے سجدہ کرتا ہے اسی طرح نصف النہار کے وقت کوئی نماز نہ پڑھا کرو، کیونکہ اس وقت جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے۔

شرح وبیان:۔۔۔ طلوع و غروب آفتاب اور نصف النہار ان تینوں مکروہ وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ ادا نہ قضا، یوہیں سجدۂ تلاوت و سجدۂ سہو بھی ناجائز ہے۔ البتہ اس روز اگر عصر کی نماز نہیں پڑھی تو اگرچہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے، مگر اتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔حدیث میں اس کو منافق کی نماز فرمایا گیاہے۔

(1) مسند أحمد بن حنبل،مسند الأنصار،مسند أبي أمامة، حدیث نمبر :22245

नमाज़ के मकरूह वक़्त

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फ़रमाया: सूरज निकलने के वक़्त कोई नमाज़ न पढ़ा करो क्योंकि सूरज शैतान के दो सींगों के दरमियान निकलता है, और उस वक़्त हर काफ़िर उसे सजदा करता है, सूरज डूबने के वक़्त कोई नमाज़ न पढ़ा करो, क्योंकि सूरज शैतान के दो सींगों के बीच डूबता है, और उस वक़्त हर काफ़िर उसे सजदा करता है। इसी तरह ज़वाल के वक़्त नमाज़ न पढ़ा करो क्योंकि उस वक़्त जहन्नम को भड़काया जाता है।

फवाइद व मसाइल

सूरज निकलने, डूबने के वक़्त और ज़वाल के वक़्त इन तीन वक़्तों में कोई नमाज़ जायज़ नहीं, न फर्ज़, न वाजिब, न ही नफ़िल, और न अदा, न कज़ा, इसी तरह सजदा-ए-तिलावत और सजदा-ए-सहव भी ना-जाइज़ है।

हाँ अगर उस दिन असर की नमाज़ नहीं पढ़ी, भले ही सूरज डूबता हो नमाज़ पढ़ ले, मगर इतनी देर करना हराम है। हदीस में इसे मुनाफिक़ की नमाज़ फरमाया गया।

گناہوں کو مٹانے والی عبادت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ﷺ، قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ۔ (1)

(1) الصحيح لمسلم، كتاب الطهارة، باب فضل إسباغ الوضوء على المكاره،

حضرتِ اَبو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے صحابۂ کِرام سے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں ایسی عبادت نہ بتاؤں جس کے سبب اللہ تعالیٰ (تمھاری) خطائیں مٹا دے اور (جنت میں) تمھارے درجات بلند کرے؟ صحابۂ کرام - رضی اللہ عنہم اجمعین - نے عرض کیا، کیوں نہیں، یا رسولَ اللہ! ﷺ، (تب) حضور سیّد عالم ﷺ نے فرمایا: تکلیف (کڑاکے کی ٹھنڈک) کے وقت مکمل وضو کرنا، اور زیادہ قدم چل کر مسجد کی طرف جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، اس کا ثواب ایسا ہے جیسا کفار کی سرحد پر حمایت بلادِ اسلام کے لیے گھوڑا باندھنے کا۔

गुनाहों को मिटाने वाली इबादत

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने सहाबा-ए-किराम से फ़रमाया:

क्या मैं तुम्हें ऐसी इबादत न बता दूँ जिसकी वजह से अल्लाह त'आला तुम्हारे गुनाहों को मिटा दे और (जन्नत में) तुम्हारे दरजे) बुलंद करे?सहाबा-ए-किराम ने अर्ज़ किया: क्यों नहीं, या रसूलल्लाह! (तब) हुज़ूर नबी-ए-करीम ने फ़रमाया: तक्लीफ़ (कड़ाके की ठंडक) के वक़्त मुकम्मल वुज़ू करना, ज़्यादा क़दम चल कर मस्जिद जाना और एक नमाज़ के बाद दूसरी नमाज़ का इन्तिज़ार करना, इसका सवाब ऐसा है जैसे काफिरों (ग़ैर-मुस्लिमों) की सीमा पर इस्लाम के लिए घोड़ा बांधने का है।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ, हदीस नं : 251)

حدیث نمبر: 251

تکبیرِ اولیٰ کی فضیلت و اہمیت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلَّى لِلّٰهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ، يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى، كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ۔[1]

حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے چالیس دن تک تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھی، تو اس کے لیے دو قسم کی براءت (نجات) لکھ دی جائے گی: ایک تو آگ سے، دوسری نفاق سے۔

तकबीरे-ऊला की फज़ीलत

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अनस बिन मालिक रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जिसने अल्लाह तआला की खुशनूदी के लिए चालीस दिन तक तकबीरे-ऊला के साथ बा-जमाअत नमाज़ पढ़ी, तो उसके लिए दो क़िस्म की नजात लिख दी जाएगी: एक तो आग से, और दूसरी निफाक़ से।

(तिरमिज़ी शरीफ़, हदीस नं :241)

اہلِ خانہ سے نماز کا احتساب کرنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَمَا أَمْسَى، فَقَالَ أَصَلَّى الْغُلَامُ؟ قَالُوا: نَعَمْ۔[2]

---

(1) جامع الترمذی ،أبواب الصلاۃ، باب فی فضل التکبیرۃ الأولی ، حدیث نمبر: 241

(2) سنن أبی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی صلاۃ اللیل، حدیث نمبر: 1356

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا کے گھر رات گزاری۔ رسول اللہ ﷺ رات تاخیر سے تشریف لائے اور (پہلا سوال یہ کیا): کیا (چھوٹے) لڑکے نے نماز پڑھ لی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں، (اس نے نماز پڑھ لی ہے)۔

घर में दाख़िल होते ही बच्चों से नमाज़ का इहतिसाब करना

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अब्दुल्लाह बिन अब्बास बयान करते हैं मैंने अपनी ख़ाला, हज़रत मैमूना बिन्त अल-हारिस (रज़ियल्लाहु अन्हा) के घर रात बिताई। हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) देर रात तशरीफ़ लाए और (पहला सवाल यह) किया: क्या लड़के ने नमाज़ पढ़ ली है? लोगों ने अर्ज़ किया' जी हाँ, (इसने नमाज़ पढ़ ली है)।

(अबु-दाऊद शरीफ, हदीस नं: 1356)

نیکیوں پر ابھارنا

عَنْ عُقْبَةَ بنِ الحارثِ بنِ عامر النوفلي قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الْعَصْرَ، فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ، فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَأَى أَنَّهُمْ عَجِبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ، فَقَالَ: ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْبِسَنِي فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ، (وفي روايةٍ) كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهُ فَقَسَمْتُهُ۔ [1]

حضرتِ سیدنا ابو سرُوعہ عُقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(1) صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب من صلی بالناس فذکر حاجته، حدیث نمبر: 851—1430

میں نے مدینہ منورہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نمازِ عصر ادا کی۔ آپ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد تیزی سے کھڑے ہوئے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے اپنی اَزواجِ مطہرات میں سے کسی ایک کے حجرے میں تشریف لے گئے۔ لوگ آپ ﷺ کی اس تیزی سے گھبرا گئے۔ واپسی پر لوگوں کو اس جلدی فرمانے پر متعجّب دیکھا تو ارشاد فرمایا: مجھے اپنے پاس سونے کا ایک ٹکڑا یاد آ گیا تو مجھے ناپسند ہوا کہ وہ مجھے مشغول کرے، پس میں نے اسے صدقہ کرنے کا حکم دے دیا۔ بخاری شریف کی دوسری روایت میں یوں ہے کہ فرمایا: میں گھر میں صدقے کے سونے کا ایک ٹکڑا چھوڑ آیا تھا مجھے اس کا رات بھر رکھنا پسند نہیں آیا، لہٰذا میں نے اسے صدقہ کر دیا۔

شرح و بیان:۔۔۔علامہ بدر الدین عینی فرماتے ہیں: اس حدیث سے یہ مسائل مستفاد ہوتے ہیں:

(۱) ایسی ضرورت جس کے بغیر چارہ نہ ہو اس کے لیے مسجد میں لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر جانا جائز ہے جیسے نکسیر پھوٹنا یا فطری تقاضوں (مثلاً پیشاب، پاخانہ وغیرہ) کی شدت ہونا۔

(۲) نیک و اہم کاموں کی ادائیگی میں جلدی کرنی چاہیے۔

(۳) جو شخص زکوۃ ادا کرنے یا مسلمانوں کے صدقات ادا کرنے یا وصیت پوری کرنے میں تاخیر کرے تو خدشہ ہے کہ یہ تاخیر قیامت کے دن اُسے دُخولِ جنت سے روک دے۔ تفہیم البخاری میں علامہ غلام رسول رضوی لکھتے ہیں: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس نے مسلمانوں کا صدقہ وغیرہ اپنے پاس روک رکھا ہو اس کے بارے میں خطرہ ہے کہ وہ قیامت میں جنت میں داخل ہونے سے روکا جائے۔ اور اس حدیث سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ اہم کام بہت جلد سرانجام دینے چاہئیں۔
مفتی احمد یار خان نعیمی فرماتے ہیں:
معلوم ہوا کہ ضرورۃً لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے مسجد سے نکل جانا جائز

ہے۔ جیسے اگر امام کا دورانِ نماز وضو ٹوٹ جائے تو وہ دوسرے کو اپنا نائب مقرر کر کے گردنیں پھلانگتا ہوا ہی وضو گاہ تک پہنچے گا۔ جن احادیث میں گردنیں پھلانگنے کی ممانعت آئی ہے وہاں بلاضرورت پھلانگنا مراد ہے۔ جیسے کوئی نماز کے لیے مسجد میں پیچھے پہنچے، پھر لوگوں کو چیرتا ہوا اگلی صف میں جانے کی کوشش کرے یہ ممنوع ہے۔ لہٰذا احادیث میں تعارُض نہیں۔ صحابہ کرام، حضور سیّد عالم ﷺ کے ہر حال شریف کا بہت غور سے مطالعہ کرتے تھے اور کسی معمولی جنبش پر دیوانہ وار گھبرا جاتے تھے۔ اگر سرکار ﷺ خلافِ معمول کبھی غائب ہوتے تو مدینہ منورہ کی گلیوں اور آس پاس کے جنگلوں میں ڈھونڈنے نکل پڑتے تھے۔ آج خلاف معمول جو حضور ﷺ کو بغیر دعا مانگے جاتے دیکھا تو گھبرا گئے۔ ارشاد فرمایا: (مجھے اپنے پاس سونے کا ایک ٹکڑا یاد آگیا تو مجھے ناپسند ہوا کہ وہ مجھے مشغول کرے۔) ظاہر یہ ہے کہ وہ سونے کا پترا (ٹکڑا) حضور ﷺ کی اپنی ملکیت تھا اور فوری ضرورت سے زیادہ تھا۔ اس کا گھر میں رکھنا بھی ناپسند آیا، فوراً خیرات کرادیا۔ مشغول رکھنے میں دو احتمال ہیں: ایک یہ کہ اس کی وجہ سے نماز میں دھیان بٹے کہ اسے کہاں سنبھالیں کہاں رکھیں۔ اور دوسرا یہ کہ ربّ تعالیٰ سے قربِ خاص میں یہ حارج ہو۔

नेंकियों पर उभारना

हज़रत अबू सरूआ,उक़बा बिन हारिस (रज़ियल्लाहु अन्हु) बयान करते हैं: मैंने मदीना शरीफ़ में हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) के पीछे असर की नमाज़ अदा की। हुज़ूर सलाम फेरने के तुरंत बाद खड़े हुए और लोगों की गर्दनें फलांगते हुये अपनी एक बीबी साहिबा के हुजरे में तशरीफ़ ले गए। लोग हुज़ूर की इस तेज़ी से घबरा गए। लौटने पर, जब लोगों को इस जल्दी करने पर आश्चर्यचकित देखा, तो फ़रमाया: मुझे अपने पास सोने का एक टुकड़ा याद आ गया था, इसलिए मुझे नापसंद हुआ कि वो मुझे विचलित (मशगूल) करे, लिहाज़ा

मैंने उसे सदक़ा करने का हुक्म दे दिया। बुखारी की दूसरी रिवायत में यह है कि: मैं घर में सदक़े के सोने का एक टुकड़ा छोड़ आया था, मुझे उसका रात-भर रखना पसंद नहीं आया, इसलिए मैंने उसे सदक़ा कर दिया।

(सहीह-बुख़ारी शरीफ, हदीस नं: 851—1430)

جو کچھ کرنا ہو ابھی کر لو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا، هَلْ تُنْظَرُونَ إِلَّا إِلَى فَقْرٍ مُنْسٍ، أَوْ غِنًى مُطْغٍ، أَوْ مَرَضٍ مُفْسِدٍ، أَوْ هَرَمٍ مُفْنِدٍ، أَوْ مَوْتٍ مُجْهِزٍ، أَوِ الدَّجَّالِ، فَشَرٌّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ، أَوِ السَّاعَةِ فَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ۔[1]

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

سات چیزوں (کے واقع ہونے) سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو! تمہیں انتظار نہیں مگر بھُلا دینے والی محتاجی یا سرکش بنا دینے والی مالداری کا، یا مُفسد مرض یاعقل زائل کردینے والے بڑھاپے، یا اچانک آنے والی موت، یا دجّال کا؛ جو غائب شر ہے جس کا انتظار کیا جا رہا ہے، یا قیامت کا۔اور قیامت شدید مصائب والی اور بہت کڑوی ہے۔

شرح و بیان:– ملا علی قاری فرماتے ہیں مراد یہ ہے کہ سات چیزوں سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو:

(۱) ایسی امیری جو تجھے سرکش وگناہ گار اوراحکامِ الٰہی سے روگردانی کرنے

(1) جامع الترمذی، أبوابُ الزهد عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، باب ما جاء فی المبادرة بالعمل، حدیث نمبر: 2306

والا بنادے۔

(۲) ایسی محتاجی کہ جس کی وجہ سے انسان بھوک ، لباس اور غذا کی جستجو میں اللہ کی عبادت سے غافل ہو جائے۔

(۳) ایسی بیماری جس کی شدت کی وجہ سے بدن میں خرابی یا ایسی سُستی پیدا ہوجو دین میں خرابی کا سبب بنے۔

(۴) ایسا بڑھاپا جس کی وجہ سے انسان کی عقل کمزور ہو جائے اور اسے پتہ ہی نہ چلے کہ کیا بول رہا ہے۔

(۵) اچانک آنے والی موت کہ مرنے والے کو توبہ اوروصیت کا وقت بھی نہ ملے۔علامہ قاضی عیاض فرماتے ہیں: اس سے مراد ایسی موت ہے جو اچانک بغیر کسی سبب کے واقع ہو جیساکہ کسی نے اسے قتل کردیا، یا ڈوب کر یا دیوار کے نیچے دب کرمر گیا۔

(۶) دجال جو بہت بڑا پوشیدہ فتنہ ہےجس کا انتظار کیا جارہا ہے۔

(۷) اور قیامت جو بہت بڑی مصیبت، شدیدخوفناک اور بہت سختی والی ہے۔اور اس حدیث پاک میں بندوں کو دین میں کمی و کوتاہی کرنے پر ڈانٹا گیا ہے۔یعنی تم اپنے ربّ کی عبادت کب کرو گے؟ اگر تم قلتِ مشاغل (فارغ اوقات) اورجسمانی قوت کے باوجود اس کی عبادت نہیں کرتے تو کثرت مشاغل (مصروفیت) اور بدن کی کمزوری کی صورت میں اس کی عبادت کیسے کرو گے؟

علامہ طیبی لکھتے ہیں:

اس حدیث میں اس شخص کو سست قرار دیا گیا ہے جو فراغت کے باوجود فرصت کے لمحات کو غنیمت نہ جانے۔ایک قول کے مطابق حدیثِ مذکور کا معنی یہ ہے کہ ہر شخص دنیا میں مذکورہ حالات میں سے کسی ایک کا منتظر ہے۔

خوش نصیب وہ ہے جو فرصت، صحت مندی اور جسمانی طاقت کو غنیمت جانتے ہوئے فرائض و سنن کی ادائیگی میں مشغول ہو جائے۔اس سے پہلے کہ کسی بیماری میں مبتلا ہو۔(اور پھر عبادت کا موقع ہی نہ ملے۔

مفتی احمد یار خان نعیمی حدیث مذکور کے تحت فرماتے ہیں:

صحت ، مالداری، فراغت، اور زندگی کو رائیگاں نہ جانے دو ، اس میں نیک اعمال کرلو کہ یہ نعمتیں بار بار نہیں ملتیں۔اگر تمہیں نیکیوں کا موقع ملا ہے اور تم کرتے نہیں، کہتے ہو کہ آئندہ کرلیں گے توکس چیز کا انتظار کر رہے ہو؟ ایسی بیماری کا جو سرکش بنادے یا ایسی فقیری کا جب تمہیں کچھ نہ بن پڑے، لوگ تمہیں بھول جائیں۔ہم نے دیکھا کہ بعض لوگوں کوحج کا موقع ملتا ہے نہیں کرتے، یہ ہی کہتے رہتے ہیں کہ آئندہ دیکھا جائے گا۔وہ آئندہ آئندہ کرتے ہی دنیا سے کوچ کرجاتے ہیں۔جوانی کھیل کود سے گما کر بڑھاپے میں جبکہ ہاتھ پاؤں قابو میں نہ رہیں عبادت کرنے کی خواہش کرنا بے وقوفی ہے۔جو کرنا ہے جوانی میں کرو، جوان صالح کا بہت بڑا درجہ ہے۔اگر ابھی اعمال نہیں کرتے تو کیا دجال کی آمد یا قیامت آنے کے منتظر ہو، اس وقت تم نیکیوں کی تمنا کروگے مگر نہ کر سکو گے۔یہ فرمان، اظہارِ عتاب کے لیے ہے مقصد یہ ہے کہ نیک اعمال میں جلدی کرے۔اسی لیے کہا گیا ہے:

ریاضت کے یہی دن ہیں بڑھاپے میں کہاں ہمت
جو کچھ کرنا ہو اَب کرلو ابھی نوری جواں تم ہو۔

(فیضانِ ریاض الصالحین،ج:2)

जो कुछ करना हो अब करलो अभी जवाँ तुम हो।

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा से रिवायत है: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: सात चीजों से पहले नेक कामों में जल्दी करो! तुम्हें

इंतज़ार नहीं, मगर भुला देने वाली मुह्ताजी का, या नाफ़रमान बना देने वाली मालदारी, या मुफ्सिद बीमारी का, या बुद्धि को नष्ट कर देने वाले बुढ़ापे का, या अचानक आने वाली मौत, या दज्जाल का जो गाईब शर है, जिसका इंतज़ार किया जा रहा है या क़ियामत का। और क़ियामत बहुत दुःखदायी और बहुत कड़वी है।

(तिरमिज़ी शरीफ, ह्दीस नं: 2306)

بہترین نماز

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي لَأَقُومُ فِي الصَّلَاةِ أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي؛ كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ۔[1]

حضرتِ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں نماز پڑھانے کے لیے کھڑا ہوتا ہوں تو میں چاہتا ہوں کہ نماز میں قراءت طویل کروں؛ لیکن جب میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے قراءت کو طویل نہیں کرتا کہ یہ اس کی ماں پر دشوار ہوگا۔

شرح وبیان:—علامہ محمد بن علان شافعی فرماتے ہیں:

نماز میں تخفیف سے مراد یہ ہے کہ اَوْسَاطِ مُفَصَّل پڑھے یا چھوٹی سورتوں پر اِکتفا کرے، رکوع اور سجود کی تسبیحات تین تین بار پڑھے، تشہد اور حضور نبی کریم ﷺ

(1) صحيح البخاري ،كتاب الأذان، باب من أخف الصلاة عند بكاء الصبي، حديث نمبر: 707

پر درودِ پاک مکمل پڑھے، یہ عام لوگوں کی اِمامت کے بارے میں ہے اور اگر کوئی شخص ایسی قوم کی امامت کرے جن کے ساتھ کسی کا حق متعلق نہ ہو اور وہ لمبی قراءت پر راضی بھی ہوں اور کوئی دوسرا بھی وہاں آنے والا نہ ہو تو لمبی قراءت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام جب نماز پڑھائے تو مقتدیوں کا خیال رکھے اور مقتدیوں پر گراں گزرنے کی صورت میں قراءت مسنونہ سے زائد نہ کرے لیکن اگر اکیلا نماز پڑھ رہا ہے تو خواہ قراءت لمبی کرے یا مختصر دونوں کی اجازت ہے اور تخفیف کا حکم صرف امام کے لیے ہے منفرد کے لیے تخفیف ضروری نہیں ہے۔

فقیہ اعظم حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی فرماتے ہیں:

اختصار سے مراد یہ ہے کہ قیام میں اتنی لمبی قراءت نہ کرے کہ مقتدیوں پر شاق گزرے، رہ گیا رکوع وسجدہ انہیں بطریق مستحب ادا کرے البتہ انہیں بھی بہت لمبا نہ کرے۔ یہ حضور سید عالم، نورِ مجسم ﷺ کی اپنی اُمت پر کمال شفقت ہے کہ آپ بچوں کے رونے کی آواز سن کر قراءت میں تخفیف فرما دیتے تھے اور اس زمانے میں عورتیں بھی نماز میں شامل ہوا کرتی تھی تو آپ ﷺ چھوٹی سورتیں اِس لیے پڑھتے تاکہ ماں کا دل بچے کی وجہ سے پریشان نہ ہو۔ واضح رہے کہ عورتوں پر نہ عیدین کی نماز واجب ہے نہ ہی جمعہ کی نماز فرض، بلکہ اُن پر جمعۃ المبارک کے دن ظہر کی نماز فرض ہوتی ہے۔ پنج وقتہ فرض نماز ہو یا عام نفل نماز، اُن کی ادائیگی میں عورتوں کے لیے افضل یہی ہے کہ گھر میں ہی ادا کریں اور گھر میں بھی جتنا چُھپ کر نماز پڑھے اتنا ہی افضل ہے، کسی بھی نماز کے لیے عورتوں کو مساجد میں جانے کی اجازت نہیں۔

در مختار میں ہے:

فسادِ زمان کی وجہ سے مفتی بہ قول یہ ہے کہ عورتوں کو کسی بھی نماز کی جماعت میں اگرچہ وہ جمعہ یا عیدین کی نماز ہو، حاضر ہونا مکروہ ہے۔ مذکور حدیث پاک میں اِختصار کا معنی یہ

ہے کہ آپ ﷺ قراءت کو کم کردیتے تھے جیساکہ ایک حدیث پاک میں ہے:حضور نبی رحمت ﷺ نے پہلی رکعت میں تقریباً ساٹھ آیتیں پڑھیں پھر آپ نے بچے کے رونے کی آواز سنی تو دوسری رکعت میں تین آیتیں پڑھیں۔

نماز کو مختصر نہ کرنے پر تنبیہ:

روایت میں ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ اَرض و سما ﷺ کی بارگاہ میں ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ! (ﷺ) میں فجر کی نماز فلاں شخص کی وجہ سے تاخیر سے ادا کرتا ہوں کیونکہ وہ بہت لمبی قراءت کرتا ہے۔ (راوی فرماتے ہیں کہ) میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو جتنے جلال و شدت میں اس دن نصیحت کرتے ہوئے دیکھا، اس سے پہلے کبھی اتنی شدت نہ دیکھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو لوگوں کو متنفّر کرتے ہیں، لہٰذا جب تم میں سے کوئی لوگوں کی امامت کرائے تو نماز کو مختصر رکھے کیونکہ اس کے پیچھے بچے، بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ اپنی اُمّت پر کمال مہربان ہیں۔آپ ﷺ نماز میں بچوں کی آواز سن کر قراءت میں تخفیف فرمادیتے تھے۔ حدیثِ مذکور سے ثابت ہوا کہ امام کو چاہیے کہ تمام نمازیوں کا خیال کرتے ہوئے نہ تو بہت مختصر قراءت کرے اور نہ ہی بہت زیادہ طویل قراءت کرے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بھی شفقت و مہربانی کی نعمت عطا فرمائے۔ (فیضانِ ریاض الصالحین)

बहतरीन नमाज़

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू क़तादह (रज़ियल्लाहु अन्हु) से रिवायत है: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: मैं नमाज़ पढ़ाने के लिए खड़ा होता हूँ, तो नमाज़ में (किरा'अत) को लम्बा करना चाहता हूँ, लेकिन जब मैं किसी बच्चे के रोने की आवाज़ सुनता हूँ, तो इस

बात को नापसंद करते हुए क़िरा'अत को लम्बा नहीं करता, कि यह उसकी माँ के लिए मुश्किल होगा।

(सहीह-बुख़ारी शरीफ, हदीस नं: 707)

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ۔[1]

ام المؤمنین حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز کے اندر اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں سوال کیا؟ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تو اُچک لینا ہے کہ بندہ کی نماز میں سے شیطان اُچک لیتا ہے۔

شرح و بیان:- نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا کیسا ہے؟ نماز اہم ترین عبادت اور قربِ الٰہی کا عظیم الشان ذریعہ ہے، نماز میں بندہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں حاضر ہوکر مناجات کرتا ہے۔احادیث طیبہ کے مطابق نماز میں اللہ پاک کی رحمت بندے کی طرف متوجہ رہتی ہے، جب تک بندہ اِدھر اُدھر متوجہ نہ ہو جائے، اس لیے بندہ کو چاہیے کہ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کی بجائے،خشوع و خضوع سے نماز ادا کرے اور نماز میں قصداً چہرہ پھیر کر دائیں بائیں دیکھنا، خواہ پورا چہرہ پھیرا جائے یا تھوڑا، مکروہِ تحریمی و ناجائز و گناہ ہے اور چہرہ گھمائے بغیر صرف آنکھیں پھیر کر بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا مکروہِ تنزیہی اور ناپسندیدہ عمل ہے، اور اگرکبھی کسی صحیح غرض ومقصد کے لیے ہو، تو کوئی حرج نہیں، اورنماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا مکروہِ تحریمی ہے۔

(1) صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب الإلتفات فی الصلاۃ، حدیث نمبر:751

حدیث مذکور کے تحت عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری میں ہے کہ

اِس حدیث کا معنٰی یہ ہے کہ نمازی جب دائیں بائیں متوجہ ہوتا ہے، تو شیطان اس وقت کامیاب ہو جاتا ہے اور بندے کی توجہ کو عبادت سے پھیر دیتا ہے اور اس سبب سے بندہ بعض اوقات بھول جاتا ہے یا دل کے غیر مقصود کام میں مشغول ہونے کے سبب غلطی کر جاتا ہے اور جب یہ کام ناپسندیدہ ہے، تو اس کو شیطان کی طرف منسوب کر دیا گیا، اسی وجہ سے علمائے کرام فرماتے ہیں نماز میں دائیں بائیں متوجہ ہونا، مکروہ ہے۔[1]

नमाज़ में इधर-उधर देखना

हज़रत आयशा सिद्दीक़ा रज़ियल्लाहु अन्हा फ़रमाती हैं के: "मैंने रसूलल्लाह सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम से नमाज़ के अंदर इधर-उधर देखने के बारे में पूछा। तो हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने फ़रमाया: यह तो उचक लेना है के बन्दे की नमाज़ में से शैतान उचक लेता है।

(सहीह-बुखारी शरीफ़, हदीस नं: 751)

حالت نماز میں اللہ عزوجل کی رحمت خاصہ متوجہ ہوتی ہے

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ، فَإِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْهُ۔[2]

حضرتِ ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

(1) عمدۃ القاری، کتاب الصلاۃ، ج: 5، ص: 310، بیروت

(2) سنن أبي داؤد، کتاب الصلاۃ، باب الإلتفات في الصلاۃ، حدیث نمبر: 909

اللہ تعالیٰ کی رحمتِ خاصہ بندے کی طرف اس وقت تک متوجہ رہتی ہے، جب تک بندہ اِدھر اُدھر توجہ نہ کرے، جب نمازی اپنے چہرے کو پھیرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ کی رحمتِ خاصہ بھی اس سے پھر جاتی ہے۔

नमाज़ में अल्लाह की रहमते-ख़ास्सा बंदे की तरफ़ मुतवज्जह रहती है

हज़रत अबू ज़र ग़िफारी रज़ियल्लाहु अन्हु बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने इरशाद फ़रमाया: अल्लाह तआला की ख़ास रहमत बन्दे की तरफ़ उस वक़्त तक मुतवज्जह रहती है, जब तक बंदा इधर-उधर तवज्जोह न करे, जब नमाज़ी अपने चेहरे को फेरता है तो अल्लाह तआला की रहमते-ख़ास्सा भी उस से फिर/ रूठ जाती है।

(अबु-दाऊद शरीफ़, हदीस नं : 909)

نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا سخت ممنوع ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ" فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَٰلِكَ حَتَّى قَالَ: لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذَٰلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ۔[1]

حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان لوگوں کا کیا حال ہے جو نماز میں آسمان کی طرف نظریں اٹھا کر دیکھتے ہیں، حضور نبی کریم ﷺ نے اس معاملے میں سختی فرمائی، یہاں تک کہ فرمایا: وہ لوگ اس سے باز آ جائیں یا ان کی آنکھیں اُچک لی جائیں گی۔

(1) صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب رفع البصر إلى السماء فی الصلاة،=
=حدیث نمبر: 750

नमाज़ में आसमान की तरफ़ नज़र उठाकर देखना सख्त मना है

हज़रत अनस बिन मलिक रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है के हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने इरशाद फ़रमाया: उन लोगों का क्या हाल है जो नमाज़ में आसमान की तरफ़ नज़रें उठा कर देखते हैं, हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने इस मामले में सख्ती फरमायी, यहाँ तक के हुज़ूर ने फ़रमाया: वो लोग इससे बाज़ आ जायें या उनकी आँखें उचक ली जाएँगी।

(सहीह-बुखा़री शरीफ़, हदीस नं :750)

فرشتے مغفرت کی دعا کرتے ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ أَوْ يَقُمْ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ۔ (1)

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے ہر اُس شخص کے لیے فرشتے دعاے مغفرت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اُس جگہ پر بیٹھا رہے جہاں اُس نے نماز پڑھی، جب تک وہ وضو نہ توڑ دے یا اُٹھ کر نہ چلا جائے، فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ! اُسے بخش دے! اے اللہ! اس پر رحم فرما۔

फरिश्ते मग़फिरत की दुआ करते हैं

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा बयान करते हैं हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) इरशाद फ़रमाते

(1) سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب في فضل القعود في المسجد، حدیث نمبر: 469

हैं: तुम में से हर उस शख़्स के लिये फरिश्ते रहमत व मग़फिरत की दुआ करते रहतै हैं जब तक कि वह उस जगह पर बैठा रहे जहां उसने नमाज़ पढ़ी थी।जब तक कि वह वुज़ू न तोड़ दे या उठकर न चला जाए, फ़रिश्ते कहते हैं: ऐ अल्लाह!उसे बख़्श दे! ऐ अल्लाह! उस पर रहम फरमा।

(अबु-दाऊद शरीफ, हदीस नं: 469)

نیند اور شیطان کا پیشاب

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مسعود رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقِيلَ: مَا زَالَ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحَ مَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ: ''بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ۔ (1)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا جو دن نکلنے کے وقت تک سوتا رہتا ہے اور نماز (فجر) نہیں پڑھتا ہے، یہاں تک کہ سورج نکلنے کے بعد اٹھتا ہے تو سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

नींद और शैतान का पैशाब

नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) के पास एक ऐसे शख़्स का ज़िक्र किया गया जो पूरी रात सोता रहता है और (फज्र की) नमाज़ नहीं पढ़ता यहाँ तक कि सूरज निकलने के बाद उठता है,तो दोनों आलम के सरदार सल्लल्लाहु अलैहि व

(1) صحیح البخاری،باب التهجد بالليل،باب إذا نام ولم يصل بال الشيطان في أذنه، حدیث نمبر:1144

सल्लम ने इरशाद फ़रमाया के शैतान उसके कान में पैशाब कर देता है। (सहीह-बुख़ारी, हदीस नं: 1144)

दिन लहव में खोना तुझे शब सुबह तक सोना तुझे
शरमे नबी, ख़ौफ़े खुदा ये भी नहीं वो भी नहीं

شبِ براءت میں نوافل/قضا پڑھو اور دن میں روزہ رکھو

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُومُوا لَيْلَهَا، وَصُومُوا نَهَارَهَا ؛ فَإِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ فِيهَا لِغُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُولُ: أَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِي فَأَغْفِرَ لَهُ ؟ أَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَأَرْزُقَهُ ؟ أَلَا مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهُ ؟ أَلَا كَذَا ؟ أَلَا كَذَا ؟ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ۔[1]

حضرتِ علی مرتضیٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب شعبان کی درمیانی رات(یعنی: شبِ براءت) آئے تو رات کو نوافل پڑھو اور دن میں روزہ رکھو، کیوں کہ اللہ تعالیٰ (اس رات کو) غروبِ آفتاب ہی سے آسمانِ دنیا کی طرف نزولِ اجلال فرماتا ہے(جیسا کہ اس کی شایانِ شان ہے) اور ارشاد فرماتا ہے: کیا ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ میں اُسے بخش دوں، ہے کوئی رزق کی کشادگی کا طلب گار کہ میں اُسے رزق واسع عطا کروں، ہے کوئی مبتلائے مصیبت کہ میں اس کی مصیبت کا درماں بنوں، حاصل یہ کہ بندوں کی تمام حاجات کا ذکر فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فیضانِ رحمت طلوعِ فجر تک جاری رہتا ہے۔

(1) سنن إبن ماجه، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، حديث نمبر: 1388

शबे-बरा'अत में नफ़्ल/कज़ा पढ़ो और दिन में रोज़ा रखो

हज़रत अली रदियल्लाहु अन्हु से रिवायत है :हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने इरशाद फ़रमाया:जब शाबान की दरमियानी रात (शबे-बरा'अत) आए, तो रात को नफ़्ल पढ़ो और दिन में रोज़ा रखो, क्योंकि अल्लाह् तआला (इस रात को) ग़ुरूब आफताब ही से (अपनी शान के मुताबिक़) आसमाने-दुनिया की तरफ़ नुज़ूल फ़रमाता है, और फ़रमाता है: क्या है कोई मग़फिरत चाहने वाला के मैं उसे बख़्श दूं, क्या है कोई रिज़्क़ का तलबगार के मैं उसे कुशादा रिज़्क़ दूं, है कोई मुसीबत का सताया हुआ के मैं उसके दुःख-दर्द और मुसीबत को दूर करूँ, अल-गरज़ ये फैज़ान फज्र तक जारी रहता है।

(इब्ने माजा, हदीस नं : 1388)

مرغ کو برا نہ کہو

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا الدِّيكَ؛ فَإِنَّهُ يُوقِظُ لِلصَّلَاةِ۔ (1)

حضرتِ زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرغ کو برا نہ کہو؛ کیوں کہ وہ بلا شبہ (لوگوں کو) نماز کے لیے بیدار کرتا ہے۔

شرح و بیان:— بخاری شریف کی روایت کے مطابق مرغ فرشتہ دیکھ کر بولتا ہے لہذا اس وقت کی دعا پر فرشتے کے آمین کہنے کی امید ہے۔بعض روایات میں

(1) سنن أبي داؤد،أول كتاب الأدب،باب ما جاء في الديك والبهائم،= =حدیث نمبر: 5101

یہ بھی ہے کہ عرش اعظم کے نیچے ایک جانور سفید مرغ کی شکل کا ہے جو ہر سحر (صبح) کو اذان دیتا ہے، اس کی اذان سن کر زمین کے تمام مرغ اذان سحر دیتے ہیں اس لیے مرغ کی اذان کے وقت دعائیں قبول ہوتی ہیں۔اس لیے مرغ کو برا بھلا کہنا ممنوع ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، مرآۃ المناجیح)

मुर्गे को बुरा मत कहो

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: मुर्गे को बुरा मत कहो, क्योंकि वो (लोगों) को नमाज़ के लिए जगाता है।

(अबु-दाऊद, हदीस नं :5101)

مساجد کے لیے ائمہ نہیں ملیں گے

عَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ أُخْتِ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ الْفَزَارِيِّ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَدَافَعَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ، لَا يَجِدُونَ إِمَامًا يُصَلِّي بِهِمْ۔[1]

حضرت خرشہ بن حُر فزاری کی بہن حضرت سلامہ بنت حر کہتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بلا شبہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مسجدوں میں لوگ نماز پڑھانے کو آپس میں ایک دوسرے کے اوپر ٹالیں گے (کہ تم نماز پڑھا دو، تم پڑھا دو) اور انہیں کوئی (موزوں) امام نہ ملے گا جو ان کو نماز پڑھادے۔

شرح و بیان:— اسلام میں مسجد کی بڑی اہمیت اور عظمت ہے، اس لیے کہ یہ اللہ پاک کی بندگی، اس کے ذکر اور قرآن پاک کی تلاوت کا مقام ہے، جس جگہ

(1) سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب في كراهية التدافع على الإمامة، حديث نمبر: 581

اللہ تعالی کو یاد کیا جائے، بندگی کے سجدے ادا کئے جائیں اور اللہ تعالی کو پکارا جائے، اس جگہ سے بڑھ کر اور کون سی جگہ ہوسکتی ہے! مساجد اسلامی شعار ہیں، اسلامی معاشرے کی تشکیل میں مساجد اور ائمہ کرام کا کردار بہت نمایاں اور اہم رہاہے۔اگر ائمہ کرام مسجدوں سے عمدہ طریقے پر دینی خدمات انجام دیں تو ہر محلہ اور محلّے کا ہر فرد دین دار بن سکتا ہے۔لیکن یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ نہ مسجدِ انتظامیہ کو اس کی فکر ہے اور نہ ائمہ کو۔انتظامیہ پنج وقتہ نماز اور جمعہ کے ایک رسمی بیان پر خوش ہے اور ائمہ بہ طور پیشہ وقت گزاری کر رہے ہیں، اِلَّا ما شَاءَ اللہُ۔

ایک حدیث میں ہے کہ لوگ دیر دیر تک (منتظر) کھڑے رہا کریں گے، اُنہیں ایسا کوئی شخص نہیں ملے گا، جو اُنہیں نماز پڑھا دے۔

''يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُومُونَ سَاعَةً لَا يَجِدُونَ إِمَامًا يُصَلِّي بِهِمْ۔ (1)

اس ارشاد نبوی میں قرب قیامت؛ عام مسلمانوں کی افسوس ناک حد تک دین سے دوری اور بے خبری کی اطلاع دی گئی ہے کہ پوری بھری ہوئی مسجد میں کوئی ایک شخص بھی نماز کے ضروری مسائل سے آگاہ نہ ہوگا، جو نماز پڑھا سکے۔ فَيَا لِلْأَسَفْ !!!

ساتھ ہی ساتھ اس میں دین دار طبقے کے اس قدر بے صلاحیت اور غیر مقبول ہو جانے کی پیشن گوئی بھی ہے کہ عام لوگ اُن کو مسجدوں میں امامت کے فرائض سرانجام دینے کے لیے ناقابل و نا اہل قرار دے ڈالیں گے، اور مسجدیں؛ نمازیوں سے آباد ہوتے ہوئے بھی اچھے اور اہل ائمہ کرام سے محروم ہو کر رہ جائیں گی۔

---

(1) سنن إبن ماجه. كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها.باب ما يجب على الإمام. حدیث نمبر: 982

یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ قربِ قیامت ایسے جاہلوں اور ایسے نا اہل لوگوں کا غلبہ ہوگا کہ کوئی امامت کے لائق نہیں ہوگا، امامت سے ہر کوئی اپنے آپ کو بچانا چاہے گا، ایک دوسرے سے کہے گا کہ تم نماز پڑھاؤ! میں اس کا اہل نہیں، دوسرا کہے گا کہ نہیں؛ تم پڑھاؤ! میں اس لائق نہیں۔واللہ اعلم بالصواب۔

غلبۂ جہل کے علاوہ مستقل ائمہ کی ناقدری اور معمولی سی تنخواہ بھی اس کا سبب ہو سکتی ہے، اس سے ڈرنا چاہیے۔

ائمہ مساجد کی قدر کریں، مساجد اور صالح و باصلاحیت ائمہ کرام مسلمانوں کی اہم دینی ضروریات میں سے ہیں، ان کی صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لیے ان کی ضروریاتِ زندگی کا پورا خیال رکھنا امت پر ضروری ہے۔ان کی اقتصادی اور معاشی حالت کو بہتر و مستحکم کئے بغیر ان سے توقعات وابستہ کرنا دیوانے کے خواب جیسا ہے۔

حاصل یہ ہے کہ مساجد کے ائمہ، مؤذن اور خدام کی تنخواہیں ان کی صلاحیتوں، ضرورتوں اور مہنگائی کی شرح کو سامنے رکھتے ہوئے طے ہونی چاہئیں اور وقتاً فوقتاً ان میں معقول اضافہ بھی کیا جانا چاہیے۔ورنہ وہ دن دور نہیں کہ قیامت کی ایک نشانی اور رحمۃ للعالمین ﷺ کی یہ پیشین گوئی آپ کے ذریعے سچ ثابت ہو جائے گی کہ : ایسا زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ لوگوں کو کوئی نماز پڑھانے والا نہیں ملے گا۔

एक ज़माने में, मस्जिदों के लिए इमाम भी नहीं मिलेंगे

हज़रत खरशा बिन हुर फ़ज़ारी की बहन हज़रत सलामा बिन्त हुर फ़ज़ारी बयान करती हैं: मैंने हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम को यह फ़रमाते हुए सुना कि: बेशक क़ियामत की निशानियों में से एक यह भी है कि मस्जिदों में लोग नमाज़ पढ़ाने के लिए आपस में एक-दूसरे के ऊपर टालेंगे

(कि तुम नमाज़ पढ़ा दो, तुम नमाज़ पढ़ा दो) और उन्हें कोई ऐसा इमाम नहीं मिलेगा जो उन्हें नमाज़ पढ़ा दे।

(अबु-दाऊद शरीफ़, हदीस नं : 581)

جمعہ کا بیان

نمازِ جمعہ کے لیے اُٹھائے گیے قدم

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: لَحِقَنِي عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، وَأَنَا مَاشٍ إِلَى الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: أَبْشِرْ، فَإِنَّ خُطَاكَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، سَمِعْتُ أَبَا عَبْسٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ۔ [1]

حضرتِ یزید بن مریَم کہتے ہیں کہ میں "نمازِ جمعہ" کے لیے جا رہا تھا کہ مجھے عَبایہ بن رِفاعہ ملے، انہوں نے کہا: خوش ہو جاؤ کہ تمھارے یہ قدَم راہِ خدا میں ہیں، میں نے صحابیِ رسول ابو عَبْس رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے دونوں قدم اللہ تعالیٰ کے راستے میں غبار آلود ہوں تو اُنہیں جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی۔

जुमे की नमाज के लिए उठाए गए क़दम

हज़रत यज़ीद बिन मरयम कहते हैं के: मैं (जुमे की नमाज़) के लिए जा रहा था मुझे रास्ते में अबाया बिन रिफ़ाआ मिले, उन्होंने कहा: खुश हो जाओ कि आपके ये क़दम अल्लाह की राह में हैं, इसलिए मैंने सहाबी-ए-रसूल अबू-अब्स को यह कहते हुए सुना कि अल्लाह के रसूल (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फ़रमाया: जिसके क़दम अल्लाह के रास्ते में गरद-आलूद हों तो उन्हें जहन्नम की आग भी छू नहीं सकती।

(तिरमिज़ी शरीफ, 1632)

---

(1) جامع الترمذی، أبواب فضائل الجهاد، باب فضل مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، حدیث نمبر: 1632

مسلمانوں کی عید

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هَذَا يَوْمُ عِيدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ لِلْمُسْلِمِينَ، فَمَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ، وَإِنْ كَانَ طِيبٌ فَلْيَمَسَّ مِنْهُ، وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ۔[1]

حضرتِ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بے شک اس دن کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے عید قرار دیا ہے، لہٰذا جو شخص نمازِ جمعہ پڑھنے کے لیے آئے تو غسل کرلے، اور اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو خوش بو مل لے، اور تم پر مسواک کی پابندی لازم ہے۔

मुसलमानो की ईद

हज़रत अब्दुल्लाह बिन अब्बास रदियल्लाहु अन्हुमा से रिवायत है :हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने इरशाद फ़रमाया:अल्लाह तआला ने इस दिन को मुसलमानों के लिए ईद क़रार दिया है। लिहाज़ा जो शख़्स जुमा की नमाज़ पढ़ने के लिए आए, तो वह गुस्ल कर ले, और अगर उसके पास खुश्बू हो तो खुश्बू मल/लगा ले, और तुम पर मिस्वाक की पाबंदी लाज़िम है।

(इब्ने माजा, हदीस नं : 1388)

جمعہ کے دن مرنے والا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(1) سنن إبن ماجه، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها ،باب ما جاء في الزينة يوم الجمعة، حدیث نمبر:1098

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ۔ (1)

حضرتِ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو مرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے قبر کے فتنے سے محفوظ رکھتا ہے۔

जुमे के दिन मरने वाला

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अब्दुल्लाह बिन अम्र बिन अल-आस से रिवायत है के हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने फ़रमाया: जो मुसलमान जुमे के दिन या जुमे की रात को मर जाता है, अल्लाह तआला उसे क़ब्र की आज़माइश से महफ़ूज़ रखता है।

(तिरमिज़ी शरीफ़, हदीस नं: 1074)

(1) جامع الترمذی، أبواب الجنائز عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، باب ماجاء فیمن مات یومَ الجمعة، حدیث نمبر:1074

دعا کا بیان

دعاؤں میں جنت الفردوس مانگو

عن عبادةَ بنِ الصامت أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ، مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةً، وَمِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْأَرْبَعَةُ، وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُونُ الْعَرْشُ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَسَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ۔(1)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جنّت میں ۱۰۰/درجے ہیں ہر دو درجوں میں آسمان و زمین جتنا فاصلہ ہے اور فردوس سب سے بلند درجہ ہے۔اُسی سے جنّت کے ۴/دریا بہ رہے ہیں اور اُس کے اُوپر عرش ہے۔لہٰذا جب تم اللہ پاک سے مانگو تو فردوس مانگو۔

दुआओं में जन्नत-उल-फिरदौस मांगों।

जन्नत में सो दर्जे (तबक़े) हैं हर दो दर्जों के दरमियान इतना ही फासला है जितना ज़मीन-आसमान के दरमियान है, और "फिरदौस" सबसे बुलंद दर्जा है। उसी से जन्नत के चार दरिया बह रहे हैं और उसके ऊपर अर्श है। लिहाज़ा जब तुम अल्लाह तआला से सवाल करो तो जन्नतुल फिरदौस का करो। ए अल्लाह मैं तुझसे जन्नतुल-फिरदौस का सवाल करता हूं।

(तिरमिज़ी शरीफ़, हदीस नं : 2531)

---

(1) جامع الترمذی،أبواب صفة الجنة، باب ماجاء فی صفة درجات الجنة، حدیث نمبر: 2531

اللہ تعالیٰ کسی کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ۔[1]

حضرتِ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ فرماتے ہیں:

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نہایت ہی حیا اور کرم والا ہے۔ جب بندہ اپنے ہاتھوں کو (مانگنے کے لیے) اٹھاتا ہے؛ تو اسے اپنے بندے سے شرم آتی ہے کہ وہ ہاتھوں کو خالی اور ناکام واپس کردے۔

ایک دوسری روایت ہے:

إِنَّ اللّٰهَ يَسْتَحْيِي أَنْ يَبْسُطَ إِلَيْهِ عَبْدُهُ يَدَيْهِ يَسْأَلُهُ بِهِمَا خَيْرًا فَيَرُدَّهُمَا خَائِبَتَيْنِ۔[2]

اللہ تعالیٰ کو شرم و حیا آتی ہے کہ اُس کا بندہ، اُس کے سامنے اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر، خیر و بھلائی کا سوال کرے، پھر اللہ تعالیٰ ان ہاتھوں کو ناکام اور خالی لوٹا دے۔

شرح وبیان:- انسان مصیبت وپریشانی کے وقت کسی دوست یاشناسا شخص کے پاس جاتا ہے، تاکہ وہ اس کی ضرورت پوری کردے۔ کبھی وہ شناسا شخص اس کی ضرورت کی تکمیل کردیتا ہے، کبھی ٹال مٹول کرکے، بہانے بازی کرکے اُسے مایوس کردیتا ہے اور کبھی زجر وتوبیخ کے ساتھ واپس کردیتا ہے۔ یہ تو بہت ہی کم دیکھنے

---

(1) جامع الترمذی، أبواب الدعوات، حدیث نمبر: 3556

(2) مصنف ابن أبي شيبه، حدیث نمبر: 29555

اور سننے میں آتا ہے کہ ایک شخص کسی کی مدد سے ناکام ہوگیا؛ تو وہ اس پر شرم وحیا محسوس کرے اور اظہار افسوس کرے کہ وہ اس کی مدد نہیں کرسکا اور اسے خالی ہاتھ لوٹا دیا۔

مگر مصطفیٰ جانِ رحمت، نَوشۂ بزمِ جنت ،حضور سیّد عالم، احمدِ مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ، محمد رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو شرم و حیا آتی ہے کہ اُس کا کوئی بندہ، اُس کے سامنے اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر، خیر و بھلائی کا سوال کرے، پھر اللہ تعالیٰ ان ہاتھوں کو ناکام اور خالی لوٹائے۔

अल्लाह त'आला किसी को खाली हाथ नहीं लोटाता

सहाबी-ए-रसूल हज़रत सलमान फ़ारसी बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) फ़रमाते हैं: अल्लाह त'आला को शर्म व हया आती है कि उसका बंदा उसके सामने अपने हाथ फैलाकर ख़ैर-भलाई का सवाल करे, फिर अल्लाह त'आला उन हाथों को नाकाम-नामुराद और खा़ली लौटा दे। (तिरमिज़ी शरीफ, हदीस नं: 3556)

دعا کو لازم پکڑ لو

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ، وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ۔

وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم : إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ۔(1)

(1) جامع الترمذي. أبواب الدعوات عن رسول الله ﷺ حديث نمبر: 3548–3549

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

تم میں سے جس کے لیے دعا کے دروازے کھول دیئے گئے اس کے لیے رحمت کا دروازہ کھول دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں سے اسے عافیت (کا سوال) زیادہ پسند ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا:

دعا اس مصیبت کے لیے بھی نافع ہے جو اتر چکی ہے اور اس کے لیے بھی جو ابھی تک نہیں اُتری۔ پس اے اللہ کے بندو! دعا کو لازم پکڑ لو۔

अल्लाह के बन्दो! दुआ को लाज़िम पकड़ लो।

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) इरशाद फ़रमाते हैं :तुम में से जिस के लिए दुआ का दरवाज़ा खोल दिया गया, उसके लिए रहमत के दरवाज़े खोल दिये गये, अल्लाह तआला से जो चीज़ें माँगी जाती हैं, उनमें से उसे आफियत का सवाल ज़्यादा पसंद है।

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फरमाया : दुआ उस मुसीबत के लिए भी फायदेमंद है जो उतर चुकी है और उसके लिए जो अभी तक नहीं उतरी। लिहाज़ा, ऐ अल्लाह के बन्दो! दुआ को लाज़िम पकड़ लो।

(तिरमिज़ी शरीफ, हदीस नं: 3548–3549)

تین باتیں کسی کو حلال نہیں

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهُنَّ: لَا يَؤُمُّ رَجُلٌ قَوْمًا، فَيَخُصُّ نَفْسَهُ

بِالدُّعَاءِ دُونَهُمْ، فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ. وَلَا يَنْظُرُ فِي قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ، فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ دَخَلَ. وَلَا يُصَلِّي وَهُوَ حَقِنٌ حَتَّى يَتَخَفَّفَ۔(1)

حضرتِ ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ: تین باتیں کسی کو حلال نہیں، جو کسی قوم کی اِمامت کرے تو ایسا نہ کرے کہ خاص اپنے لیے دُعا کرے، اُنہیں چھوڑ دے، ایسا کیا تو ان کی خیانت کی اور کسی کے گھر کے اندر بغیر اجازت نظر نہ کرے اور ایسا کیا تو ان کی خیانت کی اور پاخانہ پیشاب روک کر نماز نہ پڑھے، بلکہ ہلکا ہولے یعنی پہلے پاخانہ پیشاب سے فارغ ہولے بعد ازاں نماز پڑھے۔

तीन चीजें जायज़ व हलाल नहीं

सहाबी-ए-रसूल हज़रत सौबान रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है कि हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने इरशाद फ़रमाया: किसी भी शख़्स के लिए तीन चीजें जायज़ व हलाल नहीं: जो किसी क़ौम की इमामत करे, तो ऐसा न करे कि ख़ास अपने लिए दुआ करे, उन्हें छोड़ दे, ऐसा किया तो उनकी ख़ियानत की, और बिना इजाज़त के किसी के घर के अंदर न झाँकें और अगर ऐसा किया तो उनकी ख़ियानत की, उन्हें धोखा देता है और पाखाना-पेशाब रोककर नमाज़ न पढ़े बल्कि हल्का हो ले, यानी: पहले पाखाना-पेशाब से फ़ारिग होले फिर नमाज़ पढ़े।

(अबु-दाऊद शरीफ़, हदीस नं: 90)

---

(1) سنن أبي داؤد، كتاب الطهارة، باب أيصلي الرجل وهو حاقن، حدیث نمبر: 90

دعاؤں میں یاد رکھنا، بھول نہ جانا

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَأَذِنَ لِي وَقَالَ: لَا تَنْسَنَا يَا أُخَيَّ مِنْ دُعَائِكَ'' فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي بِهَا الدُّنْيَا۔[1]

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

میں نے نبی کریم ﷺ سے عمرہ کے لیے جانے کی اجازت طلب کی، تو حضور نے مجھے اجازت دے دی اور فرمایا: اے میرے بھائی! ہمیں بھی اپنی دعا میں یاد رکھنا، ہمیں بھول نہ جانا!حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم ﷺ نے یہ ایسی بات فرمائی جس سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ اگر ساری دنیا اس کے بدلے میں مل جاتی تب بھی اتنی خوشی نہ ہوتی۔

دعاؤں میں یاد رکھنا، بھول نہ جانا
جیسے جملوں کی اصل رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔

شرح و بیان:۔عمرہ کی اجازت طلب کی: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام سے پہلے عمرہ کی نذر مانی تھی جو پوری نہ کرسکے تھے کہ مسلمان ہوگئے، پھر حضور انور ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو فرمایا نذر پوری کرو تب آپ عمرہ کے لیے حضور انور ﷺ کی اجازت سے روانہ ہوئے۔

حضور انور ﷺ نے جو حضرت عمر کو بھائی فرمایا یہ انتہائی کرمِ کریمانہ ہے، جیسے سلطان اپنی رعایا سے کہے میں تمھارا خادم ہوں، مگر کسی مسلمان کا حق نہیں کہ حضور انور ﷺ کو بھائی کہے، رب تعالیٰ فرماتاہے: ﴿لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾۔اسی لیے کبھی صحابہ کرام رضی اللہ

(1) سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب الدعاء، حديث نمبر:1498

عنہم اجمعین نے حضور انور ﷺ کو بھائی کہ کر نہ پکارا، روایتِ حدیث میں تمام صحابہ یہی کہتے تھے قال النبی ﷺ۔

دعا میں رکھنا:۔ یعنی مکہ معظمہ پہنچ کر ہر مقبول دعا میں اپنے ساتھ میرے لیے بھی دعا کرنا، معلوم ہوا کہ حاجی سے دعا کرانا اور وہاں پہنچ کر دعا کرنے کے لیے کہنا سنت ہے۔

صوفیاے کرام اس جملہ کے معنی یہ کرتے ہیں کہ اے عمر! ہر دعا میں ہم پر درود شریف پڑھنا ہمارے درود کو نہ بھولنا، تاکہ اس کی برکت سے تمھاری دعائیں قبول ہوں، حضور کے لیے اعلیٰ درجہ کی دعا آپ پر درود شریف پڑھنا ہے۔

کریم کے پیاروں کو دعائیں دینا درحقیقت اس سے مانگنے کی تدبیر ہے، ہمارا بھکاری ہمارے دروازہ پر آکر ہمارے جان و مال اور اولاد کو دعائیں دیتا ہے ہم سے بھیک پاتا ہے۔ہم بھی رب تعالیٰ کے محبوب کو دعائیں دیں رب تعالیٰ سے بھیک لیں۔ حضرت عمر کا یہ فرمان فخریہ نہیں بلکہ شکریہ کے طور پر ہے۔یعنی حضور ﷺ نے مجھے بھائی کے خطاب سے نوازا۔ معلوم ہوا کہ میں؛ دنیا وآخرت میں صحیح مؤمن ہوں، پھر مجھے حکم دعا کہ حضور کو دعائیں دوں۔ معلوم ہوا کہ میرا منہ حضور انور ﷺ کی دعا کے لائق ہے، پھر فرمایا: مجھے بھولنا نہیں۔ معلوم ہوا کہ میرا دل کاشانۂ یار بننے کے لائق ہے، یہ ایسی بشارتیں ہیں کہ تمام دنیا کی نعمتیں ان پر قربان ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ج،3)

दुआओं में याद रखना, भूल न जाना

हज़रत उमर फ़ारूक़ आज़म (रज़ियल्लाहु अन्हु) बयान करते है :मैंने हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) से उमरे पर जाने की इजाज़त मांगी तो हुज़ूर नबी-ए-करीम ने मुझे इजाज़त दे दी और फ़रमाया: हमें भी अपनी दुआ में याद

रखना, हमें भूल न जाना! हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने ऐसी बात कही कि जिस से मुझे इतनी खुशी हुई कि अगर सारी दुनिया इसके बदले में मिल जाती तब भी इतनी खुशी नहीं होती।

(अबु-दाऊद शरीफ़, हदीस नं: 1498)

روزہ کا بیان

سال بھر جنت کو آراستہ کیا جاتا ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ: إن الجنةَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضانَ من رأسِ الحَوْلِ إلى حَوْلٍ قابلٍ قال: فإذا كانَ أولُ يومٍ من رمضانَ؛ هَبَّتْ رِيحٌ تحتَ العرشِ من وَرَقِ الجنةِ على الحُورِ العِينِ، فيَقُلْنَ: يا رَبِّ! اجعل لنا من عبادِكَ أزواجًا تَقَرُّ بهم أَعْيُنُنا، وتَقَرُّ أعيُنُهم بنا۔[1]

حضرتِ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جنت ابتدائے سال سے سال آئندہ تک رمضان کے لیے آراستہ کی جاتی ہے، جب رمضان کا پہلا دن آتا ہے تو جنت کے پتّوں سے عرش کے نیچے ایک ہوا حور عین پر چلتی ہے، وہ کہتی ہیں: اے رب! تُو اپنے بندوں سے ہمارے لیے ان کو شوہر بنا، جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور اُن کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں۔

इस्तिक़्बाले-रमज़ान के लिए पूरा साल जन्नत को सजाया जाता है

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अब्दुल्लाह बिन उमर बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जन्नत साल के आगाज़ से अगले साल तक रमज़ान के लिए सजाई जाती है, जब रमज़ान का पहला दिन आता है तो जन्नत के पत्तों से अर्श के नीचे एक हवा हूरे-ईंन पर

(1) شعب الإيمان، حديث نمبر: 3633

चलती है, वो कहती हैं: ऐ रब! तू अपने बंदों में से हमारे लिये उन्हें शौहर बना, जिनसे हमारी आंखें ठंडी हों, और उनकी आंखें हमसे ठंडी हों।

(शुअबुल-ईमान, हदीस नं :3633)

دس لاکھ افراد کی جہنم سے آزادی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إذا كان أولُ ليلةٍ مِنْ شهرِ رمضانَ؛ نَظَرَ اللهُ إلى خلقِه، وإذا نَظَرَ اللهُ إلى عبدٍ؛ لم يُعَذِّبْه أبدًا، وللهِ في كُلِّ يومٍ ألفُ ألفِ عتيقٍ مِنَ النارِ، فإذا كانت ليلةُ تسعٍ وعشرينَ؛ أعتَقَ اللهُ فيها مثلَ جميعِ ما أعتَقَ في الشهرِ كُلِّه، فإذا كانت ليلةُ الفِطرِ؛ ارتَجَّتِ الملائكةُ، وتَجَلّى الجبارُ بنورِه مع أنه لا يَصِفُه الواصفونَ ؛ فيقولُ لِلملائكةِ وهم في عيدِهم مِنَ الغدِ : يا معشرَ الملائكةِ يوحِي إليهم! ما جزاءُ الأجيرِ إذا أَوفى عملَه؟ فتقولُ الملائكةُ: يُوَفّى أجرَه. فيقول اللهُ تعالى: أُشْهِدُكم أني قد غفرتُ لهم۔[1]

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے، اللہ عزوجل اپنی مخلوق کی طرف نظر فرماتا ہے اور جب اللہ عزوجل کسی بندہ کی طرف نظر فرمائے تو اُسے کبھی عذاب نہ دے گا اور ہر روز دس لاکھ کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور جب انتیسویں رات ہوتی ہے تو مہینے بھر میں جتنے آزاد کیے، اُن کے مجموعہ کے برابر اُس ایک رات میں آزاد کرتا ہے پھر جب عیدالفطر کی رات آتی ہے، ملائکہ خوشی کرتے ہیں اور اللہ عزوجل اپنے نور کی خاص تجلّی فرماتا ہے، فرشتوں سے فرماتا ہے: اے گروہ ملائکہ! اُس مزدور کا کیا بدلہ ہے، جس نے کام پورا کر لیا۔؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اُس کو

(1) کنز العمال، حدیث نمبر: 23702

پورا اجر دیا جائے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں تمھیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا۔

रमज़ान में हर दिन दस लाख लोगों को जहन्नम से आज़ाद किया जाता है।

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जब रमज़ान की पहली रात होती है, तो अल्लाह तआला अपनी मख़लूक़ की तरफ़ नज़रे रहमत फ़रमाता है, और जब अल्लाह तआला किसी बन्दे की तरफ़ नज़र फरमाए, तो उसे कभी अज़ाब नहीं देगा, और हर दिन दस लाख लोगों को जहन्नम से आज़ाद करता है। और जब उनतीसवीं रात होती है, तो महीने में जितने आज़ाद किये उनकी तादाद के बराबर उस एक रात में आज़ाद करता है, फिर जब ईद-उल-फितर की रात आती है। फरिश्ते खुशी मनाते हैं, और अल्लाह तआला अपने नूर की ख़ास तजल्ली फरमाता है और फरिश्तों से फ़रमाता है: ऐ फरिश्तों के गिरोह! उस मज़दूर का क्या इनाम है जिसने काम पूरा कर लिया? फ़रिश्ते कहते हैं: उसको पूरा अजर व सवाब दिया जाए, अल्लाह तआला फ़रमाता है: मैं तुम्हें गवाह बनाता हूँ, मैंने उन सबको बख़्श दिया।

(कन्जुल-उम्माल, हदीस नं: 23702)

چاند دیکھ کر روزے رکھو

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ: لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ۔[1]

حضرتِ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

چاند دیکھے بغیر رمضان کے روزے شروع نہ کرو اور چاند دیکھے بغیر ختم نہ کرو، اگر چاند تم پر پوشیدہ رہے تو تیس دن کی گنتی پوری کرو۔

चांद देखकर रमज़ान के रोज़े रखो

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: चांद देखे बग़ैर रमज़ान का रोज़ा रखना शुरू न करो और चांद देखे बग़ैर खत्म न करो, अगर चांद तुम पर पोशीदा (छिपा) रहे, तो तीस दिन की गिनती पूरी करो।

(सहीह-बुखारी शरीफ, हदीस नं :1906)

روزۂ رمضان اور تراویح کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔[2]

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

(1) صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب قول النبی ﷺ: إذا رأیتم الهلال فصوموا، حدیث نمبر: 1906

(2) صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب تطوع قیام رمضان من الإیمان، حدیث نمبر: 37–38

جس نے ایمان کی حالت میں اور ثواب کے لیے رمضان کے روزے رکھے اور نمازِ تراویح ادا کی تو اُس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

रमज़ान के रोज़े और तरावीह की नमाज़ की फज़ीलत

हज़रत अबु हुरैरा सहाबी-ए-रसूल बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जिसने ईमान की ह़ालत में और सवाब के लिए रमज़ान के रोज़े रखे और नमाज़े-तरावीह़ अदा की तो उसके पिछले गुनाह बख़्श दिए जाते हैं।

(सहीह-बुखा़री शरीफ, हदीस नं : 37–38)

سحری کرنا باعث برکت ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسَحَّرُوا؛ فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً۔ (1)

حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنت، حضور سیّد عالم، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سحری کرو! کیوں کہ سحری کرنے میں برکت (ہی برکت) ہے۔

सहरी करने बड़ी बरकत है

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अनस बिन मालिक बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: सहरी करो! क्योंकि सहरी करने में बड़ी बरकत है।

(सहीह-बुखा़री शरीफ, हदीस नं :1923)

برکتِ رمضان

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ ذَكَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ، فَفَضَّلَهُ

(1) صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب برکة السحور، حدیث نمبر: 1923

عَلَى الشُّهُورِ، وَقَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ، (وفی روایة) مَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا۔(1)

حضور نبی کریم ﷺ نے دوسروں مہینوں پر رمضان المبارک کی فضیلت وبرتری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

جس نے ایمان کی حالت میں اور ثواب کے لیے رمضان کے روزے رکھے اور نمازِ تراویح ادا کی تو وہ گناہوں سے اس طرح نکل جائے گا کہ جس طرح ابھی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

बरकते-रमज़ान

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जिसने ईमान की हालत में और सवाब हासिल करने के लिए रमज़ान मुबारक का रोज़ा रखा और नमाज़े-तरावीह अदा की तो वो अपने गुनाहों से इस तरह पाक हो जाता है जैसे वो आज ही अपनी मां के पेट से पैदा हुआ हो।

(नसाई शरीफ़, हदीस नं : 2208–9–10)

راہ خدا میں روزہ رکھنے کا اجر و ثواب

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ؛ إِلَّا بَاعَدَ اللَّهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔(2)

حضرتِ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ

(1) سنن النسائی، کتاب الصیام، حدیث نمبر: 2208–2209–2210

(2) الصحیح لمسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام فی سبیل اللہ لِمَن یطیقه، حدیث نمبر: 1153

نے ارشاد فرمایا:

جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اُس کے چہرے کو (جہنم کی) آگ سے ستّر سال کے فاصلے تک دور کر دے گا۔

राहे-खुदा में रोज़ा रखने का सवाब

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) फ़रमाते हैं: जिसने अल्लाह की राह में एक दिन का रोज़ा रखा, अल्लाह त'आला उसके चेहरे को जहन्नुम की आग से सत्तर साल के फासले तक दूर कर देगा।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ, हदीस नं :1153)

قیامت تک کے روزوں کا ثواب

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ صائمًا أَوْجَبَ اللّٰہُ لَہُ الصِّیامَ إِلیٰ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔[1]

حضور سیّد عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جس کا روزہ کی حالت میں انتقال ہوا اللہ تعالیٰ اُس کو قیامت تک کے روزوں کا ثواب عطا فرمائے گا۔

क़ियामत तक के रोज़ों का सवाब

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) इरशाद फ़रमाते हैं: जिसका रोज़े की हालत में इंतिक़ाल हुआ, अल्लाह तआला उसे क़ियामत तक के रोज़ों का सवाब अता फ़रमाएगा।

(फिरदौसुल अखबार, हदीस नं : 9567)

(1) فردوس الأخبار، حدیث نمبر:9567

ماہ رمضان میں روزہ دار کے گناہ بخش دیے جاتے ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شهرُ رمضانَ شهرُ أُمَّتِي، ترمَضُ فيه ذنوبُهُم، فإذا صامه عبدٌ مسلِمٌ، ولم يكذِبْ، ولم يغتَبْ، وفِطرُهُ طيِّبٌ؛ خرَجَ مِن ذنوبِهِ كما تَخرُجُ الحيَّةُ مِن سلخِها۔ (1)

حضرتِ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ماہِ رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔اس مہینے میں ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اگر کوئی مسلمان بندہ اس مہینے کے روزے رکھے اور جھوٹ نہ بولے اور (کسی کی) غیبت نہ کرے اور اس کی فطرت پاکیزہ ہو تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل آئے گا جس طرح سانپ اپنی کینچلی سے باہر نکل آتا ہے۔(یعنی: اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

माहे रमज़ान में रोज़ेदार के गुनाह बख़्श दिए जाते हैं

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: माहे रमज़ान मेरी उम्मत का महीना है, इस महीने में उनके गुनाह बख़्श दिए जाते हैं, और अगर कोई मुसलमान बंदा इस महीने में रोज़े रखे और झूठ न बोले और किसी की गी़बत न करे और उसकी फ़ितरत /नेचर शुद्ध पाकीज़ा हो तो वह अपने गुनाहों से ऐसे बाहर आ जाता है जैसे सांप अपनी कैंचली से बाहर निकल आता है। (यानी: उसके गुनाह बख़्श दिए जाते हैं। (मुस्नद उल फिरदौस, हदीस नं : 3274–3592)

(1) مسند الفردوس للدیلمی، حدیث نمبر: 3592–3274

نفل کا ثواب فرض کے برابر اور ایک فرض کا ثواب ستر فرض کے برابر

عَنْ سَلْمَانَ الفَارِسي رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: من تَقَرَّبَ فيه بخَصْلَةٍ من الخير، كان كَمَنْ أَدّى فريضةً فيما سواه، ومن أَدّى فريضةً فيه؛ كان كَمَنْ أَدّى سبعين فريضةً فيما سواه۔[1]

حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو ماہ رمضان میں نیکی کا کوئی کام کرے تو ایسا ہے جیسے اُس نے اور کسی مہینے میں فرض ادا کیا، اور جس نے فرض ادا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دنوں میں 70/فرض ادا کیے۔

रमज़ान में नफ़्ल फर्ज़ के बराबर और फर्ज़ 70 फर्ज़ के बराबर है

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जो भी रमजान के महीने में नफ़्ल नेकी करता है, तो ऐसा है जैसे उसने दूसरे महीने में फर्ज़ अदा किया हो, और जिसने फर्ज़ अदा किया, वह ऐसा है जैसे उसने दूसरे दिनों में 70 फ़र्ज़ अदा किए हों।

(मिश्कात शरीफ़, हदीस नं :1906)

واہ کیا شان ہے روزہ دار کی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نومُ الصائمِ عبادةٌ، وصَمْتُه تسبيحٌ، وعملُه مُضاعَفٌ (وفي روايةٍ) مُتَقَبَّلٌ ودعاؤُه مُستَجابٌ، وذنبُه مغفورٌ۔[2]

---

(1) مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1906

(2) شعب الإیمان، حدیث نمبر: 1437

حضرتِ عبد اللہ بن اَبِی اَوْفٰی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

روزے دار کا سونا عبادت ہے اور اس کی خاموشی تسبیح ہے، اس کا عمل رب کی بارگاہ میں مقبول ہوتا ہے۔اس کی دعا رب کی بارگاہ میں قبول کی جاتی ہے اور اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

वाह क्या शान है रोज़ेदार की

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: रोज़ेदार का सोना इबादत है और उसकी ख़ामोशी तस्बीह है, उसका अमल अल्लाह की बारगाह में मक़बूल होता हैं। उसकी दुआ रब तआला की बारगाह में क़बूल की जाती है और उसके गुनाह बख़्श दिए जाते हैं।

(शुअबुल-ईमान, हदीस नं : 1437)

روزہ افطار کروانے کا ثواب

عَنْ سَلْمَانَ الفارسي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: من فَطَّرَ فيه صائمًا؛ كان له مغفرةٌ لذنوبِهِ، وعِتْقُ رقبتِهِ من النارِ، وكان له مِثْلُ أجرِهِ من غيرِ أن يَنْتَقِصَ من أجرِهِ شيءٌ۔[1]

حضرتِ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو ماہ رمضان میں روزے دار کو افطار کرائے تو اُس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اُس کی گردن (جہنم کی) آگ سے آزاد کر دی جاتی ہے اور اُس افطار کروانے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسے روزہ دار کو ملتا ہے، روزے دار کے

(1) مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:1906

ثواب میں بنا کسی کمی کے۔

रोज़ा इफ्तार कराने का सवाब

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) फ़रमाते हैं: जो रमज़ान में रोज़ेदार को इफ्तार कराऐ तो उसके गुनाह बख़्श दिए जाते हैं, और उसकी गर्दन जहन्नम की आग से आज़ाद कर दी जाती है और रोज़ा इफ्तार कराने वाले को रोज़ेदार के बराबर सवाब मिलता है, रोज़ेदार के अज्र व सवाब में कोई कमी नहीं होती।

(मिश्कात शरीफ़, हदीस नं :1906)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دعوت

عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْأَمَةِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: «مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا أَطْعَمَهُ وَسَقَاهُ، كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ۔[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی روزہ دار کو افطاری کروائے، اسے کچھ کھلائے اور پلائے تو اسے اس روزہ دار کی مانند اجر ملتا ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، دَعَتْهُ امْرَأَةٌ لِيُفْطِرَ عِنْدَهَا فَفَعَلَ، وَقَالَ:إِنِّي أُخْبِرُكِ أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ يُفْطِرُ عِنْدَ أَهْلِ بَيْتٍ إِلَّا كَانَ لَهُمْ مِثْلُ أَجْرِهِ۔ فَقَالَتْ: وَدِدْتُ أَنَّكَ تَتَحَيَّنُ، أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ لِتُفْطِرَ عِنْدِي قَالَ: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَجْعَلَهُ لِأَهْلِ بَيْتِي۔[2]

---

(1) مصنف عبد الرزاق ج:4، ص:311، ت الأعظمي اردو ج.3، ص:316

(2) أيضا

یحیی بن ابو کثیر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک خاتون نے ان کی دعوت کی تا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کے ہاں افطاری کریں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا اور پھر ارشاد فرمایا: "میں تمہیں بتاتا ہوں کہ جو بھی شخص کسی گھرانے میں افطاری کرتا ہے تو ان گھر والوں کو اس شخص کی مانند اجر ملتا ہے۔" تو اس خاتون نے عرض کی: میری یہ خواہش ہے کہ آپ (روز) اس وقت تشریف لے آیا کریں اور میرے ہاں افطاری کیا کریں۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: "میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے گھر میں یہ کام کیا کروں" (تا کہ میرے گھر والوں کو بھی یہ اجر ملے)۔

بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ؛ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ۔[1]

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس روزہ دار نے بھول کر کھایا یا پیا، وہ اپنا روزہ مکمل کرلے کیوں کہ اُسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔

भूलकर खाने-पीने से रोज़ा नहीं टूटता

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जब कोई शख़्स रोज़े में भूलकर खा-पी ले तो वो अपना रोज़ा पूरा करे क्योंकि अल्लाह तआला ने उसे

(1) صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب الصائم إذا أكل أو شرب ناسيًا، حدیث نمبر:1933

खिलाया-पिलाया है।

(सहीह-बुख़ारी शरीफ, हदीस नं : 1933)

मसाइल

मसअला:- रोज़ा की हालत में नाक में दवा चढ़ाने से रोज़ा टूट जाता है।

मसअला:- रोजे की हालत में आंख में दवा डालने से रोज़ा नहीं टूटता।

मसअला:- रोजे की हालत में एहतिलाम हो जाने से रोज़ा नहीं टूटता।

मसअला:- थूक और बलगम जब तक मुंह में हों उनको निगलने से रोज़ा नहीं टूटता, अलबत्ता मुंह से बाहर मसलन हथेली पर थूक कर फिर मुंह में दोबारा डाला तो रोज़ा टूट जाएगा, और ऐसा आम तौर पर कोई नहीं करता।

मसअला:- दूध पिलाने वाली या हामला औरत को अगर रोज़ा रखने के सबब अपनी या बच्चे की जान को नुकसान पहुंचने या सख्त परेशानी में मुब्तिला हो जाने का सही अंदेशा हो तो रोज़ा न रखने की इजाज़त है, लेकिन बाद में उन रोज़ों की क़जा फर्ज़ है।

मसअला:- रोज़ा याद होने के बावजूद जानबूझ कर मुंह भर उल्टी की और उस उल्टी में खाना, पानी, कड़वा पानी, या खून आए तो रोज़ा टूट जाएगा, और बिला इख्तियार उल्टी हुई और वो मुंह भर है और उसमें से एक चने के बराबर लौटा दी तो भी रोज़ा टूट जाएगा।

फायदा:- जिस उल्टी को बगैर तकल्लुफ के न रोका जा सके उसे मुंह भर उल्टी कहते हैं।

मसअला:- रोज़ा की हालत में झूठ, गीबत, चुगली, बद निगाही, दाढ़ी मुंडाना, बिला इजाज़ते शरई किसी का दिल दुखाना और गाली देना अगर्चे ये हराम हैं मगर रोज़ा नहीं टूटेगा, हां मकरूह हो जाता है। और रोजे की नूरानियत चली जाती है।

मसअला:- रोजे की हालत में बवासीर या कब्ज़ के मरीज़ के लिए एनिमा से रोज़ा टूट जाएगा, क्योंकि एनिमा में मिकअद यानी पाखाने के मकाम में दवा चढ़ाई जाती है जो हुकना की नई सूरत है।

मसअला:- रोजे की हालत में दिल के मरीज़ का ज़ुबान के नीचे टिकिया रखना रोजे को तोड़ देगा क्योंकि आम तौर पर वोह गोली थूक में शामिल होकर हलक से नीचे उतर जाती है। बिल्फर्ज अगर गोली का असर हलक से नीचे न उतरे तो रोज़ा नहीं टूटेगा, मगर ऐसा बहुत मुश्किल है लिहाज़ा जहां तक हो सके इस से गुरेज किया जाए।

मस'अला :- रोजे की हालत में इन्हेलर का इस्तेमाल करने से रोज़ा टूट जाता है, क्योंकि इन्हेलर में दवाई के जररात होते हैं जिसके जरिए मरीज़ के फेफड़ों के अंदर वोह दवाई पहुंचाई जाती है। जिसकी वजह से वोह मरीज़ आसानी से सांस लेना शुरू कर देता है।

मस'अला :- रोजे की हालत में अगर जानबूझकर धुआं हलक तक

पहुंचाया तो रोज़ा फासिद हो गया, जबकि रोज़ा याद हो । और हुक्का पीने से भी रोज़ा टूट जाता है अगर रोज़ा याद हो। और हुक्का पीने वाले पर कफ्फारा भी लाज़िम होगा।

मस'अला:- अगरबत्ती सुलग रही थी किसी ने मुंह को करीब करके धुएं को नाक से खींचा तो रोज़ा जाता रहा।

मसअला:- इतर वगैरह लगाने से रोज़ा नहीं टूटता।

حالتِ سفر میں روزہ رکھنا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ حَمْزَةَ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَصُومُ فِي السَّفَرِ؟ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔[1]

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، کہتی ہیں: حضرتِ حمزہ بن عمرو اسلمی بہت روزے رکھا کرتے تھے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا، یا رَسُولَ اللہؐ! سفر میں روزہ رکھوں؟ ارشاد فرمایا: (تمھاری مرضی پر منحصر ہے) چاہو رکھو، چاہے نہ رکھو۔

सफ़र में रोजा़ रखना

हज़रत आयशा सिद्दीका़ बयान करती हैं: सहाबी-ए-रसूल हज़रत हमजा़ बिन अमर अस्लमी ने हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) से अर्ज़ किया, ऐ अल्लाह के रसूल! सफ़र में रोजा़ रख सकता हूँ? –और ये बहुत रोज़े रखते थे– हुज़ूर नबी-ए-करीम ने इरशाद फ़रमाया: (तुम्हे इख़्तियार

---

(1) سنن النسائی، کتاب الصیام، حدیث نمبر: 2306

है) चाहो रोज़ा रखो, चाहो न रखो।

(नसाई शरीफ़, हदीस नं :2306)

بد نصیب شخص

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ، ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ۔ (1)

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو (یعنی: ایسا شخص بڑا بد نصیب ہے) جس کی زندگی میں رمضان کا مہینہ آئے پھر اُس کی بخشش و مغفرت سے پہلے ہی یہ مہینہ گزر جائے۔

रमज़ान और बद-नसीब इंसान

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: उस शख़्स की नाक ख़ाक आलूद हो (यानी: ऐसा शख़्स बड़ा बद-नसीब है) जिसकी ज़िंदगी में रमज़ान का महीना आये फिर उसकी बख़्शिश व मग़फिरत से पहले ही यह महीना गुज़र जाए।

(तिरमिज़ी शरीफ, हदीस नं : 3545)

افطار میں جلدی کرنا مستحب ہے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(1) جامع الترمذی، أبواب الدعوات، حدیث نمبر: 3545

وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔[1]

حضرتِ سہل بن سعد رضِی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے خیر اور بھلائی پر رہیں گے۔

इफ्तार में ताजील मुस्तहब है

सहाबी-ए-रसूल हज़रत सहल बिन साद बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जब तक लोग रोज़ा खोलने में जल्दी करते रहेंगे, ख़ैर-भलाई पर रहेंगे।

(सहीह-बुख़ारी शरीफ, हदीस नं : 1957)

کھجور یا پانی سے افطار کرنا چاہیے

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ؛ فَإِنَّهُ طَهُورٌ۔[2]

حضرتِ عامر بن ضبی رضِی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور یا چھوہارے سے افطار کرے کہ وہ برکت ہے اور اگر نہ ملے تو پانی سے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔

---

(1) صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب تعجیل الإفطار، حدیث نمبر: 1957

(2) جامع الترمذی، أبواب الصوم، باب ما جاء ما یستحب علیه الإفطار، حدیث نمبر: 695

खजूर या पानी से रोज़ा इफ्तार करना चाहिए

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जब तुम में से कोई रोज़ा इफ्तार करे, तो खजूर या छुहारे से इफ्तार करे, क्योंकि वो बरकत है और अगर उसे वो न मिले, तो पानी से इफ्तार करे के पानी पाक करने वाला है।

(तिरमिज़ी शरीफ, हदीस नं :695)

روزہ جہنم سے بچنے کے لیے ڈھال ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الصِّيَامُ جُنَّةٌ، فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ، وَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ۔[1]

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنت، حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ جہنم سے بچنے کے لیے ڈھال ہے۔ اس لیے روزے دار کو چاہیے کہ نہ تو گندی باتیں کرے اور نہ ہی جہالت کی، اور اگر کوئی روزہ دار سے لڑائی۔ جھگڑا، گالی گلوچ کرے تو اُسے دو بار کہنا چاہیے کہ "میں روزے سے ہوں"۔

रोज़ा जहन्नम से बचने के लिए ढाल है

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: रोज़ा जहन्नम से बचने के लिए ढाल है। इसलिए रोज़ेदार को चाहिए के न तो गंदी बातें करे और न ही जहालत

(1) صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب فضل الصوم، حدیث نمبر:1894

की,और अगर कोई रोज़ेदार से लड़ाई–झगड़ा, गाली-गलौच करे तो उसे दो बार कहना चाहिए कि “मैं रोज़े से हूं”।

(सहीह-बुख़ारी शरीफ, हदी नं : 1894)

فضیلت رمضان

عَنْ سَلْمَانَ الفارسي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: من أَشْبَعَ صائمًا؛ سَقاهُ اللهُ من حَوْضِي شَرْبَةً لا يَظْمَأُ حتى يدخلَ الجنةَ؛ وهو شهرٌ أولُهُ رحمةٌ، وأوسطُه مغفرةٌ، وآخِرُهُ عِتْقٌ من النارِ، ومن خَفَّفَ عن مَمْلُوكِهِ فيه؛ غفر اللهُ له وأعتقه من النارِ۔[1]

حضرتِ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے روزے دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا، اُس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض سے جام پلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ اُس کا اوّل رحمت ہے اور اس کا اوسط مغفرت ہے اور اس کا آخر جہنم سے آزادی ہے۔جو اپنے غلام پر اس مہینے میں تخفیف کرے،(یعنی: کام میں کمی کرے) اللہ تعالیٰ اُسے بخش دے گا اور جہنم سے آزاد فرما دے گا۔

फज़ीलते रमज़ान

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जिसने रोज़ेदार को पेट भरकर खाना खिलाया, उसको अल्लाह तआला मेरे हौज़ से जाम पिलाएगा के वोह कभी प्यासा न होगा यहां तक के जन्नत में दाख़िल हो जाए। यह वोह महीना है के उसका पहला (अशरा) रहमत और उसका

(1) مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1906

दरमियानी (अशरा) मग़फिरत है और उसका आखिरी (अशरा) जहन्नम से आज़ादी का है। जो भी इस महीने में अपने गुलाम/नौकर पर काम में आसानी करेगा (यानी: काम कम लेगा), अल्लाह उसे बख़्श देगा और उसे जहन्नम से आज़ाद कर देगा।

(मिश्कात शरीफ़, हदीस नं : 1906)

سرمہ/ کاجل لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: اشْتَكَتْ عَيْنِي؛ أَفَأَكْتَحِلُ وَأَنَا صَائِمٌ ؟ قَالَ: نَعَمْ۔[1]

حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی، میری آنکھ میں مرض ہے، کیا روزہ کی حالت میں سرمہ لگاؤں؟ فرمایا: "ہاں۔" (لگا لو،اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا)۔

सुरमा/ काजल लगाने से रोज़ा नहीं टूटेगा

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अनस बिन मालिक बयान करते हैं: एक शख़्स ने हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) की बारगाह में हाज़िर होकर अर्ज़ किया, मेरी आंख में बीमारी / मर्ज़ है, क्या रोज़े की हालत में सुरमा लगा लूँ? हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: "हाँ", लगा लो, इससे रोज़ा नहीं टूटेगा।

(तिरमिज़ी शरीफ, हदीस नं : 726)

मसअला:- रोज़ा की हालत में आंखों में सुरमा लगा सकते हैं, इससे रोज़ा नहीं टूटेगा। अगरचे सुरमा का मज़ा

---

(1) جامع الترمذی.أبواب الصوم، باب ماجاء فی الکحل للصائم، حدیث نمبر:726

हलक में महसूस होता हो, बल्कि थूक में सुरमा का रंग भी दिखाई देता हो।

मसअला:- वजू करते वक्त पानी नाक में डाला और पानी दिमाग़ तक चढ़ गया या हलक के नीचे उतर गया और रोज़ा दार होना याद था तो रोज़ा टूट गया और क़जा लाज़िम है। और अगर उस वक्त रोजादार होना याद नहीं था तो रोज़ा न गया।

मसअला:- रोज़ा की हालत में हैज या निफास शुरू हो गया तो रोज़ा जाता रहा, पाकी के बाद उसकी क़ज़ा रखे, फर्ज़ था तो क़जा फर्ज़ है और नफल था तो क़जा वाजिब है।

روزہ دار کی دعا رد نہیں کی جاتی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: الْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَالصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ دُونَ الْغَمَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَتُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَيَقُولُ: بِعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ۔[1]

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تین شخصوں کی دُعا رد نہیں کی جاتی:

روزے دار کی؛ جس وقت افطار کرتا ہے۔ اور بادشاہ عادل اور مظلوم کی دُعا، اِس کو اللہ تعالیٰ ابر سے اوپر بلند کرتا ہے اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور رب عزوجل فرماتا ہے:

(1) سنن إبن ماجه، كتاب الصيام، باب في الصائم لا ترد دعوته، حديث نمبر: 1752

"مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! ضرور تیری مدد کروں گا، اگرچہ تھوڑے زمانہ بعد"۔

रोज़ेदार की दुआ रद नहीं की जाती

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: तीन शख़्सों की दुआ रद नहीं की जाती: रोज़ेदार की;जिस वक़्त इफ्तार करता है,अदल व इंसाफ़ करने वाले बादशाह की दुआ, और मज़लूम की दुआ, इसको अल्लाह तआला अबर/बादल से बुलंद करता है और उसके लिए आसमान के दरवाज़े खोले जाते हैं। और अल्लाह तआला फ़रमाता है: मुझे अपनी इज्ज़त व जलाल की क़सम! ज़रुर तेरी मदद करूंगा, अगरचे थोड़े ज़माने बाद।

(इब्ने माजा, हदीस नं : 1752)

زندگی بھر کے روزے بھی کافی نہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ، وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ، وَإِنْ صَامَهُ۔(1)

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزم جنت، حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

شرعی عذر و رخصت اور بغیر بیماری کے جس نے ماہ رمضان المبارک کا ایک بھی روزہ چھوڑا تو اس کی فضیلت پانے کے لیے پوری زندگی کے روزے بھی کافی نہیں ہوں گے۔

(1) جامع الترمذی، أبواب الصوم، باب ماجاء في الإفطار متعمدًا، حدیث نمبر: 723

पूरी ज़िंदगी के रोज़े भी काफ़ी नहीं होंगे

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: शरई रुख़्सत और बग़ैर किसी सही बीमारी के जिसने रमज़ान के महीने का एक भी रोजा़ छोड़ा, तो उसकी फजी़लत पाने के लिए पूरी ज़िंदगी के रोज़े भी काफ़ी नहीं होंगे।

(तिरमिजी़ शरीफ, हदीस नं :723)

اعتکاف کا اجر وثواب

عَنِ الحُسين بن علي بن أبي طالب قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اعتَكَفَ عشرًا في رمضانَ كانَ كحجّتينِ وعُمرتينِ۔[1]

حضرتِ حسین بن علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے رمضان المبارک میں (آخری) دس دن کا اعتکاف کیا، تو اس کا اجر و ثواب دو حج اور دو عمروں کے برابر ہے۔

रमज़ान में ईतिकाफ़ का सवाब

हज़रत हुसैन शहीदे-करबला बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जिस शख़्स ने रमज़ान में (आखि़री) दस दिन का ईतिकाफ़ किया तो उसका सवाब दो हज और दो उमरों के बराबर है।

(शुअबुल-ईमान, हदीस नं :3966)

شبِ قدر رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(1) شعب الإيمان، حدیث نمبر:3966

قَالَ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔[1]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ مصطفیٰ جانِ رحمت ،نوشۂ بزمِ جنت ،شمع بزمِ ہدایت ،حضورِ سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

شبِ قدر کو رمضان المبارک کے آخری دس طاق راتوں (یعنی:27،25،23،21 اور29 ویں شب) میں تلاش کرو۔یعنی شبِ قدر انہیں راتوں میں سے کوئی ایک رات ہے لہٰذا شبِ قدر میں عبادت کی کثرت کرو! کیوں کہ یہ شب؛ ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

शबे-क़द्र रमज़ान शरीफ़ की आख़िरी दस ताक़ रातों में तलाश करो।

हज़रत आयशा सिद्दीका़ बयान करती हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: शबे-क़द्र को रमज़ान शरीफ़ की आख़िरी दस ताक़ रातों में तलाश करो।(यानी:21, 23, 25, 27 और 29वीं रात) और इन रातों में ज़्यादा-से-ज़्यादा इबादत करो! क्योंकि शबे-क़द्र इन्हीं रातों में से एक रात है, और यह शबे-क़द्र हजा़र महीनों से बेहतर है।

(सहीह-बुखा़री शरीफ, हदीस नं : 2017)

شبِ قدر میں عبادت کا اجر وثواب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔[1]

(1) صحیح البخاری،کتاب فضل لیلۃ القدر،باب تحری لیلۃ القدر فی الوتر، حدیث نمبر:2017

حضرتِ ابو ہریرہ رضِی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جوشخص شبِ قدر میں ایمان کی حالت میں اور ثواب حاصل کرنے کے لیے شب بیداری کرے، اُس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

शबे-क़द्र में शब बेदारी का सवाब

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जो शख़्स शबे-क़द्र में ईमान की हालत में और सवाब हासिल करने के लिए "शब बेदारी" करे, उसके पिछले गुनाह बख़्श दिए जाते हैं।

(सहीह-बुखारी शरीफ, हदीस नं : 35)

نزولِ روح الامین

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إذا كان ليلةُ القدرِ؛ نزل جبريلُ – عليه السلامُ – في كَبْكَبَةٍ من الملائكةِ، يُصَلُّونَ على كلِّ عبدٍ قائمٍ أو قاعدٍ – يَذْكُرُ اللهَ – عز وجل۔ [2]

حضرتِ اَنس بن مالک رضِی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب شبِ قدر ہوتی ہے تو حضرتِ جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کے جھرمٹ میں نازل ہوتے ہیں، اور ہر اس بندے کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں جو کھڑا یا بیٹھا ہوا- اللہ تعالیٰ کے ذکر و عبادت میں مصروف و مشغول ہوتا ہے۔

---

(1) صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب قیام لیلۃ القدر من الإیمان، حدیث نمبر: 35

(2) شعب الإیمان، حدیث نمبر: 3717

शबे-क़द्र में जिब्राईल फ़रिश्तों के झुरमुट में नाज़िल होते हैं

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अनस बिन मालिक बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जब शबे-क़द्र होती है, तो जिब्राईल (अलैहिस्सलाम) फ़रिश्तों के झुरमुट में नाज़िल होते हैं और हर उस शख़्स के लिए रहमत की दुआ करते हैं जो खड़ा या बैठकर अल्लाह तआला के ज़िक्र और इबादत में मसरूफ व मशगूल होता है।

(शुअबुल-ईमान, हदीस नं : 3717)

رضائے الٰہی کے لیے روزہ رکھنے کا ثواب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعَّدَهُ اللّٰهُ مِنْ جَهَنَّمَ، كَبُعْدِ غُرَابٍ طَارَ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ هَرِمًا۔[1]

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ایک دن کا روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے اتنا دور کر دے گا جیسے کوّا کہ جب بچہ تھا، اس وقت سے اُڑتا رہا یہاں تک کہ بوڑھا ہو کر مرا۔

अल्लाह की खुशनूदी हासिल करने के लिए रोज़ा रखने का सवाब

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जिसने अल्लाह तआला की खुशनूदी के लिए एक दिन

---

(1) مسندِ احمد، مسند أبي هريرة، حديث نمبر: 10808

का रोज़ा रखा, तो अल्लाह तआला उसे जहन्नम से इतना दूर कर देगा जैसे कौआ के जब बच्चा था, उस वक़्त से उड़ता रहा यहाँ तक के बूढ़ा होकर मरा। (मुस्नद अहमद, हदीस नं : 10808)

کاش! پورا سال رمضان ہی ہو

عَنْ أَبِي مَسْعودٍالغفاري رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سمعتُ رسولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقولُ: لَوْ يعلمُ العبادُ ما في شهرِ رمضانَ لتمنّى العبادُ أن يكونَ شهرُ رمضانَ سنةً۔[1]

حضرتِ ابو مسعود غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو رمضان کی رحمتوں، برکتوں اور عظمتوں کا پتا ہوتا تو میری امت تمنا کرتی کہ (کاش!) پورا سال رمضان ہی ہو۔

काश! पूरा साल रमज़ान ही हो

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: अगर लोगों को रमज़ान शरीफ़ की रहमतों, बरकतों, और फजी़लतों का पता होता, तो मेरी उम्मत तमन्ना करती काश! पूरा साल रमज़ान ही हो।

(इब्ने खुज़ैमा, हदीस नं : 1886)

صدقۂ فطر کا بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ، مَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ، وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ

(1) مجمع الزوائد،3/144، ابن خزیمۃ، حدیث نمبر:1886

الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ۔[1]

حضرتِ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضور سیّد عالم ﷺ نے صدقۂ فطر روزے دار کو فحش اور بے ہودہ باتوں سے پاک کرنے اور مسکینوں کی خوراک کے لیے فرض قرار دیا۔لہٰذا جس نے اسے نماز عید سے پہلے ادا کر دیا تو، یہ مقبول زکوۃ ہے، اور جس نے نمازِ عید کے بعد ادا کیا تو وہ عام صدقات میں سے ایک صدقہ ہے۔

सदक़ा-ए-फ़ितर का बयान

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अब्दुल्ला बिन अब्बास बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने रोज़ेदार को अश्लील और बेहूदा बातों से पाक करने और ज़रूरत-मंदों की ख़ूराक के लिए सदक़ा-ए-फ़ित्र को फर्ज़ क़रार दिया। लिहाज़ा जिसने सदक़ा-ए-फ़ितर ईद की नमाज़ से पहले इसे अदा कर दिया तो वह एक मक़बूल ज़कात है, और जिसने ईद की नमाज़ के बाद नमाज़ सदक़ा-ए-फ़ितर अदा किया तो वो आम सदक़ात में से एक सदक़ा है।

(अबु-दाऊद शरीफ, हदीस नं :1609)

روزہ معلق رہتا ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صِيَامُ الرَّجُلِ مُعَلَّق بَيْنَ السَّمَاء والأرضِ حتى يُعْطى صَدَقَةَ الفِطر۔[1]

---

(1) سنن أبي داؤد، كتاب الزكاة، باب زكاة الفطر، حديث نمبر: 1609

حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مصطفٰی جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنت، حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
بندے کا روزہ زمین و آسمان کے درمیان معلق/ لٹکا ہوا رہتا ہے جب تک کہ صدقۂ فطر ادا نہ کیا جائے۔

रोज़ा ज़मीन और आसमान के बीच लटका हुआ रहता है

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अनस बिन मालिक बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जब तक सदक़ाए-फ़ित्र अदा न किया जाए तब तक बंदे का रोज़ा ज़मीन और आसमान के बीच लटका हुआ रहता है
(अल फिरदौस बि-मासूरिल- ख़िताब, 2/395)

چاندرات میں شب بیداری کیجیے

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:
مَنْ قَامَ لَيْلَتَيِ الْعِيدَيْنِ مُحْتَسِبًا لِلّٰهِ لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ۔ (2)

حضرتِ ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مصطفٰی جان رحمت، شمع بزم ہدایت، نوشۂ بزم جنت، حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جس شخص نے عیدین (یعنی: عید الفطر اور عید الاضحٰی) کی رات ثواب کے لیے قیام کیا، اُس کا دل اس دن نہیں مرے گا جس دن لوگوں کے دل مر جائیں گے۔

चाँद रात में शब बेदारी की फजी़लत

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू उमामा बाहिली बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद

---

(1) الفردوس بمأثور الخطاب۔395/2

(2) سنن إبن ماجه،كتاب الصيام، باب فيمن قام في ليلتي العيدين، حديث نمبر: 1782

फ़रमाया: जिसने ईद-उल-फितर (चाँद रात) और ईद-उल-अज़्हा की रात, सवाब के लिए क़ियाम किया, उसका दिल उस दिन नहीं मरेगा जिस दिन लोगों के दिल मर जाएंगे।

(इब्ने माजा, हदीस नं:1782)

چاندرات میں بندوں کی بخشش

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَال قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إذا كانت ليلةُ الفِطرِ؛ ارتَجَّتِ الملائكةُ، وتَجَلّى الجبارُ بنورِه مع أنه لا يَصِفُه الواصفونَ؛ فيقولُ لِلملائكةِ وهم في عيدِهم مِنَ الغدِ: يا معشرَ الملائكةِ يوحِي إليهم! ما جزاءُ الأجيرِ إذا أَوفى عملَه؟ فتقولُ الملائكةُ: يُوَفّى أجرَه. فيقول اللهُ تعالى: أُشهِدُكم أني قد غفرتُ لهم۔[1]

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ مصطفی جان رحمت، شمع بزم ہدایت، نوشۂ بزم جنت، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب عیدالفطر کی رات (یعنی: چاند رات) آتی ہے، ملائکہ خوشی کرتے ہیں اور اللہ عزوجل اپنے نور کی خاص تجلی فرماتا ہے، فرشتوں سے فرماتا ہے: اے گروہ ملائکہ! اُس مزدور کا کیا بدلہ ہے، جس نے کام پورا کر لیا۔؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اُس کو پورا اجر دیا جائے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں تمھیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا۔

चाँद रात में बंदों को बख़्श दिया जाता है।

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जब ईद-उल-फितर की रात (चाँद रात) आती है। फरिश्ते खुशी मनाते हैं, और अल्लाह तआला अपने नूर की ख़ास तजल्ली फरमाता है और फरिश्तों से फ़रमाता है: ऐ फरिश्तों के

(1) كنز العمال، حديث نمبر: 23702

गिरोह! उस मज़दूर का क्या इनाम है जिसने काम पूरा कर लिया? फ़रिश्ते कहते हैं: उसको पूरा अजर व सवाब दिया जाए, अल्लाह तआला फ़रमाता है: मैं तुम्हें गवाह बनाता हूँ, मैंने उन सबको बख़्श दिया।

(कन्जुल-उम्माल, हदीस नं : 23702)

شوال کے چھ روزے

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ، كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ۔[1]

حضرتِ اَبو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مصطفی جان رحمت، شمع بزم ہدایت، نوشۂ بزم جنت، حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ دن شوال میں رکھے تو ایسا ہے جیسے دہر کا روزہ رکھا۔

शव्वाल के छह रोज़े

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू अय्यूब अंसारी बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जिसने रमज़ान के रोज़े रखे और उसके बाद छः दिन शव्वाल में रोज़े रखे, तो यह ज़िंदगी भर रोज़े रखने जैसा है।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ, हदीस नं: 1164)

---

(1) الصحيح لمسلم، كتاب الصيام، باب إستحباب ستة أيام من شوال، حديث نمبر: 1164

شوال کے روزوں کی فضیلت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ رمضانَ وأتبعَهُ ستًّا من شوّالٍ خرَجَ مِنْ ذنوبِهِ كيومِ ولدتْهُ أمُّه۔ (1)

حضرتِ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اُس کے بعد چھ دن شوال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا، جیسے آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

शव्वाल के रोज़ों की फज़ीलत

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अब्दुल्लाह बिन उमर बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया:जिसने रमज़ान के रोज़े रखे फिर उसके बाद छह दिन शव्वाल में रखे तो गुनाहों से ऐसे पाक हो गया जैसे आज अपनी मां के पेट से पैदा हुआ हो।

(मु'अजम-अउसत, हदीस नं: 8622)

ذی الحجہ کے روزوں کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ، يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ، وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔ (2)

---

(1) المعجم الأوسط، حدیث نمبر:8622

(2) جامع الترمذی،أبواب الصوم،باب ماجاء فی العمل فی أیام العشر، حدیث نمبر: 758

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کسی بھی دن بندے کا عبادت کرنا اللہ تعالیٰ کو اتنا زیادہ محبوب و پیارا نہیں، جتنا ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں میں محبوب وپسندیدہ ہے، اور اس عشرے کے ہر دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہے، اور اس کی ہر رات کا قیام شب قدر کے قیام کے برابر ہے۔

ज़िल-हिज्जा के पहले दशक के हर दिन का रोज़ा साल भर के रोज़ों के बराबर है

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा बयान (रज़ियल्लाहु अन्हु) से रिवायत है: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: किसी भी दिन बन्दे का इबादत करना अल्लाह तआला को इतना ज़्यादा महबूब व प्यारा नहीं जितना ज़िल-हिज्जा के पहले दस दिनों में महबूब व पसंदीदा है, और इस अशरे (दशक) के हर दिन का रोज़ा साल भर के रोज़ों के बराबर है, और इसकी हर रात का क़ियाम शबे-क़द्र के क़ियाम बराबर है।

(तिरमिज़ी शरीफ, हदीस नं: 758)

یومِ عرفہ کا روزہ اور فضیلت

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ، وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ۔ (1)

---

(1) الصحيح لمسلم، كتاب الصيام، باب إستحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر، حدیث نمبر: 1162

حضرتِ ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات پر پختہ یقین ہے کہ یوم عرفہ(9/ذی الحجہ) کا روزہ گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

شرح و بیان:— ذی الحجہ کا مہینہ انتہائی مبارک و با عظمت مہینہ ہے، بالخصوص ابتدا کے دس دن، کہ ان دس دنوں میں سے ہر دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہے، اس کی ہر رات کا قیام شبِ قدر کے قیام کے برابر ہے، یوم عرفہ یعنی 9/ذی الحجہ کا روزہ رکھنے سے دو سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ان راتوں میں عبادت کا اجر و ثواب بھی بڑھا دیا جاتاہے۔عرفہ کے دن روزہ رکھنا مستحب ہے، البتہ کم از کم دو روزے رکھنے چاہیے، اگر آپ روزہ رکھیں تو آپ کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور آئندہ سال کے بھی گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ سے یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ، وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ“[1] یہ گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللَّهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَإِنَّهُ لَيَدْنُو، ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ، فَيَقُولُ: مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ؟“[2]

کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے بڑھ کر بندوں کو جہنم کی آگ سے آزاد فرماتا ہو، وہ (اپنے بندوں کے) قریب ہوتا ہے۔اور فرشتوں کے سامنے ان لوگوں کی بنا پر فخر فرماتا ہے اور فرماتا ہے: یہ لوگ کیا چاہتے ہیں“؟

---

(1) صحیح مسلم ،حدیث نمبر: 1162

(2) صحیح مسلم ،حدیث نمبر: 1348

قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ابْنَ أَخِي، إِنَّ هَذَا يَوْمٌ مَنْ مَلَكَ فِيهِ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَلِسَانَهُ غُفِرَ لَهُ۔ (1)

جو شخص اس (یعنی: عرفہ کے) دن اپنے کانوں، آنکھوں اور زبان کو گناہوں سے قابو میں رکھتا ہے اسے بخش دیا جاتا ہے۔ اس دن روزہ رکھنا اللہ کی خوشنودی اور گناہوں کی معافی کا ذریعہ بنتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں اس بابرکت دن کو طاعات وعبادات، وظائف و اَوراد، ذکر و دعا اور روزے کے ذریعے قیمتی بناتے ہوئے اپنی رحمت کا طلبگار بننے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

अरफा का रोज़ा

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू क़तादा (रज़ियल्लाहु अन्हु) से रिवायत है: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: मुझे अल्लाह तआला की ज़ात पर पुख्ता यकीन है कि अरफा (यानी:9/ज़िल-हिज्जा) का रोज़ा पिछले और अगले साल के गुनाहों के लिए कफ्फारा बन जाता है। यानी:अरफा (यानी:9/ज़िल-हिज्जा) का रोज़ा रखने से पिछले और अगले साल के गुनाह बख़्श दिए जाते हैं।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ़, हदीस नं: 1162)

محرم الحرام کے روزے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ ؛ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ ؛ صَلَاةُ اللَّيْلِ۔ (2)

حضرتِ اَبوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(1) مسندِ أحمد، حديث نمبر: 3041

(2) الصحيح لمسلم، كتاب الصيام، باب فضل صوم المحرم، حديث نمبر: 1163

رمضان کے مہینے کے بعد سب سے افضل روزے؛ اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کے روزے ہیں، اور فرض کے بعد سب سے افضل نماز؛ رات (تہجد) کی نماز ہے۔

मुहर्रम के महीने के रोज़े

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा बयान रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: रमज़ान के महीने के बाद सबसे अफज़ल रोज़े अल्लाह तआला के महीने मुहर्रम के रोज़े हैं, और फर्ज़ नमाज़ के बाद सबसे अफज़ल नमाज़ रात (तहज्जुद) की नमाज़ है।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ़, हदीस नं : 1163)

محرم الحرام کے روزوں کی فضیلت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''مَنْ صَامَ يَوْمًا مِنَ المحرَّمِ فلَهُ بِكُلِّ يومٍ ثلاثونَ يومًا''[1]

حضرتِ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص محرم الحرام میں ایک دن کا روزہ رکھے گا، اسے ہر روزہ کے بدلے میں تیس روزوں کا ثواب ملے گا۔

मोहर्रम के रोज़ों की फ़ज़ीलत

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अब्दुल्लाह बिन अब्बास बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जो शख़्स मुहर्रम में एक दिन का रोज़ा रखेगा,

(1) الترغیب والترھیب، والمعجم الصغیر، واللفظ له، حدیث نمبر: 963

उसे हर रोज़े के बदले तीस रोज़ों का सवाब मिलेगा।

(मु'अजम-सग़ीर, हदीस नं: 963)

یومِ عاشورا کا روزہ

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ۔ (1)

حضرتِ ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات پر پختہ یقین ہے کہ یوم عاشورا (10/محرم الحرام) کا روزہ گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

आशूरा (यानी:10/मुहर्रमुल-हराम) का रोज़ा

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू क़तादा (रज़ियल्लाहु अन्हु) से रिवायत है: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: मुझे अल्लाह तआला की ज़ात पर पुख्ता यकीन है कि आशूरा (यानी:10/मुहर्रमुल-हराम) का रोज़ा पहले एक साल के गुनाहों के लिए कफ्फारा बन जाता है। मतलब यह है कि आशूरा (यानी:10/मुहर्रमुल-हराम) का रोज़ा रखने से पिछले साल के गुनाह बख़्श दिए जाते हैं।

(तिरमिज़ी शरीफ़, हदीस नं: 752)

شبِ براءت بخشش کی رات ہے

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ لَيَطَّلِعُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ

(1) جامع الترمذی، أبواب الصوم، باب الحث علی صوم یوم عاشوراء، حدیث نمبر: 752

خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ۔[1]

حضرتِ اَبو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ شعبان کی درمیانی شب (شبِ براءت)میں خاص توجہ وتجلّی فرماتا ہے، اور مشرک اور چغل خور/کینہ پرور کے علاوہ (مغفرت کے طلب گار) اپنے تمام بندوں کی بخشش و مغفرت فرما دیتا ہے۔

शबे-बरा'अत बख़्शिश व मग़फिरत की रात है

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: बेशक अल्लाह तआला शाबान की दरमियानी रात (शबे-बरा'अत)में ख़ास तजल्ली/तवज्जो फ़रमाता है और मुशरिक और कीना-परवर/चुग़लख़ौर के सिवा अपने सभी बन्दों को बख्श देता है।

(इब्ने माजा, हदीस नं : 1390)

(1) سنن ابن ماجه، کتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ماجاء فی ليلة النصف من شعبان، حدیث نمبر: 1390

صدقہ کا بیان

اللہ تعالی سے تعلقات قائم کیجیے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ!... صِلُوا الَّذِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهُ، وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ؛ تُرْزَقُوا وَتُنْصَرُوا وَتُجْبَرُوا۔[1]

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! بکثرت ذکر خدا اور زیادہ سے زیادہ اعلانیہ اور پوشیدہ طور پر صدقہ کرکے اپنے اور اپنے رب کے درمیان گہرے تعلقات پیدا کرو، (کیوں کہ) تمہیں رزق دیا جائے گا، تمھاری مدد بھی کی جائے گی اور تمھارے نقصان کی تلافی بھی کی جائے گی۔

सदक़ा करके अपने और अपने ख़ुदा के बीच गहरे ता'ल्लुक़ात क़ायम कीजिये

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फ़रमाया: ऐ लोगो! ज़िक्रे-खुदा करके और ज़्यादा-से-ज़्यादा, खुलकर और गुप्त रूप से सदक़ा करके अपने और अपने ख़ुदा के बीच गहरे ता'ल्लुक़ क़ायम करो, तुम्हें रिज़्क़ दिया जाएगा, तुम्हारी मदद भी की जाएगी और तुम्हारे नुक़सान की भरपाई भी की जाएगी।

(इब्ने माजा, हदीस नं: 1081)

بہترین صدقہ

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(1) سنن إبن ماجه،كتاب إقامة الصلاه السنة فيها،باب فى فرض الجمعة، حدیث نمبر: 1081

قَالَ: الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ۔[1]

حضرتِ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، اور پہلے صدقہ اس کو دو جس کی تم پرورش کر رہے ہو۔(یعنی: جو تمھارے اہل و عیال اور عزیز واقارب ہیں۔) بہترین صدقہ وہ ہے جسے دے کر آدمی مالدار رہے، اور جو کوئی سوال سے بچنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اُسے محفوظ رکھتا ہے، اور جو دوسرے کے (مال و دولت) سے بے نیاز رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اُسے بے نیاز (ہی) بنا دیتا ہے۔

बेहतरीन सदक़ा

सहाबी-ए-रसूल हज़रत ह़कीम बिन ह़िज़ाम बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: ऊपर वाला हाथ नीचे वाले हाथ से बेहतर है, और पहले सदक़ा उसे दो जिसकी तुम परवरिश कर रहे हो। (यानी: जो तुम्हारे अहले-ख़ाना, और अज़ीज़ो व अक़ारिब हैं। सबसे अच्छा सदक़ा वह है जिसे देकर आदमी मालदार व अमीर रहे, और जो कोई (लोगों के सामने) सवाल से बचना चाहेगा, अल्लाह तआला उसे महफ़ूज़ रखता है, और जो दूसरे के (माल व दौलत) से बे-नियाज़ रहता है, अल्लाह तआला उसे बे-नियाज़ ही बना देता है।

(सहीह-बुख़ारी शरीफ, हदीस नं: 1427)

(1) صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب لا صدقۃ إلا عن ظھر غنًی، حدیث نمبر: 1427

انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ سُلَامَى عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، كُلَّ يَوْمٍ يُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ يُحَامِلُهُ عَلَيْهَا، أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَدَلُّ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ۔ (1)

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

روزانہ انسان کے ہر ایک جوڑ پر صدقہ لازم ہے اور اگر کوئی شخص کسی کی سواری میں مدد کرے کہ اس کو سہارا دے کر اس کی سواری پر سوار کرا دے یا اس کا سامان اس پر اٹھا کر رکھ دے تو یہ بھی صدقہ ہے۔ زبان سے اچھا اور پاکیزہ لفظ نکالنا صدقہ ہے۔ ہر قدم جو نماز کے لیے اٹھتا ہے وہ صدقہ ہے۔ کسی مسافر کو راستہ دکھانا صدقہ ہے۔

شرح و بیان:— ماشاء اللہ، سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر کبیراً۔ اس حدیث مبارک میں حضور سیّد عالم ﷺ نے مالی صدقات کے علاوہ بھی کچھ اعمال کو صدقہ ارشاد فرمایا ہے جن پر صدقے کے ثواب کی بشارت عطا فرمائی ہے۔ ان میں سے چار اعمال کا ذکر فرمایا ہے: کسی ضعیف و ناتواں سوار کو سواری پر بٹھانا یا اس کا سامان سواری، موٹر سائیکل، آٹو رکشا، بس، ٹرین، پلین وغیرہ پر لاد دینا صدقہ ہے، زبان سے اچھی، وخوش گوار بات نکالنا صدقہ ہے، میٹھے بول بولنا صدقہ ہے، کہتے ہیں کہ میٹھے بول دلوں کی بندش ہوتے ہیں۔ نماز کے لیے اٹھنے والا ہر قدم صدقہ

(1) صحيح البخاري، كتاب الجهاد والسير، باب فضل من حمل متاع صاحبه في السفر، حديث نمبر: 2891

ہے، اور مسافر و راہ گیر کو راستہ دکھانا صدقہ ہے۔

रोज़ाना इंसान के हर जोड़ पर सदक़ा लाज़िम है

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है कि हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने इरशाद फ़रमाया: रोज़ाना इंसान के हर जोड़ पर सदक़ा वाजिब व लाज़िम है, और अगर कोई शख़्स किसी की सवारी में मदद करे के उसे सहारा देकर उसकी सवारी पर सवार करा दे तो यह भी सदक़ा है, ज़बान से अच्छा और पाकीज़ा लफ्ज़ निकालना सदक़ा है, हर क़दम जो नमाज़ के लिए उठता है वह सदक़ा है, और किसी मुसाफ़िर को रास्ता दिखाना सदक़ा है।

(सहीह-बुख़ारी शरीफ़, हदीस नं : 2891)

پرندوں کے لیے دانے پانی کا انتظام

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُومِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلَى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ قَالَ: كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ، فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا، فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ، فَغُفِرَ لَهَا بِذَٰلِكَ۔[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک فاحشہ عورت صرف اس وجہ سے بخشی گئی کہ وہ ایک کتے کے قریب سے گزر رہی تھی، جو ایک کنویں کے قریب کھڑا پیاسا ہانپ رہا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ پیاس کی شدت سے ابھی مر جائے گا۔ اس عورت نے اپنا موزہ نکالا

(1) صحیح البخاری، کتاب بدأ الخلق، باب إذا وقع الذباب، حدیث نمبر: 3321

اور اس میں اپنا دوپٹہ باندھ کر پانی نکالا اور اس کتے کو پلا دیا، تو اس کی بخشش اسی (نیکی) کی وجہ سے ہو گئی۔

شرح و بیان :— یہ اللہ تعالیٰ کی شانِ رحیمی و کریمی ہے کہ بڑے بڑے گناہوں کو بھی معمولی سے کارِ خیر کی بنا پر معاف فرما دیتا ہے بشرطیکہ وہ کام خلوص سے کیا گیا ہو۔ چنانچہ اس بدکار عورت کو اس کے خلوصِ عمل کی بنا پر معاف کردیا گیا۔ موسمِ گرما ہے، اس گرمی میں جانوروں اور پرندوں کے لیے پانی کا انتظام کریں۔ ہوسکے تو اپنے گھر کی چھت یا دیوار یا کسی مناسب جگہ کچھ برتنوں میں پانی بھر کر رکھ دیں۔ آج کل موسم بے حد گرم ہے، ٹمپریچر ہائی ہے، پانی جلد ہی گرم ہوجائے گا اس لیے دن میں کم از کم دو بار پانی ضرور تبدیل کریں اور اس کی صفائی ستھرائی کا بھی خاص خیال رکھیں تاکہ پرندے اس گرم موسم میں با آسانی اپنی پیاس بجھا سکیں۔ اور اگر ممکن ہو تو کچھ دانے بھی بکھیر دیں۔ یقیناً آپ کا یہ چھوٹا سا عمل؛ بے زبان جانداروں کی زندگی بچانے کا ذریعہ ہوگا اور آپ کے نامۂ اعمال میں نیکیوں کے اضافے اور جنت میں داخلے کا باعث بھی ہوگا۔ اللہ پاک ہمیں نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا ربَّ العالمین۔

गर्मी में जानवरों के लिए दाने-पानी का इंतज़ाम करें

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबु हुरैरा बयान करते हैं एक फाहिशा (बदकार औरत) को केवल इसलिए बख्श दिया गया क्योंकि वह एक कुत्ते के पास से गुज़र रही थी, जो एक कुऐं के पास खड़ा था, प्यासा हांफ रहा था। ऐसा मालूम होता था कि वह प्यास की शिद्दत से अभी मर जाएगा। उस औरत ने अपना मोज़ा निकाला और उसमें अपना दुपट्टा बांधकर, (कुंआ से) पानी निकाला और उस कुत्ते को पिला दिया, इसलिए उस (औरत) की

बख़्शिश इसी (नेकी) की वजह से हो गई।

(सहीह-बुख़ारी शरीफ, हदीस नं: 3321)

امانت دار مسلمان خزانچی

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْفِذُ'' وَرُبَّمَا قَالَ: يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبٌ بِهِ نَفْسُهُ، فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ۔ (1)

صحابیِ رسول حضرتِ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وہ امانتدار مسلمان خزانچی جسے کسی کو کچھ دینے کا حکم دیا گیا اور وہ پورا پورا خوش دلی سے اُسے دیتا ہے تو وہ صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

شرح و بیان:— واضح رہے کہ خزانچی کے لیے حصولِ ثواب کی چھ شرطیں ہیں! مذکورہ حدیث پاک ایسے شخص کے صدقہ کرنے کے بارے میں ہے جو کسی کے مال کا امین ہو اور اُس کا مالک اُسے صدقہ کرنے کا حکم دے۔اِس حدیث میں حصولِ ثواب کی چھ شرائط کو بیان فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ علامہ بدر الدین عینی لکھتے ہیں:

(۱) وہ خزانچی ہو، کیونکہ خزانچی کے علاوہ کسی اور کے لیے(مالک کے مال میں سے) صدقہ کرنا جائز نہیں۔

(۲) وہ مسلمان ہو یعنی کافر کے لیے یہ ثواب نہیں کیونکہ وہ نیت کا اہل نہیں۔

(۳) وہ امانت دار ہو، خائن (خیانت کرنے والا) نہ ہو۔

(۴) وہ نافذ کرنے والا ہو، یعنی صدقہ کرنے کا جو حکم اُسے ملا ہے وہ اُسے نافذ کرنے

(1) صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب أجر الخادم، حدیث نمبر: 1438

والا ہو۔

(۵) اُس کا دل اُس صدقہ کرنے سے خوش بھی ہو یعنی خوش دلی کے ساتھ صدقہ کرے تاکہ اس کی نیت قائم رہے ورنہ اجر مفقود ہوجائے گا۔

(۶) جس کو صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے اسی کو دے اس کے علاوہ کسی اور کو دیا تو یہ مالک کی مخالفت ہوگی اور یہ خیانت ہو جائے گی۔ یہ تمام قیودات اس ثواب کو پانے کے لیے شرط ہیں۔

کسی دوسرے کے مال سے صدقہ کرنے کا حکم

امام نووی مذکورہ حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں:

خازِن اور غلام کو مالک کے مال سے صدقہ کرنے کے لیے اپنے مالک کی اجازت اور بیوی کو شوہر کے مال سے صدقہ کرنے کے لیے اپنے شوہر کی اجازت ضروری ہے، بلا اجازت صدقہ کرنے سے تینوں کو ثواب نہیں ملے گا، بلکہ غیر کے مال میں بِلا اجازت تصرف کرنے کی وجہ سے گناہ ملے گا۔ پھر اجازت دو طرح کی ہے کہ مالک صراحتًا اجازت دے دے۔ یا عُرفاً وعادَتاً اجازت ہو۔ جیسے کہ سائل کو روٹی کا ٹکڑا وغیرہ دینا اور ایسی چیز دینا جس کا عُرف وعادت میں بغیر اجازت دینے کا رَواج ہو۔

کفار کو اپنا مشیر بنانے کی ممانعت

مفتی احمد یار خان نعیمی فرماتے ہیں:

بادشاہوں، امیروں کے ہاں خزانچی بھی ملازم ہوتے ہیں، جن کے پاس مالک کا روپیہ جمع رہتا ہے، جس کا وہ لین-دین کرتے ہیں اور حساب رکھتے ہیں۔ خزانچی مسلمان بھی ہوتے ہیں اور کافر بھی۔ اگلا اجر صرف مسلمان خزانچی کے لیے ہے، کیونکہ کافر کسی نیکی کے ثواب کا مستحق نہیں۔ ثواب قبولیت پر ملتا ہے اور قبولیت کی شرط اسلام ہے۔ اس حدیث میں اس طرف اشارہ ہے کہ مسلمان کو چاہیے کہ حتی الامکان خزانچی مسلمان رکھے اور بڑے بڑے عہدوں

پر مسلمان کو لگائے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ﴾[1]

یعنی اے ایمان والوں کفار کو اپنا مشیر نہ بناؤ۔

اگر مسلمان امین خزانچی میں صدقہ دیتے وقت چار صفتیں جمع ہو جائیں تو مالک کی طرح اسے بھی صدقہ کا ثواب ملے گا: مالک کے حکم سے صدقہ دے، پورا پورا صدقہ دے، حکم سے کم نہ دے، خوش دلی سے دے جل- بھُن کر نہ دے۔ جیسا کہ بعض خازنوں کی عادت ہوتی ہے کہ مالک خیرات کرے جان اُن کی جلے۔ جہاں صدقہ دینے کو کہا گیا ہے وہاں ہی دے، مصرف نہ بدلے۔ مسجد میں دینے کو کہا ہے تو مسجد میں دے، خانقاہ پر خرچ کرنے کو کہا ہے تو وہاں ہی خرچ کرے۔

یہ بھی واضح رہے کہ صدقہ کے خزانچی یعنی: کسی دوسرے شخص کے مال کو اس کی طرف سے صدقہ کرنے والے کو بھی صدقہ کرنے والے مالک کی مثل ثواب ملتا ہے، جبکہ مالک کے حکم سے صدقہ دے، پورا- پورا صدقہ دے، حکم سے کم نہ دے، خوش دلی سے دے، جَل- بھُن کر نہ دے۔ غلام اور خزانچی اپنے مالک کی اِجازت اور بیوی اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر صدقہ نہیں کر سکتی، بلا اِجازت صدقہ کرنے سے تینوں گنہگار ہوں گے۔ اپنے مالی معاملات میں پڑھے لکھے سمجھدار اور اَہل مسلمان شخص کو ذمہ دار بنانا چاہیے، اِسی طرح دیگر عُہدوں میں بھی کفار و مشرکین کے مقابلے میں مسلمانوں کو ہی ترجیح دینی چاہیے کہ اُن کے لیے اجر و ثواب کی اُمید ہے کفار کے لیے نہیں کہ ثواب کے لیے اِیمان کی شرط لازم ہے۔[2]

अमानत दार मुसलमान खज़ांची

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू मूसा अश'अरी से रिवायत है: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद

(1) آل عمران: 118

(2) فیضانِ ریاض الصالحین، جلد: 3، حدیث نمبر: 180

फ़रमाया: वो अमानत दार मुसलमान खज़ांची जिसे किसी को कुछ देने का हुक्म दिया गया, और वह उसे पूरा-पूरा खुश दिली से दे देता है तो वह सदक़ा देने वालों में से एक है।

(सहीह-बुख़ारी शरीफ, हदीस नं:1438)

تین جگہوں پر خرچ کرنا افضل ہے

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ؛ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ. وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ. وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔[1]

حضرتِ ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بندہ جو دینار/روپیہ پیسہ خرچ کرتا ہے اُن میں افضل وہ ہے جسے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے اور وہ جسے اپنے راہِ خدا کے جانور پر خرچ کرے اور وہ جسے اپنے راہِ خدا کے ساتھیوں پر خرچ کرے۔

شرح وبیان:— حدیثِ مذکور میں تین جگہ پر اپنا مال خرچ کرنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے:

(۱) اپنے اہل وعیال پر۔
(۲) اپنے راہِ خدا کے جانور پر۔
(۳) اپنے اُن ساتھیوں پر جو راہِ خدا کے مسافر ہوں۔

یقیناً یہ تینوں جگہیں ایسی ہیں کہ جہاں حلال مال خرچ کرنے سے دِین و دُنیا

(1) الصحيح لمسلم، كتاب الزكاة، باب فضل النفقة على العيال والمملوك، حدیث نمبر: 994

کی بھلائیاں نصیب ہو تی ہیں۔اِن تین اَعمال میں خرچ کرنا موجبِ رَحمت وثواب ہے۔ اہل وعیال پر خرچ کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ یہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے امانت ہیں اور امانت کی دیکھ بھال کرنا اوراسے ضائع ہونے سے بچانا ضروری ہے۔لہٰذا اپنے اہل وعیا ل کی حفاظت کرنا اور انہیں نقصان و مصیبت سے بچانا ہم پر لازم ہے بلکہ اہل وعیال پر خرچ کرنے سے صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔ چنانچہ ایک بار حضورنبی رحمت نے حضرتِ سیّدنا سعد بن ابی وقاص سے ارشادفرمایا: جو بھی مال تو رِضائے الٰہی کے لیے خرچ کَرے گا ، اُس پر تجھے اَجر دیا جائے گا حتّٰی کہ جو لقمہ تو اپنی بیوی کو کھلائے گااُس پر بھی تجھے اَجر دیا جائے گا۔

واضح رہے کہ (۱) اہل و عیال، راہِ خدا کے دوست اور راہِ خدا کے جانور، مال خرچ کرنے کے بہترین مصارف ہیں۔(۲) اہل وعیال اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کے پاس امانت ہیں، اُن کی حفاظت بندے پر لازم ہے۔ (۳) حکیم مطلق یعنی اللہ تعالیٰ کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں، اُس کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے۔(۴) صدقہ خیرات کی ترغیب دلانا ہمارے پیارے آقا ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔ (۵) جو مال بھی رضائے الٰہی کے لیے خرچ کیا جائے اُس پر اجر دیا جاتا ہے۔(۶) کسب حلال میں مشقت پر بھی اِس طرح اجر دیا جاتا ہے کہ اِس کے سبب گناہ مٹادیے جاتے ہیں۔ (۷) گھروالوں پر رحم کرنےاور اُن کے دل میں خوشی داخل کرنے پر بھی اجر دیا جاتا ہے۔اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی رضا کے لیے حلال روزی کمانے اور اُسے نیک وجائز اُمور میں خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

तीन जगहों पर खर्च करना अफज़ल है

सहाबी-ए-रसूल हज़रत सूबान (रज़ियल्लाहु अन्हु) से रिवायत है: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) इरशाद फ़रमाते हैं: बंदा जो दीनार खर्च करता है, उनमें अफ़ज़ल

(सबसे बेहतर) वह है जिसे वह अपने परिवार पर खर्च करे, और वह जो अपने राहे-खुदा के जानवर पर खर्च करे, और वह जिसे अपने राहे-खुदा के साथियों पर खर्च करे।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ़, हदीस नं : 994)

سات سوگنازیادہ اجر و ثواب

عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كُتِبَتْ لَهُ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ۔ [1]

صحابیِ رسول؛ حضرتِ خُرَیم بن فاتک اسدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں (اپنا مال) خرچ کرے، اُس کے لیے سات سو گنا زیادہ (اجر و ثواب) لکھ دیا جاتا ہے۔

सात सौ गुना ज़्यादा सवाब

सहाबी-ए-रसूल हज़रत खुरैम बिन फातिक असदी बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जो शख़्स अल्लाह तआला की राह में (अपना माल) खर्च करे, उसके लिए सात सौ गुना ज़्यादा (सवाब) लिख दिया जाता है।

(तिरमिज़ी शरीफ, हदीस नं: 1625)

مسلمانوں کے صدقاتِ جاریہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

---

(1) جامع الترمذی،أبواب فضائل الجهاد، باب فضل النفقة فی سبيل الله، حدیث نمبر : 1625

وَسَلَّمَ: إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ، أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ، أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ، أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ۔ (1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کو وفات کے بعد جو نیکیاں پہنچتی ہیں، ان میں یہ بھی ہیں: جس علم کی تعلیم دی اور اسے پھیلایا، جو نیک اولاد چھوڑی، قرآن مجید کا نسخہ جو کسی کو وراثت میں ملا، مسجد جو اس نے تعمیر کی، مسافر خانہ جو اس نے قائم کیا، نہر جو اس نے جاری کی، یا صدقہ جو اس نے اپنی زندگی میں صحت کی حالت میں نکالا، ان سب کا ثواب اس کی موت کے بعد بھی اسے ملتا رہتا ہے۔

मुसलमानों के स़दक़ाते जारियाह

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है कि हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने इरशाद फ़रमाया: मोमिन को वफ़ात के बाद जो नेंकियाँ पहुंचती हैं उनमें में से यह भी हैं: जिस इल्म (ज्ञान) की तालीम दी और उसे फैलाया, जो नेंक औलाद छोड़ी, कुरान मजीद का नुस्ख़ा जो किसी को विरासत में मिला, मस्जिद जो उसने तामीर की, मुसाफ़िर-ख़ाना जो उसने क़ायम किया, नहर जो उसने जारी की, या सदक़ा जो उसने अपनी ज़िदंगी में सेहत व तन्दरुती की ह़ालत में निकाला, उन सब का सवाब उसकी मौत के बाद भी उसे मिलता रहता है। (इब्ने माजा, हदीस नं : 242)

(1) سنن إبن ماجه، المقدمة، باب ثواب معلم الناس الخير، حديث نمبر: 242

ہر بھلی بات صدقہ ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ، وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ، وَأَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي إِنَاءِ أَخِيكَ۔ (1)

حضرتِ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہر بھلائی صدقہ ہے، اور بھلائی یہ بھی ہے کہ تم اپنے بھائی سے خوش مزاجی کے ساتھ ملو اور اپنے ڈول سے اس کے ڈول میں (پانی) ڈال دو۔

हर भली बात सदक़ा है

हज़रत जाबिर बिन अब्दुल्लाह बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) फ़रमाते हैं: हर भलाई सदक़ा है। और भलाई ये भी है कि तुम अपने भाई से ख़ुश मिज़ाजी के साथ मिलो और अपने डोल से उसके डोल में पानी डाल दो।

(तिरमिज़ी शरीफ, हदीस नं :1970)

وہ نیک اعمال جو صدقہ ہیں

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ، وَالشَّوْكَةَ، وَالْعَظْمَ عَنِ

(1) جامع الترمذي، أبواب البر والصلة، باب ماجاء في طلاقة الوجه وحسن البشر، حدیث نمبر: 1970

الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ۔[1]

حضرتِ ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزم جنت، حضرتِ نبیِ رحمت، شفیعِ امت، خلیفۂ مطلقِ حضرتِ رب العزت، حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تمھارا اپنے بھائی سے مسکرا کر ملنا تمھارے لیے صدقہ ہے، اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا صدقہ ہے، تمھارا کسی بھٹکے ہوئے کو راستہ بتانا تمھارے لیے صدقہ ہے۔ تمھارا کسی کمزور نگاہ والے شخص کی مدد کرنا تمھارے لیے صدقہ ہے۔ راستے سے پتھر، کانٹا اور ہڈی (یعنی: تکلیف دہ چیز) ہٹانا صدقہ ہے۔ تمھارا اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صدقہ ہے۔

شرح و بیان:— سبحان اللہ، الحمد للہ۔ اس حدیث مبارک میں حضور سیّد عالم ﷺ نے مالی صدقات کے علاوہ بھی کچھ اعمال کو صدقہ ارشاد فرمایا ہے جن پر صدقے کے ثواب کی بشارت عطا فرمائی ہے۔ ان میں سے سات اعمال کا ذکر فرمایا ہے۔ ترتیب وار ذکر کیا جاتا ہے۔

مسکرا کر ملنا صدقہ ہے:— آپ کا اپنے کسی مسلمان بھائی کے لیے مسکرا کر ملنا جس سے اُس کا دل خوش ہو صدقہ ہے۔ خندہ پیشانی سے ملنا بہت بڑی کامیابی اور سید عالم ﷺ کی پیاری سنت ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔ (شمائل ترمذی)

بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے:— مسلمان بھائی کو نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے روک دینا بھی صدقہ ہے۔

---

(1) جامع الترمذی، أبواب البر والصلة، باب ماجاء فی صنائع المعروف، حدیث نمبر: 1956

راستہ بھٹکے ہوئے کو راستہ دکھانا صدقہ ہے:— مسلمان بھائی کو راستہ بتا کر صَدَقے کا ثواب کمایا جا سکتا ہے۔بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ اگر کوئی بُھولا بَھٹکا اُن سے راستہ پوچھ لے تو اُسے تنگ کرنے کے لیے جان بوجھ کر غلط سمت بھیج دیتے اور پھر قہقہے لگا کر ہنستے ہیں یوں نیکی کا موقع ضائع کرکے اُلٹا گناہ کماتے ہیں۔

کمزور نگاہ والے کی مدد کرنا صدقہ ہے:— کسی نابینا یا کمزور نظر والے شخص کا ہاتھ پکڑ کر سڑک پار کروا دینا یا جہاں جانا چاہتا ہے وہاں پہنچا دینا یا اُس کا کوئی ایسا کام کردینا جس میں وہ کسی دوسرے شخص کا محتاج ہو صدقہ ہے۔آقائے کریم ﷺ نے فرمایا کہ : تمھارا کسی کمزور نگاہ والے شخص کی مدد کرنا تمھارے لیے صَدَقہ ہے۔

راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا صدقہ ہے:— راستے میں اگر کوئی ایسی چیز پڑی ہو جس سے گزرنے والوں کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو مثلاً کانٹا یا کیلے کا چھلکا یا پتھر وغیرہ تو اُسے وہاں سے ہٹا دینے میں بھی صدقے کا ثواب ہے۔اس حدیثِ پاک سے وہ لوگ نصیحت حاصل کریں جو راستے میں شیشے کے ٹکڑے یا لوہے کی نوکیلی چیزیں پھینک دیتے ہیں جس سے لوگوں کے زخمی ہونے یا پھر موٹرسائیکل وغیرہ پنکچر ہونے کا امکان ہوتا ہے۔

اپنے ڈول سے پانی ڈال دینا صدقہ ہے:— نبیِّ کریم ﷺ نے فرمایا: تمھارا اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صَدَقہ ہے۔

مفتی احمدیار خان نعیمی فرماتے ہیں:— پانی ڈالنا بطورِ مثال بیان ہوا، مقصد یہ ہے کہ مسلمان بھائی کے ساتھ معمولی سی بھلائی کرنا بھی ثواب ہے۔[1]

वो नेक काम जो सदक़ा हैं

हज़रत अबू ज़र ग़िफारी रज़ियल्लाहु अन्हु से

(1) مرأۃالمناجیح، ج:3،ص:103

रिवायत है के हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने इरशाद फ़रमाया: तुम्हारा अपने भाई से मुस्कुरा कर मिलना तुम्हारे लिए सदका़ है तुम्हारा अपने भाई को भलाई का हुक्म देना और बुराई से रोकना सदक़ा है, तुम्हारा किसी भटके हुए को रास्ता दिखाना तुम्हारे लिए सदक़ा है, तुम्हारा किसी कमज़ो़र निगाह वाले शख़्स की मदद करना तुम्हारे लिए सदका़ है, रास्ते से पत्थर, कांटे और हड्डियों (यानी: तक्लीफ़ दह चीज़ को) दूर करना सदका़ है, तुम्हारा अपने डोल से अपने भाई के डोल में पानी डाल देना सदका़ है।

(तिरमिज़ी शरीफ़, हदीस नं : 1956)

تنگدست کو مہلت دینا صدقہ ہے

عن بريدةَ الْأَسْلَمِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا كَانَ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ، وَمَنْ أَنْظَرَهُ بَعْدَ حِلِّهِ كَانَ لَهُ مِثْلُهُ، فِي كُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ۔ [1]

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے تنگدست کو مہلت دی اس کے لیے ہر دن کے بدلے صدقہ کا ثواب ہے۔اور جس نے قرض کی مدت پوری ہونے کے بعد اسے مہلت دے تو اس کے لیے اسی کے مثل؛ ہر دن صدقہ کا ثواب ہے۔

तंग-दस्त को मोहलत देना

हज़रत बुरैदा अस्लमी रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है के

(1) سنن إبن ماجه، كتاب الصدقات، باب إنظار المعسر، حديث نمبر : 2418

हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने इरशाद फ़रमाया: जिसने तंग-दस्त को मोहलत दी, उसके लिए हर दिन के बदले सदक़े का सवाब है। और जिसने क़र्ज़ की मुद्दत पूरी होने के बाद फिर उसे (तंग-दस्त को) मोहलत दी, तो उसके लिए उसी के मिस्ल हर रोज़ के सदक़े का सवाब है।

(इब्ने माजा, हदीस नं : 2418)

اپنے شر سے محفوظ رکھنا صدقہ ہے

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: إِيمَانٌ بِاللّٰهِ، وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللهِ، قُلْتُ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَغْلَاهَا ثَمَنًا، وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: تُعِينُ صَانِعًا، أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ قَالَ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ؛ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ۔ [1]

حضرتِ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ میں نے پوچھا اور کس طرح کا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو سب سے زیادہ قیمتی ہو اور مالک کی نظر میں جو بہت زیادہ پسندیدہ ہو۔ میں نے عرض کیا کہ اگر مجھ سے یہ نہ ہو سکے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کسی مسلمان کاریگر کی مدد کر یا کسی بے ہنر کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں یہ بھی نہ کر سکوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھو کیونکہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جسے تم خود اپنے اوپر کروگے۔

(1) صحیح البخاری، کتاب العتق، باب أيّ الرقاب أفضل، حدیث نمبر: 2518

लोगों को अपने शर (शरारत) से महफ़ूज़ रखना सदक़ा है

हज़रत अबू ज़र ग़िफारी रज़ियल्लाहु अन्हु बयान करते हैं के: मैंने अल्लाह के रसूल सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम से पूछा कि कौन सा काम सबसे बेहतर है। हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने इरशाद फ़रमाया: अल्लाह पर ईमान लाना और उसकी राह में जिहाद करना। मैंने पूछा और किस तरह का गुलाम आज़ाद करना बेहतर है? फ़रमाया: जो सबसे ज़्यादा क़ीमती हो और मालिक की नज़र में जो बहुत ज़्यादा पसंदीदा हो। मैंने अर्ज़ किया के अगर मुझसे यह न हो सके? फ़रमाया: फिर किसी (मुसलमान) कारीगर की मदद कर या किसी बे-हुनर की। अबू-ज़र ग़िफारी ने अर्ज़ किया के अगर मैं यह भी न कर सकुं? तो हुज़ूर नबी-ए-करीम ने फ़रमाया: फिर लोगों को अपने शर (शरारत) से महफ़ूज़ रखो, क्योंकि यह भी एक सदक़ा है जिसे तुम खुद अपने ऊपर करोगे।

(सहीह-बुख़ारी, हदीस नं :2518)

تہجد گزار کی نیند صدقہ ہے

أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنِ امْرِئٍ تَكُونُ لَهُ صَلَاةٌ بِلَيْلٍ يَغْلِبُهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ إِلَّا كُتِبَ لَهُ أَجْرُ صَلَاتِهِ، وَكَانَ نَوْمُهُ عَلَيْهِ صَدَقَةً۔ (1)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو بھی آدمی رات کو تہجد پڑھا کرتا ہو، پھر کسی دن نیند کی وجہ سے وہ نہ پڑھ

(1) سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب من نوى القيام فنام، حدیث نمبر: 1314

سکے (یعنی: نیند کی وجہ سے آنکھ نہیں کھل سکی) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کی نماز کا اجر لکھ دیتا ہے، اور اس کی نیند اس پر صدقہ ہوتی ہے۔

तहज्जुद पढ़ने वाले की नींद सदक़ा है

उम्मुल-मुमीनीन हज़रत आयशा सिद्दीक़ा (रज़ियल्लाहु अन्हा) से रिवायत है के हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने इरशाद फ़रमाया: जो शख़्स भी रात में तहज्जुद पढ़ता हो, फिर किसी दिन नींद की वजह से वह नहीं पढ़ सका (यानी: नींद की वजह से उसकी आंख नहीं खुल सकी), तो अल्लाह तआला उसके लिए उसकी नमाज़ का अज्र व सवाब लिख देता है, और उसकी नींद उस पर सदक़ा होती है।

(अबु-दाऊद शरीफ़, हदीस नं :1314)

شجرکاری کی اہمیت

پودا لگانا صدقہ ہے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ۔(1)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو مسلمان کوئی پودا لگائے یا کھیتی میں بیج بوئے، پھر اس میں سے پرندہ یا انسان یا جانور جو بھی کھاتے ہیں وہ اس کی طرف سے صدقہ ہے۔

شرح وبیان:— درخت زمین اور اس کے ماحول کی بقا کی علامت و ضمانت ہیں۔ یہ اللہ عزوجل کا ماحول دوست عطیہ ہیں۔ درخت، فطرت اور دنیاوی تغیرات کی تلخیوں اور موسمی سختیوں میں اعتدال کا موجب بنتے ہیں۔ ماحول کو خوش گوار یا کم از کم قابلِ برداشت بنا کر آب و ہوا میں توازن بنائے رکھتے ہیں۔ پہاڑوں، میدانوں کی دلکشی اور خوبصورتی کا سبب ہیں۔ ترقی کی رفتار نے زمین کو بہت سے خطرات سے بھی دوچار کر دیا ہے۔ تیز رفتار ترقی فضائی آلودگی، گرین ہاؤس ایفیکٹ اور گلوبل وارمنگ کا موجب بن رہی ہے جس سے جانداروں کی زندگی دو بھر ہو چکی ہے۔ آلودگی نے ہماری دھرتی کو داغدار کر دیا ہے۔ دنیا کے سب سے بڑے مسئلے یعنی ماحولیاتی آلودگی کا سب سے بڑا حل درختوں، پودوں کی کثرت سے موجودگی ہے۔ کیوں کہ درخت ہر قسم کی آلودگی کی ڈھال ہیں۔ مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت،

(1) صحيح البخاری، كتاب الحرث والمزارعة، باب فضل الزرع والحرث إذا أكل، حدیث نمبر: 2320

نوشۂ بزمِ جنت، رحمتِ دو عالم، حضورِ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرتِ سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ کی آزادی کے لیے ایک باغ میں 300 پودے اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے لگائے۔(مسند احمد)

یوں پیارے آقا ﷺ سے درخت لگانا ثابت ہے۔

درخت لگانا صدقہ جاریہ ہے:— میرے آقائے کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

درخت لگانا ایسی نیکی ہے جو بندے کی موت کے بعد بھی جاری رہتی ہے جبکہ وہ اپنی قبر میں ہوتا ہے۔(1)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

اگر قیامت قائم ہو جائے اور کسی کے ہاتھ میں کھجور کا پودا ہو، تو اسے فوراً لگا دو۔(2)

पौधा लगाना सदक़ा है

हज़रत अनस बिन मलिक रज़ियल्लाहु अन्हु बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने इरशाद फ़रमाया: जो मुसलमान कोई पौधा लगाए या खेती में बीज बोए, फ़िर उस में से परिंदे/ पक्षी या इंसान या जानवर जो भी खाते हैं, वह उस की तरफ़ से सदक़ा है।

(सहीह-बुख़ारी शरीफ़, हदीस नं: 2320)

پھل دار درخت لگانا صدقۂ جاریہ ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَبْعٌ يَجْرِي لِلْعَبْدِ أَجْرُهُنَّ وَهُوَ فِي قَبْرِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ: مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا، أَو

(1) مجمع الزوائد، منبع الفوائد، حدیث نمبر: 769

(2) مسندِ احمد، حدیث نمبر: 12902

كَرَى نَهْرًا، أو حفر بئرًا، أو غرسَ نخلًا، أو بَنَى مَسْجِدًا، أو ورَّثَ مُصْحفًا، أو تَرَكَ وَلَدًا يَسْتَغْفِرُ لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ۔ (1)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سات اعمال ایسے ہیں جن کا اجر و ثواب بندے کو مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے، حالاں کہ وہ قبر میں ہوتا ہے:

(۱) جس نے علم سکھایا، (۲) یا نہر کھدوائی، (۳) یا کنواں کھودا (یا کھدوایا)، (۴) یا کوئی درخت لگایا، (۵) یا کوئی مسجد تعمیر کی، (۶) یا قرآن شریف ترکے میں چھوڑا، (۷) یا ایسی اولاد چھوڑ کر دنیا سے گیا جو مرنے کے بعد اس کے لیے دعاے مغفرت کرے۔

شجر کاری ہے ضروری:— اگر ہر شخص اپنے حساب سے اپنے گھر، گلی، محلے، ادارے اور کھیتوں کو گرین بیلٹ بنانے کا ارادہ کر لے تو یہ دیس جنت بن جائے گا۔ ان گنت ماحولیاتی و اقتصادی مسائل کا مداوا ہوگا۔ آئیے اب درختوں کو پروان چڑھا کر دیکھتے ہیں اور ان کی قدر کرتے ہیں، اور اجر و ثواب کی نعمت سے مالا مال ہوتے ہیں۔

آئیے! ہم سب شجر کشی کی بجائے شجر کشی و شجر کاری کا عہد کریں کیونکہ یہ عمل معاشرتی و ماحولیاتی افادیت کے ساتھ ساتھ باعثِ اجر و ثواب بھی ہے، درختوں کی تعداد میں خوب اضافہ کریں، تاکہ ماحولیاتی آلودگی اورگرمی میں کمی لائی جا سکے۔ آئیے! ہم سب اپنے حصے کا ایک ایک درخت لگائیں اور اجرکمائیں۔

फलदार दरख़्त लगाना सदक़ा है

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अनस बिन मालिक रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है के अल्लाह के रसूल सल्लल्लाहु अलैहि व

(1) صحیح الجامع الصغیر و زیادته، حدیث نمبر: 3602، المکتب الاسلامی، بیروت

सल्लम ने इरशाद फ़रमाया: सात आमाल/ नेंक काम ऐसे हैं जिनका अज्र व सवाब बंदे को मरने के बाद भी मिलता रहता है, हालांकि वह क़ब्र में होता है:

(1) जिसने इल्म/ज्ञान सिखाया, (2) या नहर खुदवाई, (3) या कुआं खोदा/खुदवाया, (4) या कोई पेड़-पौधा लगाया, (5) या कोई मस्जिद तामीर की, (6) या तर्के में क़ुरआन शरीफ़ छोड़ कर मरा, (7) या ऐसी औलाद छोड़ कर दुनिया से गया जो मरने के बाद उसके लिए मग़फिरत की दुआ करे।

(सहीह उल जामे-सग़ीर, हदीस नं: 3602)

درخت لگائیے ثواب کمائیے

قَالَ الرَّجُلُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِأُذُنَيَّ هَاتَيْنِ: مَنْ نَصَبَ شَجَرَةً، فَصَبَرَ عَلَى حِفْظِهَا، وَالْقِيَامِ عَلَيْهَا حَتَّى تُثْمِرَ كَانَ لَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُصَابُ مِنْ ثَمَرَتِهَا صَدَقَةٌ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔[1]

راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے دونوں کانوں سے سنا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے کوئی درخت لگایا اور اس کی حفاظت اور دیکھ بھال پر صبر کیا یہاں تک کہ وہ پھل دینے لگا تو اس میں سے کھایا جانے والا ہر پھل اللہ پاک کے نزدیک اس کے لیے صدقہ ہے۔

شرح وبیان:— درخت ہوا کی صفائی اور انسانوں کو زندگی سے بھرپور ترو تازہ فضا فراہم کرتے ہیں، لیکن ہمارے ملک میں جنگلات رفتہ رفتہ تنزلی کی جانب بڑھ رہے ہیں۔ درخت بارش کے پانی کو جذب اور ذخیرہ کرتے ہیں، جس سے زمین

(1) مسند احمد، مسند المدنیین، حدیث من شهد النبی ﷺ، حدیث نمبر: 16586

کے نیچے صاف پانی کو ذخیرہ کرنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ ندیوں میں کیمیکلز کی نقل وحمل اور سیلاب کو روکتے ہیں۔ درخت سے گرے ہوئے پتے بہترین کھاد بناتے ہیں جو مٹی کو افزودہ کرتے ہیں۔ درختوں نے انسانی وجود کی ابتدا سے لے کر اب تک اسے سہارا دیا ہوا ہے۔

ایک درخت کئی انسانوں کو آکسیجن فراہم کرتا ہے۔ دس بڑے درخت ایک ایئر کنڈیشنر کے مساوی ٹھنڈک پیدا کرتے ہیں۔ فضائی آلودگی کو حیرت انگیز طور پر زائل کر کے صاف ماحول فراہم کرتے ہیں۔ مضر صحت گیسوں کو جذب کرتے ہیں۔ شور کی آلودگی کے عفریت و اذیت کو بھی درخت کم کرتے ہیں۔ آندھیوں کی شدت درختوں کے موجب کنٹرول میں رہتی ہے۔ تالابوں اور جھیلوں کے کناروں پہ لگے درخت گندے پانی کے اثرات و بدبو کم کرتے ہیں اور ان کے پتے ماحول کو صاف ہوا مہیا کرتے ہیں۔ سخت گرمیوں میں خود دھوپ برداشت کرتے ہیں جب کہ انسانوں کو سایہ کی نعمت فراہم کرتے ہیں۔

گرمیوں میں یہ درخت راستوں میں سایہ اور ٹھنڈک فراہم کرتے ہیں۔ ہر موسم میں درختوں سے طرح طرح کے پھل حاصل کر سکتے ہیں۔ ایندھن، سایہ، لکڑی، پھل اور سرمایہ سب کچھ تو درختوں سے حاصل ہوتا ہے۔ درخت نہ صرف سیلابوں سے تحفظ فراہم کرتے ہیں، بلکہ یہ قحط اور خشک سالی سے بھی بچاتے ہیں، یہ اپنی جڑوں میں جذب شدہ پانی کو ہوا میں خارج کرتے ہیں اور بادلوں کی تشکیل میں بھی مدد کا باعث بنتے ہیں۔ ان پہ پرندوں کا بسیرا ہوتا ہے اور ایسے درختوں کا خاتمہ ماحول کے ساتھ ساتھ دیگر جانداروں کے لیے بھی نا قابلِ تلافی نقصان ہے۔

اس بار جو ایندھن کے لیے کٹ کے گرا ہے
چڑیوں کو بڑا پیار تھا اس بوڑھے شجر سے

दरख़्त लगाइये सवाब कमाइये

हदीस के रावी बयान करते हैं के मैंने अपने दोनों कानों से सुना है के हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने इरशाद फ़रमाया: जिसने कोई दरख़्त / पेड़ लगाया और उसकी हिफाज़त और देख-भाल पर सब्र किया, यहाँ तक के वह फल देने लगा, तो उसमें से खाया जाने वाला हर फल अल्लाह तआला के नज़दीक उसके (दरख़्त लगाने वाले के) लिए सदक़ा है।

(मुस्नद अहमद, हदीस नं: 16586)

علم اور علما کی فضیلت

علمِ دین حاصل کرنے کی فضیلت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ ؛ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَتَّى يَرْجِعَ۔ (1)

حضرتِ اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص علمِ دین حاصل کرنے کے لیے (گھر سے باہر) نکلا، وہ اُس وقت تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے جب تک کہ واپس نہیں لوٹ آتا۔

इल्मे दीन हासिल करने की फज़ीलत

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अनस बिन मालिक बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जो शख़्स इल्मे दीन हासिल करने के लिए (घर से बाहर) निकला वो उस वक़्त तक अल्लाह की राह में है, जब तक के वापस नहीं लौट आता।

(तिरमिज़ी शरीफ, हदीस नं: 2647)

اپنی اولاد کو تین خصلتوں کی تعلیم دو

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَدِّبُوا أولادَكم على ثلاثِ خِصالٍ: حُبِّ نبيِّكم، وحُبِّ أهلِ بيتِه، وقراءةِ القرآنِ۔ (2)

---

(1) جامع الترمذی، أبواب العلم، باب فضل طلب العلم، حدیث نمبر: 2647

(2) الجامع الصغیر، حدیث نمبر: 311

حضرت علی مرتضیٰ کرّم اللہُ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اپنی اولاد کو تین اچھی خصلتوں کی تعلیم دو! اپنے پیارے نبی ﷺ کی محبت، ان کے اہل بیت اطہار کی محبت اور قرآن پاک کی تعلیم۔

شرح و بیان:— ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے والدین کی اولین ذمہ داری ہے کہ اپنی اولاد کو ان تین خصلتوں کے حوالے سے خصوصی تعلیم دیں اور ان کی تربیت کریں۔اس حدیث مبارکہ میں بھی ان تین خصلتوں کی اہمیت کے پیشِ نظر بطورِ خاص ان کا ذکر فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ اولاد کو ان تین خصلتوں کا فریفتہ بناؤ کہ انہی میں پروان چڑھیں اورہمیشہ ان پر قائم رہیں۔ہمیں بھی چاہیے کہ حضور سرور عالم ﷺ، ان کی آل پاک، اور قرآن کریم کی محبت اپنے دل میں رکھیں اور اپنی آنے والی نسلوں میں بھی ان خصلتوں کو منتقل کرنے کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ اِس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ حضور سیّد عالم ﷺ اپنے اَہلِ بیت اطہار سے کس قدر الفت و محبت فرماتے کہ صحابۂ کرام اور مسلمانوں کو اس بات کی تعلیم ارشاد فرما رہے ہیں کہ تم تو مجھ سے اور میرے اہل بیت سے محبت کرتے ہی ہو اپنی آنے والی نسلوں کے دلوں میں بھی میری اور میرے اَہل بیت کی محبت کے دیپ روشن کرو اور ان کے دلوں میں ان کی الفت و محبت پیدا کرو تاکہ ان کا شمار بھی نجات یافتہ لوگوں میں ہو۔

ایک مقام پر تو مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت،نوشۂ بزم جنت ،حضور سیّد عالم ﷺ نے اپنے اہل بیت اطہار کی محبت کو ایمان کامل کے لیے شرط اولیں قرار دیا۔

چنانچہ فرمایا کہ

لا يُؤمِنُ عبدٌ حتّى أكونَ أحَبَّ إليه مِن نَفْسِه، وأهلي أحَبَّ إليه مِن

أهلِه، وعِتْرتِي أَحَبَّ إليه مِن عِترتِه وذاتِي أَحَبَّ إليه مِن ذاتِه۔[1]

کوئی بندہ مومن کامل نہیں ہوتا یہاں تک کہ میں اسے اس کی جان سے زیادہ پیارا نہ ہوں اور میری اَولاد اس کو اس کی اولاد سے زیادہ پیاری نہ ہو اور میرے اہل اُن کو اپنے اہل سے زیادہ محبوب و پیارے نہ ہوں اور میری ذات اس کو اپنی ذات سے زیادہ پیاری نہ ہو۔

اِیماں جسے کہتے ہیں عقیدے میں ہمارے
وہ تیری محبت تری عترت کی وِلا ہے

معلوم ہوا کہ مؤمنِ کامل بننے اور اُخروی نجات پانے کے لیے اہلِ بیتِ اطہار کی الفت و محبت نہایت ہی ضروری ہے۔اہل بیت کی محبت؛ رسول اللہ ﷺ کی محبت ہے، اہل بیت کی محبت؛ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا پانے کا سبب ہے، اہل بیت کی محبت ایمانِ کامل کی نشانی ہے، اہل بیت کی محبت دونوں جہاں کی کامیابی پانے کا سبب ہے۔

अपनी औलाद को तीन अच्छी खसलतों की तालीम दो

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अली मुर्तज़ा रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है कि हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने इरशाद फ़रमाया: अपनी औलाद को तीन अच्छी खसलतों की तालीम दो! अपने प्यारे नबी (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) की अटूट मुहब्बत, उनके अहले-बैत की मुहब्बत और कुरान पाक की तालीम। (जामे सग़ीर, हदीस नं: 311)

فرشتے اپنے پَر(بازو) بچھاتے ہیں

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(1) مجمع الزوائد ،المعجم الأوسط وشعب الایمان، حدیث نمبر:1505

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، حَتَّى الْحِيتَانِ فِي الْمَاءِ۔[1]

حضرتِ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

جو شخص علم دین کی تلاش میں کوئی راہ چلے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔اور بے شک طالب علم کے عمل سے خوش ہو کر فرشتے اس کے لیے اپنے پَر (بازو) بچھا دیتے ہیں۔ یقیناً طالب علم کے لیے آسمان وزمین کی ساری مخلوق یہاں تک کہ مچھلیاں بھی پانی میں مغفرت کی دعا کرتی ہیں۔

شرح وبیان:۔۔ طلب علم کے بعض فضائل کی توضیح و تشریح کے ضمن میں یہ حدیث وارد ہوئی ہے۔ ان فضائل میں سب سے پہلی فضیلت یہ ہے کہ جو شخص کسی راہ پر نکل پڑے اوراس راہ پر نکلنے کا مقصد محض طلب علم یا علم کی تحقیق ہو؛ چاہے وہ طالب علم گھر ہی میں کیوں نہ ہو، اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسے طلب علم کا بدلہ عنایت فرمائے گا۔یعنی: اس کے لیے جنت کی راہ آسان کردے گا۔علمی راہ اپنانے میں جس طرح حسی راستہ شامل ہے، جس میں انسان اپنے قدموں کے ذریعے چل کر جاتا ہے، اسی طرح اس میں معنوی راستہ بھی شامل ہے۔ مثلا انسان علما کی مجالس اور کتابی ذخیروں سے علم حاصل کرے۔کیوں کہ جو شخص کسی شرعی مسئلے کا حکم جاننے کی غرض سے کتابوں کی تحقیق و مراجعت کرتا ہے یا کسی شیخ کی مجلس میں بیٹھ کر اس سے استفادہ کرتا ہے،وہ بھی طلب علم کی راہ طے کر رہا ہوتا ہے، گرچہ وہ بیٹھا ہوا ہی کیوں نہ ہو۔اس حدیث میں مذکور فضائل میں سے یہ بھی ہے کہ

---

(1) سنن إبن ماجه،المقدمة،باب فضل العلماءوالحث على طلب العلم، حدیث نمبر: 223

آسمان و زمین کی ساری مخلوقات یہاں تک کہ سمندر میں موجود مچھلیاں اور خشکی میں پائے جانے والے چوپائے بھی ان علما کے حق میں مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں۔ طلب علم کے فضائل میں یہ بھی ہے کہ اللہ عز وجل کی مکرم و معزز مخلوق فرشتے بھی طالب علم کو علمی مشاغل میں مصروف دیکھتے ہوئے خوشی سے علم اور اہل علم کے روبرو اپنی فروتنی اور ان کی عظمت کے اعتراف میں اپنے پنکھ /پَر بچھا دیتے ہیں۔

फ़रिश्ते तालिबे-इल्म के लिए अपने पर /पंख बिछा देते हैं।

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू दरदा बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जो शख़्स इल्मे दीन हासिल करने के लिए किसी रास्ते पर चले, अल्लाह तआला उसके लिए जन्नत का रास्ता आसान कर देता है। और बेशक फ़रिश्ते तालिबे-इल्म (विद्यार्थी) के कर्मों से खुश होकर उसके लिए अपने पंख/पर बिछा देते हैं। यक़ीनन तालिबे-इल्म के लिए आसमान-ज़मीन की सारी मख़लूक़, यहां तक के मछलियां भी, पानी में मग़फिरत की दुआ करती हैं।

(इब्ने माजा, हदीस नं: 223)

آسانیاں پیدا کرو

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَبَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا۔(1)

حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آسانی پیدا کرو، مشکل میں نہ ڈالو، خوش خبری دو، اور متنفر نہ کرو۔

(1) صحیح البخاری، کتاب العلم، باب ما کان النبی ﷺ یتخولهم بالموعظة، حدیث نمبر: 69

شرح وبیان: — مصطفیٰ جانِ رحمت، نَوشۂ بزمِ جنت، شمعِ بزمِ ہدایت، حضور سیّد عالم ﷺ لوگوں پر کم بوجھ ڈالنے اوران کے لیے آسانی پیدا کرنے کو بہت پسند فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کو جب بھی دو امور کے درمیان اختیار دیا جاتا، تو آپ ﷺ ان میں سے آسان کو چنا کرتے تھے، بشرط کہ وہ حرام نہ ہوتا۔ آپ ﷺ کا فرمان: "**آسانی پیدا کرو اور مشکل پیدا نہ کرو**" یہ تمام حالات کے لیے ہے۔

آسانیاں پیدا کرو: — یعنی اس پر چلو جس میں آسانی اور نرمی ہو، چاہے تمھارے ذاتی اعمال کے متعلق ہو یا تمھارے معاملات غیروں کے ساتھ ہوں۔ آپ ﷺ کا فرمان: **بشارت دو اور متنفر نہ کرو:** بشارت کے معنی ہیں: کسی اچھی بات کی خبر دینا۔ یہ تنفیر کی ضد ہے۔ اور کسی ناگوار اور بری شے کی خبر دینا بھی تنفیر ہے۔ تنفیر نامناسب چیز ہے اس لیے لوگوں میں نفرت نہیں پیدا کرنا چاہیے بلکہ ان کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرنا چاہیے، یہاں تک کہ دعوت اِلی اللہ میں بھی، یعنی: لوگوں کو اللہ کی طرف بلانے میں نفرت کی دعوت نہ ہو۔ چاہیے کہ انہیں نرمی اور لطافت سے دعوت دیں یہاں تک کہ وہ آپ سے محبت و الفت کرنے لگیں اور آپ جس کی طرف بلا رہے ہیں اسے پہچان سکیں۔ اور اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ کا فرمانِ عالی شان بہترین مثال ہے جس میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بشارت دینے والے بنو اور نفرت مت ڈالو، اس حدیث پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے اس لیے کہ یہ اصل کی حیثیت رکھتی ہے۔ یوں ہم آسانیاں پیدا کرنے والے اور سختی نہ کرنے والے اور آپس میں ایک دوسرے کو بشارت و خوش خبری سنانے والے اور نفرت نہ پیدا کرنے والے بن جائیں۔ اور اس طرح ہم ان اصلی صفات کو اپنا کر اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب بن جائیں گے۔ واللہ اعلم۔

आसानियाँ पैदा करो

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अनस बिन मालिक बयान करते हैं:हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया:आसानी पैदा करो, मुश्किल में न डालो, खुशखबरी दो, नफ़रत में न डालो। (सहीह-बुख़ारी शरीफ, हदीस नं:69)

نیکی اور برائی کی دعوت دینے والے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا. وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا۔ (1)

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے ہدایت کی طرف بلایا تو اسے اس ہدایت کی پیروی کرنے والوں کے برابر اجر ملے گا اور اُن کے اجروں میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی اور جس نے گمراہی کی طرف بلایا تو اسے اس گمراہی کی پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ ملے گا اور ان کے گناہوں میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔

شرح وبیان:— ہدایت کی اقسام:

علامہ طیبی اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ ہدایت یعنی رہنمائی کی دو قسمیں ہیں:

(۱) وہ ہدایت جو منزلِ مقصود تک پہنچا دے۔ (۲) مطلق ہدایت چاہیے وہ

(1) الصحيح لمسلم، كتاب العلم، باب من سنّ سنة حسنة أو سيئة، حدیث نمبر: 2674

مقصود تک پہنچائے یا نہیں۔اور حدیث پاک میں اِسی مطلق ہدایت کا ذکر ہے کہ جس میں فقط اعمالِ صالحہ کی طرف رہنمائی کی جائے۔حدیث میں "ھُدًی" (ہدایت) کا لفظ نکرہ آیا ہے اور عربی زبان میں نکرہ لفظ قلیل وکثیر،عظیم وحقیر سب کو شامل ہوتا ہے۔ ہدایت کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا جائے اور نیک اعمال پر رہنمائی دی جائے اور ہدایت کا ادنیٰ و کمتر درجہ یہ ہے کہ کسی کو مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کی ہدایت دی جائے۔

خوش قسمت اور بد قسمت لوگ: برادران اسلام! مذکورہ حدیث پاک میں دراصل دو طرح کے لوگوں کا ذکر ہے، پہلے وہ لوگ جو نیکی و بھلائی والے کاموں کی طرف رہنمائی کرتے ہیں جب کہ دوسرے وہ لوگ جو گناہ وبرائی والے کاموں کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ پہلی قسم کے لوگ نہ صرف اپنے اس نیک کام کا اجروثواب پاتے ہیں بلکہ اُن کی رہنمائی پر جتنے لوگ نیکیوں والے کام کرتے رہیں گے اُن تمام لوگوں کے اجر کے برابر انہیں بھی اجر ملتا رہے گا، جبکہ دوسری قسم کے لوگوں کو نہ صرف اپنے اس بُرے کام کا گناہ ملے گا بلکہ ان کے گمراہ کرنے سے جتنے لوگ اس گمراہی پر چلتے رہیں گے ان تمام کا بھی گناہ ان کو ملتا رہے گا اور ان عمل کرنے والوں کے گناہ میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔ تو کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو دوسروں کی ہدایت کا ذریعہ بنتے ہیں، دوسروں کی رہنمائی کا ذریعہ بنتے ہیں، نیکی کی دعوت دیتے ہیں، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کی طرف، صدقات وخیرات کی طرف، ذکر اللہ کی طرف بلاتے ہیں، تلاوت قرآن کی ترغیب دیتے ہیں، لوگوں کو ذکر و دُرُود پاک پڑھنے کی ترغیب دِلاکر ان کی زبانوں کو ذکر و دُرُود سے تر کردیتے ہیں، خدمت خلق پر لگادیتے ہیں، لوگوں کو اپنے ہمسایوں کے حقوق پورا کرنے پر لگادیتے ہیں، ماں باپ کی خدمت کی دوسروں کو ترغیب دیتے ہیں، اپنے بیوی بچوں کے حقوق پورا کرنے کے بارے میں لوگوں کو بتاتے ہیں،

حقوق اللہ وحقوق العباد کی ادائیگی کے متعلق بتاتے ہیں، تو یہ اس لیے بھی خوش قسمت ہیں کہ ان کو اپنے اس عمل کا تو اجر و ثواب ملے گا ہی لیکن ان کی اس دعوت کی وجہ سے جو جو لوگ عمل کرتے رہیں گے ان تمام کے اجر و ثواب کے برابر بھی ان کو اجر ملتا رہے گا—اور کتنے بدقسمت ہیں وہ لوگ جو دوسروں کی گمراہی کا ذریعہ بنتے ہیں، جن کی وجہ سے معاشرے میں بدعقیدگی و بے حیائی پھیلی، بُرائی پھیلی، بدنیتی پھیلی، خیانت وبددیانتی پھیلی، دھوکہ اور فراڈ پھیلا، لوگ فلموں اور ڈراموں کی طرف مائل ہوئے، گانے باجوں پر لگ گئے یا دیگر گناہوں میں لگ گئے تو یہ اس لیے بھی بدقسمت ہیں کہ اِن کو اپنے اِس بُرے عمل کا تو گناہ ملے گا ہی لیکن اِن کے سکھانے یا بُرے کاموں کی طرف رہنمائی کرنے کے سبب جو لوگ گناہوں میں مبتلا ہوتے رہیں گے اُن تمام لوگوں کا گناہ اِن لوگوں کو بھی ملتا رہے گا اور اُن عمل کرنے والوں کے گناہوں میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔

नेकी और बुराई की तरफ़ बुलाने वाले

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है कि हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने इरशाद फ़रमाया: जिसने लोगों को हिदायत की तरफ़ बुलाया, तो उसे उस हिदायत की पैरवी करने वालों के बराबर अज्र व सवाब मिलेगा, और उन लोगों के अज्र व सवाब में भी कोई कमी नहीं होगी, और जिसने लोगों को गुमराही की तरफ़ बुलाया, तो उसे उस गुमराही की पैरवी करने वालों के बराबर गुनाह मिलेगा, और उन लोगों के गुनाहों में भी कोई कमी नहीं होगी।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ़, हदीस नं: 2674)

وہ حکمت ودانائی کی بات بتائے گا

عَنْ أَبِي خَلَّادٍ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ أُعْطِيَ زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوا مِنْهُ؛ فَإِنَّهُ يُلْقِي الْحِكْمَةَ۔ (1)

حضرتِ ابو خلاد رَضِيَ اللّٰهُ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو دنیا سے بے رغبت ہو اور کم بولتا ہو تو اس کے قریب رہو، کیوں کہ وہ حکمت و دانائی کی بات بتائے گا۔

वह हिकमत और दानाई की बात बताएगा

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) फ़रमाते हैं : जब तुम किसी ऐसे शख़्स को देखो जो संसार में रूचि नहीं रखता और कम बोलता हो, तो उसके क़रीब रहो, क्योंकि वह हिकमत और दानाई की बात बतायेगा।

(इब्ने माजा, हदीस नं : 4101)

حافظ قرآن کی شفاعت

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضى الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاسْتَظْهَرَهُ، فَأَحَلَّ حَلَالَهُ، وَحَرَّمَ حَرَامَهُ، أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ، وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ۔ (2)

(1) سنن إبن ماجه، كتاب الزهد، باب الزهد في الدنيا، حدیث نمبر: 4101

(2) جامع الترمذي، أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء في فضل قارئ القرآن، حدیث نمبر: 2905، 216

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے قرآن پڑھا اور اسے پوری طرح حفظ کیا، قرآن کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام قرار دیا تو اللہ اسے اس قرآن کے ذریعہ جنت میں داخل فرمائے گا۔ اور اس کے خاندان کے دس ایسے لوگوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کرے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

हाफ़िज़े-ए-क़ुरआन की सिफारिश से जन्नत में दाखिला

हुज़ूर नबी-ए-करीम(सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फरमाया:जिसने क़ुरआन पढ़ा और उसे पूरी तरह हिफ्ज़(याद)कर लिया, क़ुरआन के हलाल को हलाल और हराम को हराम क़रार दिया, तो अल्लाह उसे इस क़ुरआन के ज़रिए जन्नत में दाखिल करेगा। और उसके ख़ानदान के दस ऐसे लोगों के बारे में उसकी शफाअत (सिफारिश) क़बूल करेगा जिन पर जहन्नम वाजिब हो चुकी होगी।

(तिरमिज़ी, इब्ने माजा, हदीस नं : 2905,216)

حافظ قرآن اور نور کا تاج

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَتَعَلَّمَهُ وَعَمِلَ بِهِ، أُلْبِسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَاجًا مِنْ نُوْرٍ ضَوْؤُهُ مِثْلُ ضَوْءِ الشَّمْسِ، وَيُكْسَى وَالِدَيْهِ حُلَّتَانِ لَا يُقَوَّمُ بِهِمَا الدُّنْيَا. فَيَقُوْلَانِ: بِمَ كُسِيْنَا هَذَا؟ فَيُقَالُ: بِأَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ۔(1)

(1) المستدرک للحاکم، الترغیب والترہیب، حدیث نمبر: 2086,2211

حضرت عبد اللہ بن بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جس نے قرآن پڑھا، پھر اس کے احکام سیکھ کر اُن پر عمل بھی کیا تو اسے قیامت کے دن نور کا ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی جیسی ہوگی۔اور اس کے والدین کو دو ایسے لباس پہنائے جائیں گے کہ پوری دنیا بھی ان کی قیمت کے برابر نہ ہوگی۔تو والدین عرض کریں گے:پروردگار! ہمیں یہ لباس کس وجہ سے پہنایا گیا ہے؟ تو انہیں جواب دیا جائے گا: اس لیے کہ تمھارے بیٹے نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا تھا۔

नूर का ताज

हुज़ूर नबी-ए-करीम(सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फरमाया: जिसने क़ुरआन पढ़ा, उसका इल्म हासिल किया और उस पर अमल भी किया,तो उसे क़ियामत के दिन नूर का ताज पहनाया जाएगा, जिसकी रौशनी सूरज की रौशनी की तरह होगी। और उसके मां-बाप को दो ऐसे लिबास पहनाए जाएंगे कि पूरी दुनिया भी उनकी क़ीमत के बराबर नहीं होगी। तब माँ-बाप कहेंगे :-ऐ अल्लाह! हमें ये लिबास किस वजह से पहनाया गया है? तो उन्हें जवाब दिया जाएगा:क्योंकि तुम्हारे बेटे ने क़ुरआन पढ़ा और उस पर अमल किया था।

(मुस्तदरक-हाकिम, तरग़ीब-तरहीब, हदीस नं : 2086, 2211)

سورۂ طٰہٰ ویٰسٓ کے فضائل

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَرَأَ (طه) وَ (يس) قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ

وَالْأَرْضَ بِأَلْفِ عَامٍ، فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلَائِكَةُ الْقُرْآنَ قَالَتْ: طُوبَى لِأُمَّةٍ يَنْزِلُ هَذَا عَلَيْهَا، وَطُوبَى لِأَجْوَافٍ تَحْمِلُ هَذَا، وَطُوبَى لِأَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهَذَا۔[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان کی تخلیق سے ایک ہزار سال پہلے سورۂ طٰہٰ اور سورۃ یٰس کی تلاوت فرمائی۔ جب فرشتوں نے سنا تو کہنے لگے :خوش خبری و مبارک بادی ہے اس امت کے لیے جن پر یہ سورتیں نازل ہوں گی ، سعادت مند ہیں وہ سینے جو ان سورتوں کو محفوظ کریں گے، اور سعادت مند ہیں وہ زبانیں جو ان سورتوں کی تلاوت کریں گی۔

सूरह ताहा और सूरह यासीन की फज़ीलत

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है के हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने फ़रमाया :अल्लाह तआला ने ज़मीन और आसमान की तख़्लीक़ से एक हज़ार साल पहले सूरह ताहा और सूरह यासीन की तिलावत फरमायी। जब फ़रिश्तों ने सुना, तो लगे: मुबारक बादी और खुशखबरी है उस उम्मत के लिए जिन पर ये सूरतें नाज़िल होंगीं, सआ'दत मंद हैं वो सीने जो इन सूरतों को महफ़ूज़ करेंगे, और सआ'दत मंद हैं वो ज़बानें जो इन सूरतों की तिलावत करेंगी।

(मुस्नदे दारमी, हदीस नं: 3457)

(1) مسندِ الدارمی، ومن کتاب فضائل القرآن، باب فی فضل سورة طه و يس، حدیث نمبر:3457

قرآن پاک کا دل

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا، وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يس، وَمَنْ قَرَأَ يس كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ۔(1)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہر شے کا ایک دل ہے، اور قرآن کا دل سورۂ یٰسین ہے، جو شخص اسے پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس بار قرآن پاک کا ثواب لکھ دیتا ہے۔

क़ुरआन पाक का दिल

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अनस बिन मलिक रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है के हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने इरशाद फ़रमाया: हर चीज़ का एक दिल होता है, और क़ुरआन का दिल सूरह यासीन है, जो शख़्स उसे पढ़ता है अल्लाह तआला उसके लिए दस बार कुरआन पाक पढ़ने का सवाब लिख देता है।

(तिरमिज़ी शरीफ़, हदीस नं: 2887)

سورۂ بقرہ کے فضائل

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ ؛ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ۔(2)

---

(1) جامع الترمذی، أبواب الفضائل، باب ماجاء فی فضل یٰس، حدیث نمبر: 2887

(2) الصحیح لمسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب إستحباب صلاۃ النافلۃ

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ، بے شک شیطان اس گھر سے دور بھاگتا ہے جہاں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔

सूरह बक़रह की फज़ीलत

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है के हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने फ़रमाया: अपने घरों को क़ब्रिस्तान मत बनाओ, बेशक शैतान उस घर से दूर भागता है जहां सूरह बक़रह पढ़ी जाती है।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ़, हदीस नं: 780)

سورۂ اخلاص کے فضائل

عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَأَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) حَتَّى يَخْتِمَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ بَنَى اللَّهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِذَنْ نَسْتَكْثِرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُ أَكْثَرُ وَأَطْيَبُ۔[1]

صحابیِ رسول حضرت معاذ بن انس جُھَنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص "مکمل سورۂ اخلاص" کو دس مرتبہ پڑھ لے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک محل تعمیر کرے گا۔اس پر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ

فی بیتہ حدیث نمبر: 780

(1) مسندِ احمد، مسند الکوفیین، مسند مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ، حدیث نمبر: 15610

تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ﷺ، پھر تو ہم بہت سے محل بنوا لیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس سے بھی زیادہ اور اس سے بھی اچھے (محلات) دینے والا ہے۔

सूरह इखलास की फज़ीलत

सहाबी-ए-रसूल हज़रत हज़रत मुआज़ बिन अनस झुहनी रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है के हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने इरशाद फ़रमाया: जो शख़्स "कुल हुवल्लाहु अहद – मुकम्मल सूरह इखलास" को दस बार पढ़ेगा, अल्लाह तआला उसके लिए जन्नत में एक महल बना देगा। यह सुनकर हज़रत उमर फ़ारूक़ (रज़ियल्लाहु अन्हु) ने अर्ज़ किया: या रसूलल्लाह! फिर तो हम बहुत से महल बनवा लेंगे। हुज़ूर ने फ़रमाया: अल्लाह तआला इस से भी ज़्यादा और इस से भी अच्छे महल्लात देने वाला है।

(मुस्नद अहमद, हदीस नं: 15610)

آیت الکرسی کی فضیلت

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الباهلي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَن قرأَ آيةَ الكرسيِّ دُبُرَ كلِّ صلاةٍ مَكْتوبةٍ، لم يمنَعهُ مِن دخولِ الجنَّةِ، إلّا الموتُ۔[1]

حضرتِ ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی، اس کو جنت میں داخل ہونے سے سوا موت کے کوئی اور چیز نہیں روک سکتی۔

(1) السنن الکبری للنسائي، حدیث نمبر: 9928، والطبراني، واللفظ له

हर फर्ज़ नमाज़ के बाद आयत अल-कुर्सी पढ़ने की फज़ीलत

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबु उमामा बाहिली रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है कि हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने इरशाद फ़रमाया: जिस शख़्स ने हर फर्ज़ नमाज़ के बाद आयत अल-कुर्सी पढ़ी, तो उसे जन्नत में दाख़िल होने से मौत के सिवा कोई और चीज़ नहीं रोक सकती।

(सुनने कुबरा लिन-नसाई, हदीस नं: 9928)

قربانی کا بیان

قربانی تک بال اور ناخن نہ کاٹے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَقْلِمْ مِنْ أَظْفَارِهِ، وَلَا يَحْلِقْ شَيْئًا مِنْ شَعْرِهِ فِي عَشْرِ الْأُوَلِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ۔ (1)

حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا ارادہ قربانی کرنے کا ہے تو وہ دسویں ذی الحجہ تک بال اور ناخون نہ کاٹے۔

कुर्बानी तक बाल और नाखून न काटे

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) फ़रमाते हैं: जिस का इरादा क़ुर्बानी करने का है, तो वह दसवीं ज़िल-हिज्जा तक बाल और नाखून न काटे।

(नसाई शरीफ़, हदीस नं: 4362)

اے لوگو! قربانی کیا کرو

عَنْ عَلِيِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّها النَّاسُ! ضَحُّوا، واحْتَسِبُوا بِدِمائِها فَإِنَّ الدَّمَ – وإنْ وَقَعَ فِي الأَرْضِ – فإِنَّهُ يقَعُ فِي حِرْزِ اللهِ عزَّ وجلَّ۔ (2)

حضرتِ علی مرتضیٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگوں! قربانی کیا کرو! اور ان قربانیوں کے خون پر اجر و ثواب کی امید رکھا کرو، ان کا خون بظاہر زمین پر گرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی پناہ اور اس کی حفاظت میں ہوتا ہے۔

---

(1) سنن النسائی، کتاب الضحایا، حدیث نمبر: 4362

(2) مجمع الزوائد، الترغیب والترھیب، حدیث نمبر: 20–160

ऐ लोगो! कुर्बानी किया करो

हज़रत अली (रज़ियल्लाहु अन्हु) से रिवायत है: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फ़रमाया: ऐ लोगो! कुर्बानी किया करो! और इन कुर्बानियों के खून के बदले अज्र व सवाब की उम्मीद रखा करो, उन (कुर्बानियों) का खून ब-ज़ाहिर धरती पर गिरता है, मगर अल्लाह तआला की पनाह और उसकी हिफाज़त में होता है।

(तरग़ीब व तरहीब, हदीस नं: 160)

یہ قربانیاں کیا ہیں؟

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا هٰذِهِ الْأَضَاحِيُّ؟ قَالَ: سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ قَالُوا: فَمَا لَنَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ؟ قَالَ: بِكُلِّ شَعَرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوا: فَالصُّوفُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِكُلِّ شَعَرَةٍ مِنَ الصُّوفِ حَسَنَةٌ ۔[1]

حضرتِ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہ صحابہؑ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) یہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا: تمھارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) ہمارے لیے اس میں کیا ثواب ہے؟ فرمایا: ہر بال کے مقابل (بدلے) نیکی ہے، عرض کی اُون کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: اُون کے ہر بال کے بدلے میں نیکی ہے۔

ये कुर्बानियाँ क्या हैं?

सहाबी-ए-रसूल हज़रत ज़ैद बिन अरक़म (रज़ियल्लाहु अन्हु) से रिवायत है: सहाबा-ए-किराम ने अर्ज़ किया: या रसूलल्लाह! ये कुर्बानियाँ क्या हैं? हुज़ूर नबी-ए-करीम ने

(1) سنن إبن ماجه، كتاب الأضاحي، باب ثواب الأضحية، حديث نمبر: 3127

फ़रमाया: यह तुम्हारे बाप इब्राहीम (अलैहिस्सलाम) की सुन्नत है। लोगों ने अर्ज़: या रसूलल्लाह! इसमें हमारे लिए क्या सवाब है? फ़रमाया: हर बाल के बदले नेकी है, अर्ज़ की: ऊन का क्या हुक्म है? फ़रमाया: ऊन के हर बाल के बदले नेकी है।

(इब्ने माजा, हदीस नं: 3127)

قربانی کا جانور بے عیب ہونا چاہیے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ، وَأَنْ لَا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ، وَلَا مُدَابَرَةٍ، وَلَا شَرْقَاءَ، وَلَا خَرْقَاءَ۔ (1)

حضرتِ علی مرتضیٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے، فرماتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم جانوروں کے کان اور آنکھیں غور سے دیکھ لیں اور اُس کی قربانی نہ کریں جس کے کان کا اگلا حصہ کٹا ہو اور نہ اُس کی جس کے کان کا پچھلا حصہ کٹا ہو، نہ اُس کی جس کا کان پھٹا ہو یا کان میں سوراخ ہو۔

कुर्बानी का जानवर बे-ऐब होना चाहिये

हज़रत अली मुर्तजा़ (रज़ियल्लाहु अन्हु) से रिवायत है, फ़रमाते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने हमें हुक्म फ़रमाया: हम जानवरों के कान और आंखें ग़ौर (ध्यान) से देख लें, और उसकी कुर्बानी न करें जिसके कान का अगला हिस्सा कटा हुआ हो, और न उसकी जिसके कान का पिछला हिस्सा कटा हुआ हो, और न उसकी जिसका कान फटा हो या जिसके कान में छेद हो।

(तिरमिज़ी शरीफ, हदीस नं: 1498)

(1) جامع الترمذي، أبواب الأضاحي، باب ما يكره من الأضاحي، حديث نمبر: 1498

شہر میں بعدِ نماز قربانی کی جائے

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عازِبٍ الأنصاري رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ، لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ۔ (1)

حضرتِ براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

آج کے دن جو کام ہم کو پہلے کرنا ہے وہ نماز ہے؛ اُس کے بعد قربانی کرنا ہے جس نے ایسا کیا وہ ہماری سنت کو پہنچا اورجس نے (نماز سے) پہلے ذبح کر ڈالا وہ گوشت ہے جو اُس نے اپنے گھر والوں کے لیے پہلے ہی سے کر لیا۔ نسک یعنی قربانی سے اُس کو کچھ تعلق نہیں۔

शहर-कस्बे में नमाज़ के बाद कुर्बानी की जाए

सहाबी-ए-रसूल हज़रत बरा बिन आज़िब बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: आज के दिन जो काम हम को सबसे पहले करना है वो (ईद-उल-अज़हा की) नमाज़ है, उसके बाद क़ुर्बानी करना है, जिसने ऐसा किया वह हमारी सुन्नत को पहुँचा,और जिसने (नमाज़ से) पहले (जानवर) ज़ब्ह कर डाला वह गोश्त है जो उसने पहले ही अपने परिवार के लिए कर लिया है। कुर्बानी से इसका कोई लेना-देना नहीं। (मुस्नद अहमद, हदीस नं: 18481)

---

(1) مسند احمد، أول مسند الكوفيين،حديث الْبَرَاءِ بْنِ عازِبٍ، حدیث نمبر: 18481

قربانی کے پاس موجود رہنا چاہیے

عَنْ عَلِيِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رسولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال لفاطمةَ: يا فاطمةُ! قومي فاشهَدي أُضحيتَكِ، أما إنَّ لكِ بأولِ قطرةٍ تَقْطرُ مِنْ دَمِهَا مَغْفِرةً لكلِّ ذنبٍ، أما إنَّهُ يُجاءُ بها يومَ القيامةِ بلحومها ودمائها سبعينَ ضعفًا حتى تُوضعَ في ميزانِكِ۔[1]

حضرتِ علی مرتضیٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے حضرتِ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا:

اے فاطمہ! اٹھو اور اپنی قربانی کے پاس (ذبح کے وقت) موجود رہو! اس لیے کہ اس کے خون کا پہلا قطرہ (زمین پر) گرتے ہی تمھارے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے، یہ قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے گوشت اور خون کے ساتھ لایا جائے گا اور تمھاری (نیکیوں کے) ترازو میں ستر گنا زیادہ کرکے رکھا جائے گا۔

कुर्बानी के वक़्त जानवर के पास मौजूद रहना चाहिए

हज़रत अली मुर्तज़ा (रज़ियल्लाहु अन्हु) से रिवायत है : हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने हज़रत फातिमा ज़हरा (रज़ियल्लाहु अन्हा) से फरमाया : ऐ फातिमा! उठो और (ज़ब्ह के वक़्त) अपनी कुर्बानी के पास मौजूद रहो! क्योंकि उसके खून की पहली बूंद (ज़मीन पर) गिरते ही तुम्हारे सभी गुनाह माफ कर दिए जाएंगे, और यह कुर्बानी का जानवर क़ियामत के दिन अपने गोश्त और खून के साथ लाया जाएगा, और तुम्हारी (नेकियों के) तराज़ू में सत्तर गुना ज़्यादा करके रखा जाएगा।

(बैहक़ी शरीफ़, हदीस नं: 19635)

(1) السنن الكبرى للبيهقي، حديث نمبر: 19635

حضور نبی کریم ﷺ کی طرف سے قربانی

عَنْ حَنَشٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِي أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ، فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ'' (وفي رواية الترمذي) فَلَا أَدَعُهُ أَبَدًا۔[1]

حضرتِ حنش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی مرتضیٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو دیکھا کہ دو مینڈھے کی قربانی کرتے ہیں، میں نے کہا یہ کیا ہے؟ (یعنی: آپ دو مینڈھے کیوں ذبح کر رہے ہیں؟) فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی: کہ میں حضور سیّد عالم ﷺ کی طرف سے قربانی کروں، لہٰذا میں حضور نبی کریم ﷺ کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔اور ترمذی شریف کی روایت میں ہے کہ میں اسے کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا۔

हुज़ूर नबी-ए करीम - (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) की तरफ से कुर्बानी करना

हज़रत हनश (रज़ियल्लाहु अन्हु) से रिवायत है कि उन्हों ने फरमाया: मैंने हज़रत अली मुर्तज़ा (रज़ियल्लाहु अन्हु) को देखा कि उन्होंने दो दुंबों की कुर्बानी करते हैं, मैंने कहा: यह क्या है?(आप दो दुंबों की कुर्बानी क्यों कर रहे हैं?) हज़रत अली ने फ़रमाया: रसूलल्लाह (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने मुझे वसीयत की है कि मैं हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) की तरफ से कुर्बानी करूं। लिहाज़ा में हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) की तरफ़ से कुर्बानी करता

(1) سنن أبي داؤد، کتاب الضحایا،باب الأضحیة عن المیت،وجامع الترمذی، باب ماجاء فی الأضحیة عن المیت، حدیث نمبر: 2790–1495

हूँ, और तिर्मिज़ी शरीफ की हदीस में है कि मैं उन्हें कभी नहीं छोड़ूंगा। (अबु-दाऊद,तिरमिज़ी शरीफ़, हदीस नं: 2790–1495)

یومِ نحر میں سب سے محبوب عمل

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ، إِنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا، وَأَشْعَارِهَا، وَأَظْلَافِهَا، وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ مِنَ الْأَرْضِ، فَطِيبُوا بِهَا نَفْسًا۔[1]

ام المؤمنین حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) میں ابن آدم (انسان) کا کوئی عمل خدا کے نزدیک خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ محبوب و پیارا نہیں، اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگ، بال اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل خدا کے نزدیک مقام قبول میں پہنچ جاتا ہے لہٰذا قربانی خوش دلی سے کیا کرو۔

दसवीं ज़िल-हिज्जा में अल्लाह के नज़दीक सबसे ज़्यादा महबूब अमल कुर्बानी करना है

हज़रत आयशा सिद्दीक़ा (रज़ियल्लाहु अन्हा) से रिवायत है: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: कुर्बानी के दिन (यानी:दसवीं ज़िल-हिज्जा) में, इब्ने आदम (इंसान) का कोई अमल अल्लाह के नज़दीक खून बहाने (कुर्बानी करने) से ज़्यादा प्यारा नहीं, और वह जानवर क़ियामत के दिन अपने सींगों, बालों और खुरों के साथ आएगा, और

(1) جامع الترمذی، أبواب الأضاحی، باب ماجاء فی فضل الأضحیة، حدیث نمبر: 1493

क़ुर्बानी का खून ज़मीन पर गिरने से पहले ही अल्लाह तआला के नज़दीक मक़ामे-क़बूल में पहुंच जाता है, लिहाज़ा क़ुर्बानी खुश-दिली से करो।

(तिरमिज़ी शरीफ, हदीस न: 1493)

استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ وَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا۔[1]

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص استطاعت رکھنے کے باوجود قربانی نہ کرے، وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔

हैसियत के बावजूद क़ुर्बानी न करना

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा (रज़ियल्लाहु अन्हु) से रिवायत है: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जो शख़्स ताक़त और हैसियत रखने के बावजूद क़ुर्बानी न करे, तो वह हमारी ईदगाह के क़रीब व आस-पास भी न आए।

(इब्ने माजा, हदीस नं: 3123)

صاحبِ نصاب پر قربانی واجب ہے

عَن مِخنَفِ بنِ سُلَيم رضى الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَّةً۔[2]

---

(1) سنن إبن ماجه، كتاب الأضاحى، باب الأضاحى واجبة هى أم لا، حديث نمبر: 3123

(2) سنن أبي داؤد، كتاب الضحايا، باب ماجاء فى إيجاب الأضاحى، حديث نمبر: 2788

حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگوں! بے شک ہر گھر والے (صاحبِ نصاب) پر ہر سال ایک قربانی کرنا واجب ہے۔

हर साल हर साहिबे-निसाब पर कुर्बानी वाजिब है

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: ऐ लोगो! वास्तव में, हर घर वाले (साहिबे-निसाब) पर हर साल एक कुर्बानी करना अनिवार्य है।

(अबु-दाऊद शरीफ़, हदीस नं: 2788)

فضائل ومناقب کا بیان

خصائص مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ۔[1]

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مجھے انبیائے سابقین کرام علیہم السلام پر چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی:

(۱) مجھے جامع کلمات دیے گیے۔
(۲) رُعب طاری کر کے میری مدد کی گئی۔
(۳) میرے لیے مالِ غنیمت حلال کر دیا گیا۔
(۴) میرے لیے ساری زمین پاک اور نماز کی جگہ بنادی گئی۔
(۵) مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔
(۶) اور مجھ پر نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا ہے۔

हुज़ूर नबी-ए-करीम सबसे आख़िरी नबी हैं, आप के बाद कोई नबी नही आयेगा

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है के हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने फ़रमाया: मुझे पहले नबियों पर छह चीज़ों से फज़ीलत व बरतरी दी गई: (1) मुझे जामे-कलिमात दिए गए, (2) रौब

(1) الصحيح لمسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، حديث نمبر: 523

तारी करके मेरी मदद की गई, (3) मेरे लिए “माले-ग़नीमत” हलाल कर दिया गया, (4) मेरे लिए सारी ज़मीन पाक-पवित्र और नमाज़ की जगह बना दी गई, (5) मुझे पूरी कायनात के लिए रसूल बनाकर भेजा गया (6) और मुझ पर “नुबुव्वत का सिलसिला” बंद कर दिया है, यानी: मेरे बाद कोई नबी नही आयेगा।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ़, हदीस नं: 523)

صبح بہاراں

جہاں تاریک تھا، ظلمت کدہ تھا سخت کالا تھا
کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اجالا تھا

عَنْ أُمِّ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي العاصِ الثقفي قَالَتْ:شهِدتُّ آمنةَ لمّا ولَدَتْ رسولَ اللهِ ﷺ فلمّا ضربَها المخاضُ،نظرتُ إلى النجومِ تنزِلُ حتى إني أقولُ: لتَقَعَنَّ علَيَّ. فلَمّا ولَدَتْ خرج لها نورٌ أضاءَ لَهُ البيتُ الذي نحْنُ فيه والدارُ، فما شيءٌ أنظرُ إليه إلا نورٌ۔[1]

حضرت عثمان ابن ابو العاص رضی اللہ عنہ کی والدہ بیان کرتی ہیں کہ حضور سیّد عالم ﷺ کی ولادتِ با سعادت کے موقع پر، میں سیّدہ آمنہ کے پاس موجود تھی، جب شہنشاہِ دو عالم ﷺ کی ولادتِ با سعادت کا وقت قریب ہوا،تو میں نے دیکھا ستارے اتنے قریب ہو گئے کہ میں نے کہا: ضرور ستارے مجھ پر گر جائیں گے، جب حضور نبی کریم ﷺ کی ولادتِ با سعادت ہوئی تو حضرت آمنہ خاتون سے ایسا نور نکلا جس سے ہمارا کمرہ اور پورا گھر روشن ہو گیا، سو میں جس چیز کی

(1) مجمع الزوائد8/223

طرف بھی دیکھتی نور ہی نور نظر آتا۔

कोई परदे से किया निकला घर-घर में उजाला था

हज़रत उस्मान बिन अबुल-आस की वालिदा कहती हैं कि हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) की पैदाइश के वक़्त मैं आमिना खातून के पास मौजूद थी, जब हुज़ूर की विलादत का वक़्त क़रीब हुआ, तो मैंने देखा कि सितारे इतने क़रीब हो गए कि मैंने कहा: ज़रुर सितारे मुझ पर गिर जायेंगे, जब दोनों आलम के सरदार (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) की पैदाइश हो गयी, तो हज़रत आमिना खातून से ऐसा नूर निकला जिससे हमारा कमरा और पूरा घर रोशन हो गया, मैं जिस चीज़ की तरफ़ भी देखती नूर ही नूर नज़र आता था।

(मजमउ ज़्ज़वाइद, 223/8)

آثار مبارکہ سے برکت حاصل کرنا

عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما في رواية طويلة قَالَ: أَخْبَرَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما عَنْ جُبَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: هَذِهِ جُبَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةٍ، لَهَا لِبْنَةُ دِيبَاجٍ، وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوفَيْنِ بِالدِّيبَاجِ، فَقَالَتْ: هَذِهِ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتَّى قُبِضَتْ، فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا، فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضَى يُسْتَشْفَى بِهَا۔[1]

حضرت اسما بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت عبداللہ ایک طویل

(1) الصحيح لمسلم، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم إستعمال إناء الذهب والفضة، حديث نمبر: 2069

روایت میں بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت اسما رضی اللہ عنہا نے حضور نبی اکرم ﷺ کے جبّہ مبارک کے متعلق بتایا اور فرمایا: یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا جبّہ مبارک ہے اور پھر انہوں نے ایک جبّہ نکال کر دکھایا جو موٹا دھاری دار کسروانی (کسریٰ کے بادشاہ کی طرف منسوب ہے) جبّہ تھا جس کا گریبان دیباج کا تھا اور اس کے دامنوں پر دیباج کے سنجاف (جھالر۔یا گوٹ جو پوشاک کے گِردا گِرد لگائیں۔)تھے حضرت اسما رضی اللہ عنھا نے فرمایا: یہ مبارک جبّہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کے پاس ان کی وفات تک محفوظ رہا، جب ان کی وفات ہوئی تو یہ میں نے لے لیا۔یہی وہ مبارک جبّہ ہے جسے حضور نبی اکرم ﷺ پہنتے تھے۔ سو ہم اسے دھو کر اس کا پانی بیماروں کو پلاتے ہیں اور اس کے ذریعے شفا طلب کی جاتی ہے۔

आसारे मुबारक से तबर्रूक

हज़रत अस्मा बिन्ते अबू बकर (रज़ियल्लाहु अन्हुमा) के ग़ुलाम हज़रत अब्दुल्लाह एक लंबी रिवायत में बयान करते हैं कि हज़रत अस्मा (रज़ियल्लाहु अन्हा) ने मुझे हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम के जुब्बे के बारे में बताया और फिर उन्होंने एक जुब्बा निकाल कर दिखाया जो मोटा धारी-दार किसरा-वानी जुब्बा था, जिसका गिरेबान रेशम का था और उसके दामनों पर रेशम का संजाफ था (झालर), हज़रत अस्मा (रज़ियल्लाहु अन्हा) ने फरमाया: यह मुबारक जब्बा हज़रत आयशा सिद्दीक़ा के पास उनकी वफ़ात तक रहा, जब उनकी वफ़ात हुई तो यह जुब्बा मैंने ले लिया, यही वह मुबारक जुब्बा है जिसे हुज़ूर नबी-ए-करीम पहनते थे, सो; हम इसे धोकर इसका धोवन/पानी बीमारों को पिलाते हैं और इस के ज़रिये

शिफा तलब की जाती है।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ़, हदीस नं: 2069)

نگاہِ مصطفیٰ ﷺ کا کمال

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا، فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ، وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ۔ (1)

حضرتِ ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میری اُمّت کے اچھے اور بُرے اعمال مجھ پر پیش کیے گئے تو میں نے ان کے اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا بھی پایا، اور ان کے بُرے اعمال میں سے اس تھوک کو بھی پایا جو مسجد میں ہو اور اسے دُور نہ کیا گیا ہو۔

شرح وبیان:۔۔۔دلیل الفالحین میں ہے:

میں نے ان کے اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کو بھی پایا۔ جیسے پتھر اور کانٹے وغیرہ ہٹانا تاکہ گزرنے والوں کو تکلیف نہ ہو۔ اس فرمانِ عالی سے لوگوں کو فائدہ پہنچانے اور ان سے تکالیف دور کرنے کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔ **ابنِ رسلان** فرماتے ہیں: میں نے بعض مشائخ کرام سے سنا ہے کہ جو راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹائے تو اسے چاہیے کہ "لا إله إلاّ اللهُ" بھی پڑھ لے تاکہ ایمان کا ادنیٰ اور اعلیٰ شعبہ اور قول وفعل جمع ہوجائیں۔

---

(1) الصحيح لمسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب النهى عن البصاق فى المسجد فى الصلاة، حديث نمبر: 553

شرح صحیح مسلم للنووی میں ہے:

اس سے ظاہر ہوا کہ اس قباحت اور مذمت میں تھوکنے والے کے ساتھ ہر وہ شخص بھی شامل ہے جو اس تھوک کو دیکھے اور دفن یا صاف کرکے زائل نہ کرے۔

مفتی احمد یار خان نعیمی فرماتے ہیں:

یعنی تاقیامت میرا جو اُمّتی کوئی بھی اچھا برا عمل کرے گا مجھے سب دکھا دیے گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ اپنے ہر اُمّتی اور اس کے ہر عمل سے خبر دار ہیں۔ حضور ﷺ کی نگاہیں اندھیرے، اُجالے کھلی، چھپی، موجود و معدوم ہر چیز کو دیکھ لیتی ہیں۔جس کی آنکھ میں "مَازَاغ" کا سرمہ ہو اس کی نگاہ ہمارے خواب وخیال سے زیادہ تیز ہے۔ہم خواب وخیال میں ہر چیز کو دیکھ لیتے ہیں۔حضور سیّد عالم ﷺ نگاہ سے ہر چیز کا مشاہدہ کرلیتے ہیں۔صوفیاء فرماتے ہیں کہ یہاں اعمال میں دل کے اعمال بھی داخل ہیں، لہٰذا حضور ﷺ ہمارے دلوں کی ہر کیفیت سے خبردار ہیں۔راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا۔ راستے سے مسلمانوں کا راستہ مراد ہے۔یعنی:جس راستے سے مسلمان گزرتے یا گزر سکتے ہوں وہاں سے کانٹا، اینٹ، پتھر دُور کردینا ثواب ہے۔ جانوروں، جنات، حربی کُفّار کا راستہ مراد نہیں۔اِن کافروں کے راستے میں کانٹے، بارود بچھانا، اِن کے پل توڑنا، ڈائنامیٹ لگا کر راستے اُڑادینا سب کچھ عبادت ہے کیونکہ جہاد میں یہ سب کچھ ہوتا ہے۔

علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی فرماتے ہیں:

ہر وہ تکلیف دہ چیز مثلاً کانٹا، شیشہ، ٹھوکر کی چیزیں جس سے چلنے والوں کو ایذا پہنچنے کا اندیشہ ہو اس کو راستوں سے ہٹادینا بہت معمولی کام ہے لیکن یہ عمل اللہ تعالیٰ کو اِس قدر پسند ہے کہ وہ اس کی جزا میں اپنے فضل وکرم سے جنت عطا فرمادیتا ہے۔آج کل کے مسلمان اس عملِ صالح کی عظمت اور اِس کے اجر وثواب سے بالکل ہی غافل ہیں۔بلکہ اُلٹے راستوں میں تکلیف کی چیزیں ڈال دیا کرتے ہیں۔مثلاً:عام طور پر لوگ کیلا کھا کر اُس کا چھلکا ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر پھینک دیا کرتے ہیں۔گاڑی آنے پر مسافر بدحواس ہو کر ٹرین میں چڑھنے

کے لیے دوڑتے اور کیلے کے چھلکوں پر پاؤں پڑجانے سے پھسل کر گرجاتے ہیں اور بعض شدید زخمی ہوجاتے ہیں، اسی طرح ہڈیاں اور شیشے کے ٹکڑے عام طور پر لوگ راستوں میں ڈال دیا کرتے ہیں۔اِن حرکتوں سے مسلمان کو بچنا چاہیے بلکہ راستوں میں کوئی تکلیف دہ چیز پر اگر نظر پڑجائے تو اس کو راستوں سے ہٹادینا چاہیے۔اِنْ شاءاللہ اگر یہ عمل مقبول ہوگیا تو جنت ملے گی۔ واللہُ تَعَالٰی اَعْلَم۔ (فیضانِ ریاض الصالحین)

निगाहे मुस्तफ़ा (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) का कमाल

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू ज़र ग़िफारी से रिवायत है: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: मेरी उम्मत के अच्छे और बुरे आमाल मेरे सामने पेश किए गए थे, तो मैंने उनके अच्छे आमाल में से रास्ते से तक्लीफ़ दह चीज़ को दूर करना भी पाया, और उनके बुरे आमाल में से उस थूक को भी पाया जो मस्जिद में हो और उसे हटाया नहीं किया गया।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ, हदीस नं: 553)

ولادت مصطفیٰ ﷺ کی خوشی منانا

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ؟ قَالَ: ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ، وَيَوْمٌ بُعِثْتُ، أَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ۔(1)

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے دو شنبہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو سید عالم ﷺ نے فرمایا: اِسی روز میری ولادت ہوئی، اِسی روز مجھے مبعوث کیا گیا

(1) الصحيح لمسلم، كتاب الصيام، باب إستحباب ثلاثة أيام من كلّ شهر، حدیث نمبر:1162

اور اِسی روز میرے اُوپر قرآن نازل کیا گیا۔

नबी-ए-करीम पीर के दिन रोज़ा रख कर अपनी विलादत की खुशी का इज़हार करते थे

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबु क़तादह रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है कि हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) से पीर के दिन रोज़ा रखने के बारे में पूछा गया, तो हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फ़रमाया:इसी दिन मैं पैदा हुआ इसी दिन मेरी बिअ'सत हुई और इसी दिन मुझ पर क़ुरआन नाज़िल किया गया।

(सहीह-मुस्लिम, हदीस नं: 1162)

گنبد خضریٰ کا روشن دان

عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ أَوْسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قُحِطَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ قَحْطًا شَدِيدًا، فَشَكَوْا إِلَى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: انْظُرُوا قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاجْعَلُوا مِنْهُ كُوًى إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ. قَالَ : فَفَعَلُوا، فَمُطِرْنَا مَطَرًا حَتَّى نَبَتَ الْعُشْبُ، وَسَمِنَتِ الْإِبِلُ حَتَّى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ، فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ۔ (1)

حضرت ابو جوزاء اوس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ کے لوگ سخت قحط میں مبتلا ہو گیے تو انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے (اپنی ناگفتہ بہ حالت کی) شکایت کی۔تو اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور (یعنی روضہ

(1) مسند الدارمی، المقدمة، باب ما أكرم الله تعالیٰ نبيه ﷺ بعد موته، حدیث نمبر:93

اقدس) کے پاس جاؤ اور وہاں سے ایک کھڑکی (روشن دان) آسمان کی طرف اس طرح کھولو کہ قبرِ انور اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ رہے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے ایسا ہی کیا تو بہت زیادہ بارش ہوئی یہاں تک کہ خوب سبزہ اُگ آیا اور اونٹ اتنے موٹے ہو گیے کہ (محسوس ہوتا تھا) جیسے وہ چربی سے پھٹ پڑیں گے لہٰذا اس سال کا نام ہی "عَامُ الْفَتْقِ" (پیٹ) پھٹنے کا سال رکھ دیا گیا۔

मदीने का काल और गुंबदे खज़रा में रौशन-दान

हज़रत अबू जौज़ा औस बिन अब्दुल्लाह रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है के एक बार मदीना के लोग सख़्त काल/ सूखे-पन में मुब्तला हो गये, तो उन्होंने हज़रत आयशा सिद्दीक़ा रज़ियल्लाहु अन्हा से (अपनी ना क़ाबिले-बरदाश्त हालत की) शिकायत की। तो हज़रत आयशा सिद्दीक़ा (रज़ियल्लाहु अन्हा) ने फ़रमाया: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) के रौज़-ए- अनवर (गुंबदे ख़ज़रा) के पास जाओ और वहाँ से आसमान की तरफ़ एक खिड़की/ रौशन-दान इस तरह खोलो के रौज़-ए- अनवर और आसमान के दरमियान कोई परदा न हो। हदीस के रावी का बयान है के लोगों ने ऐसा ही किया,तो (अचानक) बहुत ज़्यादा बारिश हुई यहां तक के खूब सारी हरियाली उग आई और ऊंट (और दूसरे जानवर) इतने मोटे हो गये के (महसूस होता था) जैसे वह चरबी से फट पड़ेगें। इसीलिए उस साल का नाम “आमुल-फत्क़” यानी:(पेट) फटने का साल रख दिया गया।

(मुस्नद दारमी शरीफ़, हदीस नं: 93)

بکرا ذبح کرکے اپنا میلاد منایا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أَنّ النبيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنْ نفسِهِ بعدَ ما بُعِثَ نبيًّا. (وفي روايةٍ) بعد النُّبوَّةِ۔ (1)

حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اعلانِ نبوت کے بعد اپنا عقیقہ کیا۔

استدلال: حضور سیّد عالم ﷺ کا عقیقہ آپ ﷺ کے دادا حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی ولادتِ با سعادت کے ساتویں دن ہی کر دیا تھا۔آپ ﷺ چالیس سال تک اپنا عقیقہ کیسے مؤخر فرما سکتے تھے، اور عقیقہ زندگی میں فقط ایک ہی مرتبہ کیا جاتا ہے، بلا شبہ یہ بکرے ذبح کرنا اپنی ولادتِ مبارکہ کی خوشی میں ہی تھا۔

हुज़ूर नबी-ए-करीम ने अपना मीलाद बकरे ज़ब्ह करके मनाया

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अनस बिन मालिक-रज़ियल्लाहु अन्हु बयान करते हैं के हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने नुबुव्वत का ऐलान करने के बाद अपना अक़ीक़ा किया।

(सुनने कुबरा,9/300, मज'मउ-ज़्ज़वाइद, 4/62)

इस्तिदलाल:– हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम का अक़ीक़ा हुज़ूर नबी-ए-करीम के दादा हज़रत अब्दुल मुत्तलिब ने हुज़ूर की विलादत के सातवें दिन ही कर दिया था। हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम चालीस साल तक अपना अक़ीक़ा कैसे टाल सकते थे, और अक़ीक़ा ज़िदंगी में केवल एक ही बार किया जाता है, बिला-शुबह यह बकरे ज़ब्ह

---

(1) مجمع الزوائد والسنن الكبرى للبيهقي

करना अपनी विलादत की खुशी में ही था।

جسم اقدس کی خوشبو

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا مَسِسْتُ حَرِيرًا وَلَا دِيبَاجًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا شَمِمْتُ رِيحًا قَطُّ أَوْ عَرْفًا قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ أَوْ عَرْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ونازک؛ دیباج اور ریشم کو بھی نہیں پایا، اور رسول اللہ ﷺ کے بدن اطہر سے زیادہ معطر و خوشبو دار؛کستوری یا عنبر کی خوشبو بھی کبھی نہیں سونگھی۔

हुज़ूर नबी-ए-करीम के बदन की खुश्बू

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अनस बिन मलिक रज़ियल्लाहु अन्हु बयान फरमाते हैं के: मैंनें हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) की हथेली से ज़्यादा कोमल (नर्म) दीबाज और रेशम को भी नहीं पाया, और हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) के मुबारक बदन से ज़्यादा खुशबूदार,कस्तूरी या अम्बर की खुश्बू भी नहीं सूंघी।

(सहीह-बुख़ारी शरीफ़, हदीस नं: 3561)

دعاے ابراہیم اور بشارتِ عیسیٰ

عَنْ أصحابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أنهم قَالُوا:يَا رسولَ اللهِ! صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أخبِرْنا عَنْ نفسك، قَالَ:نَعَمْ، أنَا دعوةُ أبي إبراهيمَ وبُشرى عيسى وَ رَأَتْ أمي حين حَبَلَتْ كأنه خَرَجَ منها نورٌ أضاءتْ له

(1) صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، حدیث نمبر:3561

بُصری من أرضِ الشامِ۔ [1]

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسولَ اللہِ! ﷺ ہمیں اپنے بارے میں آگاہ فرمائیے (کہ آپ ﷺ کون ہیں)؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں، سنو! میں دعاے ابراہیم اور بشارتِ عیسیٰ -علیہما السلام- ہوں، اور اپنی ماں کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے اس وقت دیکھا جب میں ان کے شکم اطہر میں تھا، کہ اُن سے ایک ایسا نور ظاہر ہوا جس سے ملک شام کے محلات روشن ہو گئے۔

हुज़ूर नबी-ए-करीम (हज़रत) इब्राहीम की दुआ और (हज़रत) ईसा की बशारत हैं

हज़राते सहाबा-ए-किराम रज़ियल्लाहु अन्हुम ने अर्ज़ किया :या रसूलल्लाह! (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) हमें अपने बारे में ख़बर दीजिये के आप कौन हैं? हुज़ूर नबी-ए-करीम ने फ़रमाया: हाँ,(सुनो!) मैं (हज़रत) इब्राहीम अलैहिस्सलाम की दुआ और (हज़रत) ईसा अलैहिस्सलाम की बशारत व खुशखबरी हूँ, और मैं अपनी माँ का वो ख़्वाब हूँ जो उन्होंने तब देखा था जब मैं उनके शिकम अतहर (पेट) में था, के उनसे एक ऐसा नूर ज़ाहिर हुआ जिससे मुल्के शाम के महल रोशन हो गये।

(अलबिदाया वन्निहाया, 2/299)

نزولِ نعمت کا دن عید کا دن ہے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ قَالَ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَءُونَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا، قَالَ:أَيُّ آيَةٍ؟ قَالَ: { الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ

(1) البداية والنهاية

عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا } .قَالَ عُمَرُ: قَدْ عَرَفْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ۔ (1)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المومنین! آپ اپنی کتاب (قرآن شریف) میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ آیت ہم گروہِ یہود پر اُترتی تو ہم اس کے نازل ہونے کے دن کو عید بنا لیتے۔آپ نے پوچھا: وہ کون سی آیت ہے؟ اس نے کہا:(یہ والی ترجمہ:) (آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمھارے لیے اسلام کو (بہ طورِ) دین (یعنی مکمل نظامِ حیات کی حیثیت سے) پسند کر لیا)۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس دن اور جس جگہ یہ آیت حضور نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوئی ہم اس کو پہچانتے ہیں۔آپ ﷺ اُس وقت جمعہ کے دن مقام عرفات میں کھڑے تھے۔

ثابت ہوا کہ نزولِ نعمت کے دن کو بطور عید منانا جائز ہے۔جس طرح تکمیلِ دین کی آیت کا یومِ نزول؛ روزِ عید ٹھہرا، اسی طرح رحمت عالم ﷺ کے دنیا میں تشریف آوری کا دن یومِ عید ہے۔جن کے صدقے ہمیں مکمل قرآن جیسی نعمت عطا ہوئی اس دن کو بطور عید منانا بلا شبہ جائز ہے۔

नेअमत नाज़िल होने के दिन को ईद के तौर पर मनाना जाइज़ है

एक यहूदी ने हज़रत उमर से कहा,ऐ मुसलमानों के अमीर! आप अपनी किताब में एक ऐसी आयत पढ़ते हैं कि अगर वह आयत हम यहूदियों पर उतरी होती तो हम उस दिन को ईद बना लेते। आपने पूछा: वो कौन सी आयत है? उसने कहा: आज

(1) صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب زیادۃ الإیمان ونقصانہ، حدیث نمبر:45

मैंने तुम्हारे लिए तुम्हारा दीन मुकम्मल कर दिया है...। हज़रत उमर ने कहा: हम उस दिन और जगह को जानते हैं जहां यह आयत हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम पर नाज़िल हुई थी। हुज़ूर जुमे के दिन अराफात के मैदान में खड़े थे।

(सहीह-बुख़ारी शरीफ़, हदीस नं: 45)

साबित हुआ के नैमत नाज़िल होने के दिन को ईद के रूप में मनाना जाइज़ है। जिस तरह तकमीले-दीन की आयत के नाज़िल होने का दिन ईद का दिन ठहरा, इसी तरह हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम के दुनिया में तशरीफ़ लाने का दिन ईद का दिन है। जिनके सदक़े में हमें क़ुरआन और ईमान जैसी नैमत मिली इस दिन को ईद के रूप में मनाना बिला-शुबह जाइज़ है।

تذکرۂ میلاد کے لیے جمع ہونا

قَالَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ يَعْنِي مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوا: جَلَسْنَا نَدْعُو اللّٰهَ، وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِدِينِهِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِكَ. قَالَ: آللّٰهِ، مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ؟ قَالُوا: آللّٰهِ، مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَلِكَ. قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهَمَةً لَكُمْ، وَإِنَّمَا أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ۔(1)

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محفل میں تشریف لائے اور پوچھا کہ کس چیز نے تمہیں یہاں بٹھایا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ ہم یہاں اس لیے بیٹھے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے جو دین اسلام کی دولت

(1) سنن النسائی، کتاب آداب القضاۃ، کیف یستحلف الحاکم، حدیث نمبر: 5426

عطا فرمائی ہے اور آپ کو بھیج کر ہم پر جو احسان فرمایا ہے، اُس کا ذکر کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں، اور اللہ تعالیٰ کی اِس پر حمد بجا لائیں۔حضور سیّد عالمﷺ نے فرمایا:اللہ تعالیٰ کی قسم (کھاکر کہو کیا) تم صرف اس لیے ہی بیٹھے ہو؟ وہ بولے کہ اللہ کی قسم! ہم تو صرف اسی واسطے بیٹھے ہیں۔ تو شہنشاہِ دو عالمﷺ نے فرمایا کہ میں نے تم سے اس لیے قسم نہیں لی کہ مجھے تم پر شک ہے، بلکہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور خبر دی کہ اللہ تعالیٰ تمھاری وجہ سے فرشتوں پر فخر فرما رہا ہے۔

सहाबा-ए-किराम का मीलादुन्नबी मनाने के लिए बैठना और हुज़ूर का खुश होकर उनको खुशखबरी सुनाना

एक बार हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) सहाबा-ए-किराम की मजलिस में आए और पूछा, यहाँ क्यों बैठे हो? सहाबा-ए-किराम ने कहा: हम यहाँ इसलिए बैठे हैं के हमें अल्लाह ने दीने-इस्लाम की जो नेअमत अता की है और जो एहसान उसने आपको भेजकर हम पर किया है, उसका ज़िक्र करें, अल्लाह से दुआ करें और इसके लिए अल्लाह तआला का शुक्र करें। हुज़ूर ने फ़रमाया: अल्लाह की क़सम (खाकर कहो क्या) तुम बस इसलिए ही बैठे हो? उन्होंने कहा:अल्लाह की क़सम! हम सिर्फ इसलिए ही बैठे हैं। तो हुज़ूर ने फ़रमाया,मैंने तुमसे इसलिये क़सम नहीं ली के मुझे तुम लोगों पर शक है। बल्कि मेरे पास जिबराईल अलैहिस्सलाम ने आकर ख़बर दी है के अल्लाह पाक तुम्हारी वजह से फरिश्तों पर फख्र कर रहा है।

(नसाई शरीफ़, हदीस नं: 5426)

آمدِ مصطفیٰ – عليه التحية والثناء – پر اہل مدینہ کا جشن

عَنِ الْبَرَاء رضي الله عنه قَالَ: فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوتِ، وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ يُنَادُونَ: يَا مُحَمَّدُ!، يَا رَسُولَ اللّٰهِ!، يَا مُحَمَّدُ!، يَا رَسُولَ اللّٰهِ![1]

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت فرماکر مدینہ منورہ تشریف لے گئے، اور جب نبی مکرم ﷺ مدینہ منورہ پہنچے تو مدینہ شریف کے تمام مرد اور عورتیں گھروں کے اوپر چڑھ گئے، لڑکے اور غلام مدینے کے راستوں میں پھیل گئے اور پکارنے/ نعرے لگانے لگے: یا نبی اللہ! ﷺ، یا رسولَ اللہِ! ﷺ، یا حبیب اللہ! ﷺ، یا خیرَ خلقِ اللہِ! ﷺ!!!

आमदे मुस्तफ़ा पर अहले-मदीना का जश्न

सहाबी-ए-रसूल हज़रत बराअ बिन आज़िब रज़ियल्लाहु अन्हु फ़रमाते हैं के हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) मक्का शरीफ से हिजरत करके मदीना शरीफ़ तशरीफ़ ले गए और जब हुज़ूर नबी-ए-करीम मदीना शरीफ पहुंचे तो मदीने के तमाम मर्द और औरतें अपने घरों के ऊपर चढ़ गए। लड़के और गुलाम मदीना शरीफ के रास्तों में फैल गये, पुकारने और नारा लगाने लगे :या हबीबल्लाह ! या रसूलल्लाह! या हबीबल्लाह ! या रसूलल्लाह! सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ़, हदीस नं: 2009)

---

(1) الصحيح لمسلم، كتاب الزهد والرقائق، باب في حديث الهجرة، حديث نمبر: 2009

ہمارا نبی ﷺ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
سب سے بالا و والا ہمارا نبی ﷺ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا إِذَا بُعِثُوا، وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا وَفَدُوا، وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوا، لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي، وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي وَلَا فَخْرَ۔ (1)

حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے پہلے میں ہی اٹھایا جاؤں گا، میدانِ حشر میں جب لوگ وفد کی صورت میں میرے پاس آئیں گے تو ان کی طرف سے بارگاہِ خدا میں؛ میں ہی نمائندہ بنوں گا، جب لوگ مایوس ہوجائیں گے تو میں ہی انہیں خوشخبری دینے والا ہوں گا، حمدِ باری تعالیٰ کا جھنڈا (لواء الحمد) قیامت کے دن میرے ہی ہاتھ میں ہوگا، میں ہی اللہ کے یہاں اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور اس پر مجھے فخر نہیں۔

सबसे औला व आला हमारा नबी

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अनस बिन मालिक-रज़ियल्लाहु अन्हु बयान करते हैं के हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फ़रमाया: क़ियामत के दिन,लोगों में सबसे पहले मैं ही उठाया जाऊँगा, हश्र के मैदान में जब लोग गिरोह की सूरत में मेरे पास आएंगे, तो मैं ही अल्लाह की बारगाह में उनका नुमाइंदा बनूँगा, जब लोग निराश होंगे, तो मैं ही उन्हें खुशखबरी देने वाला हूंगा।लिवाउल-हम्द क़ियामत के दिन मेरे ही हाथ में होगा। मैं ही अल्लाह के यहाँ औलादे-आदम का

(1) جامع الترمذی، أبواب المناقب عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، حدیث نمبر:3610

सरदार हूंगा।मुझे इस पर गर्व नहीं है।

(तिरमिज़ी शरीफ़, हदीस नं:3610)

رحمت عالم ﷺ

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ وَهُدًى لِلْعَالَمِيْنَ''(وفي رِوَايَةِ أَبِي نُعَيْمٍ:) وَهُدًى لِلْمُتَّقِيْنَ۔[1]

حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم ﷺ نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت اور سراپا ہدایت بنا کر بھیجا ہے۔

اور ابو نعیم کی روایت میں ہے کہ بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام پرہیزگاروں (یعنی: انبیا و رسلان عظام، اولیا اور صالحین کرام) کے لیے سراپا ہدایت بنا کر بھیجا ہے۔

شرح و بیان:— تاجدارِ رسالت مآب ﷺ تمام نبیوں، رسولوں اور فرشتوں – علیہم السلام–کے لیے رحمت ہیں، دین و دنیا میں رحمت ہیں، جنّات اور انسانوں کے لیے رحمت ہیں، مومن و کافر کے لیے رحمت ہیں، حیوانات، نباتات اور جمادات کے لیے رحمت ہیں، الغرض عالَم میں جتنی چیزیں داخل ہیں، سیّدُ المرسلین ﷺ ان سب کے لیے رحمت ہیں۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم ﷺ کا رحمت ہونا عام ہے، ایمان والے کے لیے بھی اور اس کے لیے بھی جو ایمان نہ لایا۔ مومن کے لیے تو

---

(1) مسند احمد، مسند الأنصار، حديث أبي أمامة الباهلي عن النبي ﷺ، حدیث نمبر:22307

آپ ﷺ دنیا و آخرت دونوں میں رحمت ہیں اور جو ایمان نہ لایا اس کے لیے آپ ﷺ فقط دنیا میں رحمت ہیں کہ آپ ﷺ کی بدولت اس کے دُنیوی عذاب کو مؤخَّر کر دیا گیا اور اس سے زمین میں دھنسانے کا عذاب، شکلیں بگاڑ دینے کا عذاب اور جڑ سے اکھاڑ دینے کا عذاب اٹھا دیا گیا۔[1]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محقق بریلوی نَوَّرَ اللّٰہُ مرقدہ فرماتے ہیں:

عالم "ماسوائے اللہ" کو کہتے ہیں جس میں انبیا وملائکہ سب داخل ہیں۔ تو لاجَرم (یعنی لازمی طور پر) حضور پُر نور، سیّد المرسَلین ﷺ ان سب پر رحمت ونعمت ِ ربُّ الارباب ہوئے، اور وہ سب حضور کی سرکارِ عالی مدار سے بہرہ مند وفیضیاب۔ اسی لیے اولیاے کاملین وعلماے عاملین تصریحیں فرماتے ہیں کہ: ازل سے ابد تک، ارض وسما میں، اُولیٰ وآخرت میں، دین ودنیا میں، روح وجسم میں، چھوٹی یا بڑی، بہت یا تھوڑی، جو نعمت ودولت کسی کو ملی یا اب ملتی ہے یا آئندہ ملے گی سب حضور کی بارگاہِ جہاں پناہ سے بٹی اور بٹتی ہے اور ہمیشہ بٹے گی۔[2]

اس سے ثابت ہوا کہ سیّد المرسَلین ﷺ مخلوق میں سب سے اَفضل ہیں۔ چنانچہ امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں: جب حضور انور ﷺ تمام عالمین کے لیے رحمت ہیں تو واجب ہوا کہ وہ (اللہ تعالیٰ کے سوا) تمام سے اَفضل ہوں۔[3]

تفسیر روح البیان میں اکابِر بزرگانِ دین کے حوالے سے مذکور ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کوتمام جہانوں کے لیے خواہ وہ عالَمِ ارواح ہوں، یا عالَمِ اجسام، ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول سب کے لیے مُطلَق، تام، کامل، عام، شامل اور جامع رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے اور جو تمام عالَموں کے لیے رحمت ہو تو لازم ہے

---

(1) تفسیر خازن، الانبیاء، تحت الآیۃ: 107، 297/3

(2) فتاوی رضویہ، رسالہ: تجلی الیقین، 141/30

(3) تفسیر کبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ: 253، 521/2

کہ وہ تمام جہان سے افضل ہو۔(1)

तमाम जहानों के लिए रहमत

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू उमामा बाहिली रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है के हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने फ़रमाया: बेशक अल्लाह त'आला ने मुझे तमाम जहानों के लिए रहमत और सरापा हिदायत बना कर भेजा है। एक दूसरी रिवायत में है के अल्लाह तआला ने मुझे तमाम परहेज़गारों (नबियों, रसूलों, वलियों और सालीहीन व नेकों) के लिए सरापा हिदायत बना कर भेजा है।

شفاعتِ مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُيِّرْتُ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ ؛ لِأَنَّهَا أَعَمُّ وَأَكْفَى، أَتُرَوْنَهَا لِلْمُتَّقِينَ؟ لَا، وَلَكِنَّهَا لِلْمُذْنِبِينَ الْخَطَّائِينَ الْمُتَلَوِّثِينَ۔(2)

حضرتِ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مجھے شفاعت، اور میری آدھی امت کے جنت کے داخلے میں سے کوئی ایک چیز منتخب کرنے کی اجازت دی گئی، تو میں نے شفاعت کو منتخب کر لیا؛ کیونکہ یہ زیادہ افراد کو شامل کرنے والی اور زیادہ کفایت کرنے والی ہے۔کیا تمھارا یہ خیال ہے کہ یہ(شفاعت) پرہیز گاروں کے لیے ہوگی؟ نہیں، بلکہ یہ گناہ گاروں، خطا

(1) روح البیان، الانبیاء، تحت الآیۃ: 107، 528/5، بحوالہ:صراط الجنان

(2) سنن إبن ماجه، كتاب الزهد، باب ذكر الشفاعة، حديث نمبر:4311

کاروں اور (گناہوں میں) لتھڑے ہوئے لوگوں کے لیے ہوگی۔

शफा'अते मुस्तफ़ा

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू मूसा अश'अरी रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है के हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने फरमाया: मुझे शफा'अत और मेरी आधी उम्मत के जन्नत में दाख़िल होने में से कोई एक चीज़ चुनने के दरमियान इजाज़त दी गई, तो मैंने शफा'अत को चुन लिया, क्योंकि यह ज़्यादा लोगों को शामिल करने वाली और ज़्यादा किफ़ायत करने वाली है। क्या तुम्हारा यह ख्याल है के यह शफा'अत परहेज़गारों के लिए होगी? नहीं, बल्के यह गुनाहगारों, ख़ताकारों और (गुनाहों में) लुथड़े हुए लोगों के लिए होगी।

(इब्ने माजा, हदीस नं: 4311)

نگاہ مصطفیٰ ﷺ کا کمال

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَاهُنَا؟ فَوَاللّٰهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ خُشُوعُكُمْ وَلَا رُكُوعُكُمْ، إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي۔[1]

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کیا تم یہی دیکھتے ہو کہ (دوران نماز) میرا منہ (قبلہ) ادھر ہوتا ہے؟ اللہ کی قسم! مجھ سے نہ (تمھارے دلوں کی حالت اور ان کا) خشوع و خضوع پوشیدہ ہے اور نہ ہی (تمھاری ظاہری حالت کے) رکوع، میں تمہیں اپنی پشت کے پیچھے سے

---

(1) صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب عظة الإمام الناس في إتمام الصلاة وذكر القبلة، حديث نمبر: 418

بھی (اسی طرح) دیکھتا ہوں، (جیسے اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں)۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود

निगाहे-मुस्तफ़ा का कमाल

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है के हुज़ूर नबी-ए-करीमन सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने फ़रमाया: क्या तुम यही देखते हो के (दौरान नमाज़) मेरा मुंह इधर (काबे की तरफ़) होता है? ख़ुदा की क़सम! न तो मुझ से (तुम्हारे दिलों की हालत और उनका) खुशूअ व खुज़ूअ छुपा है और न ही तुम्हारे रुकू, मैं तुम्हें अपनी पीठ के पीछे से भी इसी तरह देखता हूँ जैसे अपने सामने से देखता हूँ।

(सहीह-बुख़ारी शरीफ़, हदीस नं: 418)

تمام کائنات کے رسولِ اعظم ﷺ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ... وَکَانَ النَّبِيُّ یُبْعَثُ إِلَی قَوْمِہِ خَاصَّۃً، وَبُعِثْتُ إِلَی النَّاسِ کَافَّۃً۔[1]

صحابیِ رسول، حضرتِ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (مجھ سے) پہلے نبی کسی خاص قوم و قبیلے کی طرف ہی بھیجے جاتے تھے لیکن مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا بھیجا گیا ہے۔

तमाम कायनात के रसूल

सहाबी-ए-रसूल हज़रत जाबिर बिन अब्दुल्लाह

(1) صحیح البخاري، کتاب الصلاۃ، باب قولِ النبی ﷺ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورً، حدیث نمبر: 438

रज़ियल्लाहु अन्हु बयान करते हैं के हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने इरशाद फ़रमाया: मुझ से पहले नबी किसी खास क़बीले और क़ौम की तरफ़ ही भेजे जाते थे, लेकिन मुझे पूरी कायनात के लिए रसूल बनाकर भेजा गया है (और मुझ पर “नुबुव्वत का सिलसिला” बंद कर दिया है, यानी: मेरे बाद कोई नबी नही आयेगा।

(सहीह-बुख़ारी शरीफ़, हदीस नं: 438)

شانِ محبوبی

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ الأنصاري رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيبَهُمْ، وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ۔ (1)

حضرتِ اُبَی بن ابی کعب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب قیامت کا دن ہو گا تو میں نبیوں کا امام و پیشوا، ان کا خطیب، اور ان میں (سب سے پہلے) شفاعت کرنے والا ہوں گا، اور (مجھے اس پر) کوئی فخر نہیں۔

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا
کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

शाने-महबूबिय्यत

सहाबी-ए-रसूल हज़रत हज़रत उबई इब्ने अबी काब अंसारी (रज़ियल्लाहु अन्हु) से रिवायत है के हुज़ूर नबी-ए-करीम

(1) سنن إبن ماجه، كتاب الزهد، باب ذكر الشفاعة، حديث نمبر: 4314

सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने फ़रमाया:जब क़ियामत का दिन आएगा, तो मैं नबियों का इमाम और पेशवा, उनका ख़तीब और उनमें सबसे पहले शफ़ा'अत व सिफ़ारिश करने वाला हुंगा और मुझे इस पर कोई फख़्र नहीं है।

(इब्ने माजा शरीफ़, हदीस नं: 4314)

تاجداروں کا آقا ہمارا نبی ﷺ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُونَهُ قَالَ : فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ، سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُونَ، فَسَمِعَ حَدِيثَهُمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَجَبًا، إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيلًا، اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَقَالَ آخَرُ: مَاذَا بِأَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوسَى، كَلَّمَهُ تَكْلِيمًا، وَقَالَ آخَرُ: فَعِيسَى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوحُهُ، وَقَالَ آخَرُ: آدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ، فَسَلَّمَ، وَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ، وَعَجَبَكُمْ، إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذَلِكَ، وَمُوسَى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذَلِكَ، وَعِيسَى رُوحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذَلِكَ، وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذَلِكَ، أَلَا وَأَنَا حَبِيبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِي فَيُدْخِلُنِيهَا وَمَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَلَا فَخْرَ۔ [1]

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ چند صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور نبی کریم ﷺ کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔

(1) جامع الترمذی، أبوابُ المناقب عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، حدیث نمبر: 3616

اتنے میں حضور سیّد عالم ﷺ تشریف لے آئے جب ان کے قریب پہنچے تو انہیں کچھ گفتگو کرتے ہوئے سنا۔اُن میں سے بعض نے کہا: کیا خوب! اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔دوسرے نے کہا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے سے زیادہ بڑی بات تو نہیں۔ایک نے کہا: حضرت عیسیٰ کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں۔کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چن لیا۔مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ اُن کے پاس تشریف لائے، سلام کیا اور فرمایا: میں نے تمھاری گفتگو اور تمھارا اظہارِ تعجب سنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں۔بیشک وہ ایسے ہی ہیں۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہیں۔بیشک وہ اسی طرح ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔واقعی وہ اسی طرح ہیں۔حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا۔وہ بھی یقینا ایسے ہی (شرف والے) ہیں۔سن لو! میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔قیامت کے دن سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی میں ہی ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔سب سے پہلے جنت کی کنڈی کھٹکھٹانے والا بھی میں ہی ہوں۔اللہ تعالیٰ میرے لیے اسے کھولے گا اور مجھے اس میں داخل فرمائے گا۔میرے ساتھ فقیر و غریب مومن ہوں گے اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔میں اولین و آخرین میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں لیکن مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی

ملک کونین میں انبیا تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

ताजदारो का आक़ा हमारा नबी

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अब्दुल्लाह बिन अब्बास रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है के कुछ सहाबा हुज़ूर नबी-ए-करीम के इन्तज़ार में बेठे हुए थे। इस बीच हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम तशरीफ़ ले आए और जब आप उनके क़रीब पहुंचे तो उन्हें कुछ गुफ्तगू करते हुए सुना। उनमें से कुछ ने कहा: क्या खूब है! अल्लाह तआला ने अपनी मख़लूक़ में से हज़रत इब्राहीम (अलैहिस्सलाम) को अपना ख़लील बनाया, दूसरे ने कहा: य़ह हज़रत मूसा अलैहिस्सलाम की अल्लाह तआला से बात करने से बढ़कर कुछ तो नहीं,एक ने कहा: हज़रत ईसा अलैहिस्सलाम अल्लाह का कलिमा और उसकी रूह हैं,किसी ने कहा: अल्लाह ने हज़रत आदम अलैहिस्सलाम को चुन लिया, मुस्तफ़ा जाने-रहमत उनके पास तशरीफ़ लाए, उन्हें सलाम किया और फ़रमाया: मैंने तुम्हारी गुफ्तगू सुनी और तुम्हारा इज़हारे-ताज्जुब भी सुना के हज़रत इब्राहिम अलैहिस्सलाम खलीलुल्लाह हैं, बेशक वो ऐसे ही हैं। हज़रत मूसा अलैहिस्सलाम नजिय्युल्लाह हैं। वास्तव में, वो ऐसे ही हैं।हज़रत आदम अलैहिस्सलाम को अल्लाह ने चुना। निश्चित रूप से वो ऐसे ही हैं। सुनो! मैं अल्लाह का हबीब हूं और मुझे इस पर कोई फख़्र नहीं, क़ियामत के दिन ह़म्द का झंडा मैं ही उठाऊंगा, और

मुझे इस पर कोई फख़्र नहीं, क़ियामत के दिन सबसे पहले शफ़ा'अत का झंडा बुलंद करने वाला भी मैं ही हूँ। और सबसे पहले मेरी शफ़ा'अत क़बूल की जाएगी, और मुझे इस पर फख़्र नहीं। और सबसे पहले जन्नत की कुंडी हिलाने वाला भी मैं ही हूं। अल्लाह मेरे लिए उसे खोल देगा और मुझे उसमें दाख़िल करेगा। मेरे साथ ग़रीब और फ़क़ीर मोमिन व मुसलमान होंगे और मुझे इस पर कोई फख़्र नहीं। मैं अव्वलीन और आख़िरीन में सबसे ज़्यादा इज्ज़त वाला हूं, लेकिन मुझे इस पर कोई फख़्र नहीं।

(तिरमिज़ी शरीफ़, हदीस नं: 3616)

معلمِ کائنات ﷺ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِي مَسْجِدِهِ فَقَالَ: كِلَاهُمَا عَلَى خَيْرٍ، وَأَحَدُهُمَا أَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهِ: أَمَّا هَؤُلَاءِ فَيَدْعُونَ اللّٰهَ وَيَرْغَبُونَ إِلَيْهِ، فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ، وَأَمَّا هَؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُونَ الْفِقْهَ وَالْعِلْمَ، وَيُعَلِّمُونَ الْجَاهِلَ، فَهُمْ أَفْضَلُ. وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا'' قَالَ: ثُمَّ جَلَسَ فِيهِمْ۔ (1)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجدِ نبوی میں دو حلقوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا:

دونوں خیرو بھلائی پر ہیں، لیکن ان میں ایک دوسرے سے افضل ہے، رہے وہ لوگ جو اللہ سے دعا کر رہے ہیں اور اس کے مشتاق ہیں، پس اگر وہ چاہے تو انہیں عطا فرمائے اور اگر چاہے تو عطا نہ فرمائے، اور رہے وہ لوگ جو فقہ یا علم سیکھ

(1) مسند الدارمی، المقدمة، باب في فضل العلم والعالم، حدیث نمبر:361

رہے ہیں اور جاہلوں کو سکھا رہے ہیں، تو وہ بہتر ہیں، اور مجھے تو معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہے۔ پھر آپ اس (علم والے) حلقے میں بیٹھ گئے۔

मुअल्लिमे कायनात

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अब्दुल्लाह बिन अम्र रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है कि हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम मस्जिदे नबवी में दो हल्क़ो/मजलिसो से गुज़रे तो फ़रमाया: दोनों भलाई पर हैं, लेकिन उनमें से एक दूसरे से बेहतर है। वो लोग जो अल्लाह से दुआ कर रहे हैं और उसके मुश्ताक़ हैं, अगर अल्लाह चाहे तो उन्हें अता फ़रमाए और अगर चाहे तो अता न फ़रमाये। और वो लोग जो इल्म सीख रहे हैं और जाहिलो को सिखा रहे हैं, तो वो बेहतर हैं, और मुझे तो मुअल्लिम (कायनात को सिखाने वाला) बना कर भेजा गया है। फिर हुज़ूर उस इल्म वाले हल्के़ में बैठ गए।

(दारमी शरीफ़, हदीस नं: 361)

معلمِ کائنات ﷺ کا طریقۂ تعلیم

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ. فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ. فَقُلْتُ: وَا ثُكْلَ أُمِّيَاهْ! مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ؟ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُونَنِي، لَكِنِّي سَكَتُّ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبِأَبِي هُوَ وَأُمِّي، مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ، فَوَاللَّهِ مَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي وَلَا شَتَمَنِي؛ قَالَ: إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ، إِنَّمَا هُوَ

التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (1)

معاویہ بن حکم سُلَمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ اسی دوران جماعت میں سے ایک آدمی کو چھینک آئی تو میں نے "یرحمک اللہ" کہہ دیا۔اس پر لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا۔میں نے کہا: میری ماں مجھے گم پائے، تم مجھے کیوں گھور رہے ہو؟ یہ سن کر وہ لوگ اپنی رانوں پر اپنے ہاتھ مارنے لگے۔پھر جب میں نے دیکھا کہ وہ لوگ مجھے خاموش کرانا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہوگیا۔جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے— میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان جائیں—میں نے آپ ﷺ سے پہلے اور نہ ہی آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ سے بہتر کوئی معلِم دیکھا۔اللہ کی قسم نہ آپ ﷺ نے مجھے جھڑکا اور نہ ہی مجھے مارا۔آپ ﷺ نے بس اتنا فرمایا کہ نماز میں لوگوں کی بات چیت درست نہیں ہے۔نماز تو تسبیح و تکبیر اور قرآن پڑھنے کا نام ہے۔یا میرے آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ ﷺ نے اس جیسی بات کہی۔

हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम का तरीक़ा-ए-तालीम

सहाबी-ए-रसूल हज़रत मुआविया बिन हकम सुलमी रज़ियल्लाहु अन्हु बयान करते हैं के: मैं हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम के साथ नमाज़ पढ़ रहा था कि तभी जमा'अत में से किसी को छींक आ गई तो मैंने "अल्लाह की तुम पर रहमत हो" कह दिया लोग मुझे घूरने लगे। मैंने कहा:

(1) الصحیح لمسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب تحریم الکلام فی الصلاۃ، حدیث نمبر: 537

मेरी माँ मुझे गुम पाये, तुम मुझे क्यों घूर रहे हो? यह सुनकर वो अपनी जांघों पर अपने हाथ मारने लगे, फिर जब मैंने देखा के वो लोग मुझे ख़ामोश कराना चाहते हैं, तो मैं ख़ामोश हो गया। जब हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम नमाज़ से फ़ारिग हुए तो मेरे मां-बाप आप पर कुर्बान हो जायें, मैंने हुज़ूर नबी-ए-करीम से पहले और न ही आपके बाद आपसे बेहतर कोई मुअल्लिम-शिक्षक (सिखाने वाला) नहीं देखा। अल्लाह की क़सम, हुज़ूर नबी-ए-करीम ने न मुझे डाँटा, न ही मुझे मारा, और न ही मुझे डांट-फटकार लगायी, हुज़ूर नबी-ए-करीम ने बस इतना फ़रमाया: नमाज़ में बातचीत सही नहीं है। नमाज़ तो तस्बीह तकबीर और क़ुरआन शरीफ़ पढ़ने का नाम है।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ़, हदीस नं: 537)

اتباعِ رحمتِ عالم ﷺ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً لَوْ أَنَّ مُوسَى كَانَ حَيًّا مَا وَسِعَهُ إِلَّا أَنْ يَتَّبِعَنِي۔ (1)

حضرتِ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، میں تمھارے پاس صاف اور روشن شریعت لایا ہوں، اگر حضرتِ موسیٰ (علیہ السلام) زندہ ہوتے تو انہیں میری اتباع کے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا۔

हुज़ूर की इत्तिबाअ के बग़ैर कोई चारा नहीं

(1) مسند احمد، مسند جابر بن عبداللہ، حدیث نمبر: 15156

सहाबी-ए-रसूल हज़रत जाबिर बिन अब्दुल्लाहल्लाह अंसारी रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है के हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने फ़रमाया: उस ज़ात की क़सम जिसके क़ब्ज़ा-ए-कुदरत में मेरी जान है, मैं तुम्हारे पास साफ़-सुथरी और रोशन शरियत लाया हूँ, अगर हज़रत मूसा अलैहिस्सलाम ज़िन्दा होते, तो उन्हें मेरी इत्तिबाअ के बग़ैर कोई चारा न होता।

(मुस्नद अहमद, हदीस नं: 15156)

پاؤں سُن ہو جائے تو کیا کرے؟

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: خَدِرَتْ رِجْلُ ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ! فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ![1]

عبدالرحمن بن سعد بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا پیر سن ہوگیا، ایک شخص نے ان سے کہا کہ اپنے سب سے زیادہ پیارے شخص کو یاد کرو (آپ کا پیر ٹھیک ہو جائے گا) چناں چہ آپ رضی اللہ عنہ نے فوراً حضور سیّد عالم ﷺ کو پکارا اور کہا: یا حبیب اللہ! ﷺ، (تو آپ کا پیر فوراً ٹھیک ہو گیا)۔

पैर सुन हो जाए तो क्या करे?

हज़रत अब्दुर्रहमान इब्ने साद रज़ियल्लाहु अन्हु से

(1) الأدب المفرد للبخاري، بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا خَدِرَتْ رِجْلُه، جلد نمبر:1، صفحه نمبر:335، حديث نمبر:994، الناشر: دار البشائر الإسلاميه بيروت۔

रिवायत है कि हज़रत अब्दुल्लाह बिन उमर रज़ियल्लाहु अन्हुमा का पैर सुन हो गया तो एक शख़्स ने उनसे कहाः अपने सबसे ज़्यादा प्यारे शख़्स को याद करो।(आपका पैर ठीक हो जायेगा) लिहाज़ा आपने फौरन हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम को पुकारा और कहा: या रसूलल्लाह! (आपका पैर तुरंत ठीक हो गया।

(अल'अदबुल मुफरद, हदीस नं: 994)

فضائل اہل بیت اطہار

فضائل حسنین کریمین

عَنْ عَلِيِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الجَنَّةَ: أَنَا وفاطِمَةُ والحَسَنُ والحُسَيْنُ» قلْتُ: يا رَسولَ اللهِ! (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فمُحِبُّونا؟ قالَ: من

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا کہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں: میں (یعنی حضرت علی مرتضیٰ کرّم اللہُ وجہہ الکریم خود)، فاطمہ، حسن اور حسین ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسولَ اللہ! ﷺ، ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمھارے پیچھے۔

इमाम हसन और हुसैन की फजी़लत

हज़रत अली मुर्तज़ा रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है कि अल्लाह के रसूल (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने मुझे बताया है कि सबसे पहले जन्नत में दाखि़ल होने वालों में: मैं खुद, हज़रत फ़ातिमा ज़हरा, हसन और हुसैन हैं। मैंने अर्ज़ किया:या रसूलल्लाह! (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) हमसे मुहब्बत करने वाले कहाँ होंगे? इरशाद फ़रमाया: तुम्हारे पीछे।

(मुस्तदरक हाकिम, हदीस नं : 4784)

حضور ﷺ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا بوسہ لیتے تھے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَهُ حَسَنٌ، وَحُسَيْنٌ، هَذَا عَلَى عَاتِقِهِ، وَهَذَا عَلَى عَاتِقِهِ، وَهُوَ

(1) المستدرك على الصحيحين، حديث نمبر: 4784

يَلْثِمُ هَذَا مَرَّةً، وَهَذَا مَرَّةً، حَتَّى انْتَهَى إِلَيْنَا، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! ﷺ، إِنَّكَ تُحِبُّهُمَا، فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّهُمَا، فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا، فَقَدْ أَبْغَضَنِي۔ (1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ساتھ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما تھے۔ ایک (شہزادہ) آپ ﷺ کے ایک کندھے پر سوار تھا اور دوسرا؛ دوسرے کندھے پر آپ ﷺ دونوں کو باری باری چوم رہے تھے، یہاں تک کہ آپ ہمارے پاس تشریف لے آے، تو ایک شخص نے عرض کیا: یارسولَ اللہِ! ﷺ، آپ ان دونوں شہزادوں سے محبت فرماتے ہیں، آقاے کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے ان دونوں سے الفت و محبت کی اس نے مجھ سے الفت و محبت رکھی، اور جس نے ان دونوں سے بغض و دشمنی رکھی اس نے مجھ سے بغض و دشمنی رکھی۔

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) हसन-हुसैन–रज़ियल्लाहु अन्हुमा–को चूमते

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है कि हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) हमारे पास तशरीफ़ लाए और आपके साथ। हज़रत हसन और हुसैन रज़ियल्लाहु अन्हुमा भी थे। एक (शाहज़ादा) हुज़ूर नबी-ए-करीम के एक कंधे पर सवार था और दूसरा; दूसरे कंधे पर, और हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम दोनों को बारी-बारी से चूम रहे थे यहाँ तक आप हमारे पास तशरीफ ले आऐ एक शख्स ने अर्ज़ किया:या रसूलल्लाह!

(1) مسند أحمد، مسند أبي هريرة، حديث نمبر: 9673

(सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) आप इन दोनो शहज़ादों से मुहब्बत फरमातो हैं, हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने इरशाद फ़रमाया: जिसने इन दोनों से मुहब्बत की उसने मुझसे मुहब्बत की, और जिसने इन दोनों से नफरत व दुशमनी रखी उसने मुझसे नफरत व दुशमनी रखी।

(मुस्नद अहमद, हदीस नं: 9673)

جنتی جوانوں کے سردار

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَنَّ الْحَسَنَ، وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔(1)

حضرتِ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بے شک فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں، اور امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

जन्नती जवानों के सरदार

सहाबी-ए-रसूल हज़रत हुज़ैफ़ा बिन अल-यमान रज़ियल्लाहु अन्हु ने फ़रमाया: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) इरशाद ने फ़रमाया: बेशक फ़ातिमा ज़हरा जन्नती औरतों की सरदार हैं, और इमाम हसन और इमाम हुसैन (रज़ियल्लाहु अन्हुमा) जन्नती जवानों के सरदार हैं।

(तिरमिज़ी शरीफ़, हदीस नं : 3781)

(1) جامع الترمذی، أبواب المناقب، حدیث نمبر: 3781

مچھر کے خون کا مسئلہ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: انْظُرُوا إِلَى هَذَا، يَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ، وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا۔ (1)

حضرت عبدالرحمن بن ابی نعم سے روایت ہے کہ ایک عراقی (کوفی) شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کپڑے پر مچھر کا خون لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی طرف دیکھو! مچھر کے خون کا مسئلہ پوچھتا ہے۔ حالاں کہ ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے بیٹے (امام حسین رضی اللہ عنہ) کو شہید کیا ہے اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک حسن اور حسین ہی تو میرے گلشن دُنیا کے دو پھول ہیں۔

کیا بات رضا اس چمنستان کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

मच्छर के खून का मस'अला

एक इराकी (कूफी) शख़्स ने हज़रत अब्दुल्लाह बिन उमर (रज़ियल्लाहु अन्हुमा) से पूछा कि: अगर कपड़ों पर मच्छर का खून लग जाए तो क्या हुक्म है? हज़रत अब्दुल्लाह बिन उमर ने फरमाया: इसकी तरफ़ देखो! मच्छर के खून के बारे में पूछता है, जबकि इन लोगों ने नबी-ए-करीम के बेटे (इमाम हुसैन

(1) جامع الترمذی، أبواب المناقب،باب مناقب الحسن والحسين، حدیث نمبر:3770

रज़ियल्लाहु अन्हु) को शहीद किया है। और मैंने अल्लाह के रसूल-सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम- को यह फरमाते हुए सुना है: हसन और हुसैन मेरे गुलशन-ए- दुनिया के दो फूल हैं।

(तिरमिज़ी शरीफ, हदीस नं : 3770)

میں ابھی مقتل حسین میں حاضر تھا

عَنْ سَلْمَى قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِي، فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيكِ؟ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ تَعْنِي فِي الْمَنَامِ ـ وَعَلَى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ، فَقُلْتُ: مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا۔[1]

سلمی بیان کرتی ہیں کہ میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی تو وہ رو رہی تھیں، میں نے کہا: آپ کیوں رو رہی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ آپ ﷺ کے سر مبارک اور داڑھی شریف پر گرد وغبار ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ﷺ، آپ کا کیا حال ہے؟ (یہ گرد وغبار کیسا ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: میں ابھی ابھی حسین کے مقتل (کربلا) میں حاضر ہوا تھا۔

मैं अभी-अभी हुसैन की शहादत-गाह (कर्बला) में हाज़िर था।

हज़रत सलमा बयान करती हैं कि मैं उम्मे सलमा (रज़ियल्लाहु अन्हा) के पास गयी तो वह रो रही थीं, मैंने कहा: आप रो क्यों रही हैं ? उन्होंने फ़रमाया: मैं ने अल्लाह के रसूल-सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम को ख़्वाब में देखा कि आप के सर मुबारक और दाढ़ी शरीफ़ पर गर्द व ग़ुबार है। मैंने कहा: या रसूलल्लाह ! आप का क्या हाल है? (यह गर्द व ग़ुबार कैसा है?)

---

(1) جامع الترمذي، أبواب المناقب، باب مناقب الحسن والحسين، حديث نمبر :3771

हुज़ूर ने फ़रमाया: मैं अभी-अभी हुसैन की शहादत-गाह (कर्बला) में हाज़िर था।

(तिरमिज़ी शरीफ़, हदीस नं : 3771)

شہادت امام عالی مقام کی پیشین گوئیاں

عَنْ عَائِشَةَ، أَوْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَكِيعٌ : شَكَّ هُوَ يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِإِحْدَاهُمَا: لَقَدْ دَخَلَ عَلَيَّ الْبَيْتَ مَلَكٌ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ قَبْلَهَا، فَقَالَ لِي: إِنَّ ابْنَكَ هَذَا حُسَيْنٌ مَقْتُولٌ، وَإِنْ شِئْتَ أَرَيْتُكَ مِنْ تُرْبَةِ الْأَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا، قَالَ: فَأَخْرَجَ تُرْبَةً حَمْرَاءَ۔ (1)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ یا ام سلمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: نبی کریم ﷺ نے ان میں سے کسی ایک سے ارشاد فرمایا: میرے پاس ایک ایسا فرشتہ آیا جو کبھی میرے پاس نہیں آیا تھا، اور اس نے مجھ سے کہا: بے شک آپ کا یہ بیٹا حسین شہید ہے، اور اگر آپ چاہیں تو آپ کو اس جگہ کی مٹی بھی دکھا دیتا ہوں جہاں انہیں شہید کیا جائے گا، پھر فرشتے نے وہ مٹی نکالی تو وہ سرخ تھی۔

इमाम हुसैन की शहादत के बारे में हदीस

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने हज़रत आयशा या उम्मे सलमा उनमें से एक से इरशाद फ़रमाया: मेरे पास एक ऐसा फ़रिश्ता आया जो कभी मेरे पास नहीं आया था, और उसने मुझसे कहा: बेशक आपका यह बेटा हुसैन शहीद है, और अगर आप चाहें, तो मैं आपको उस जगह की मिट्टी भी दिखा देता हूं जहां उन्हें शहीद किया जाएगा, फिर

(1) مسندِ احمد، مسند النساء، حديث أم سلمة زوج النبی ﷺ، حدیث نمبر : 26524

फ़िरशिते ने वह मीट्टी निकाली तो वह लाल रंग की थी।

(मुस्नद अहमद, हदीस नं : 26524)

محبتِ پنج تن پاک کا انعام

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ، وَحُسَيْنٍ، فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا، كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (1)

حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ذکر فرماتے ہیں:

رسولِ بے مثال، سیدِ اَبرار و اَخیار ﷺ نے حَسن اور حُسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا:

جس شخص نے مجھ سے، ان دونوں سے، ان کے والد(حضرت علی مرتضیٰ کرّم اللہُ وجہہ الکریم) اور ان کی والدہ (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا) سے محبت کی تو وہ بروزِ قیامت میرے ساتھ میرے درجے میں (میرے جوار میں؛ خادمانہ شان وشکوکت کے ساتھ) ہوگا۔

पंज-तने पाक से मुहब्बत का इनाम

हज़रत अली मुर्तज़ा रहिमहुल्लाह बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने हसन और हुसैन रज़ियल्लाहु अन्हुमा का हाथ पकड़ा कर इरशाद फ़रमाया: जिसने मुझसे, इन दोनों से, इनके वालिद हज़रत अली मुर्तज़ा और इनकी वालिदा हज़रत फ़ातिमा ज़हरा (रज़ियल्लाहु अन्हुम) से मुहब्बत की तो वो क़ियामत के दिन मेरे साथ मेरे दरजे में (मेरे पड़ोस में; खादिमाना शानो-शौकत के साथ) होगा।

(तिरमिज़ी शरीफ़, हदीस नं : 3733)

---

(1) جامع الترمذی، أبواب المناقب، حدیث نمبر:3733

محبتِ اہلِ بیتِ اطہار ذریعۂ نجات

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رسولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقولُ:ألا إنَّ مَثَلَ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مَثلُ سَفِيْنَةِ نوحٍ، مَنْ رَكِبَها نَجَا، وَمَنْ تخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ۔[1]

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

آگاہ رہو کہ! تم میں میرے اہل بیت اطہار کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے، جو اس میں سوار ہو گیا نجات پا گیا، اور جو اس سے پیچھے رہا ہلاک ہو گیا۔

شرح و بیان:— فطری طور پر انسان جس سے محبت رکھتا ہے اس سے تعلق رکھنے والی تمام چیزیں اس کو محبوب ہوجاتی ہیں۔چنانچہ حضور اکرم ﷺ سے محبت رکھنے والے بھی آپ ﷺ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز کو جان و دل سے محبوب رکھتے ہیں۔اہلِ بیتِ اطہار وہ عظیم الشان ہستیاں ہیں جنہیں ہمارے پیارے آقا ﷺ سے خاندانی نسبت بھی حاصل ہے۔قرآن کریم میں اہلِ بیت کی محبت کے بارے میں اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ﴾[2]

تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت۔

دورِ صحابہ سے لے کر آج تک امتِ مسلمہ اہلِ بیت سے محبت رکھتی ہے، چھوٹے بڑے سبھی اہلِ بیت سے محبت کا دم بھرتے ہیں۔چنانچہ حضرت علامہ عبد الروف مناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کوئی بھی امام یا مجتہد ایسا نہیں گزرا جس نے اہلِ

(1) المستدرک علی الصحیحین، حدیث نمبر: 3354،4781،4779

(2) سورۃ الشوری: 23

بیت کی محبت سے بڑا حصہ اور نمایاں فخر نہ پایا ہو۔[1]

حضرت علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی نَوَّرَاللہُ مرقدہ فرماتے ہیں:

جب امت کے ان پیشواؤں کا یہ طریقہ ہے تو کسی بھی مومن کو لائق نہیں کہ ان سے پیچھے رہے۔[2]

تفسیرِ خزائن العرفان میں ہے:

حضور سیدِ عالم ﷺ کی محبت اور آپ کے اقارب کی محبت دین کے فرائض میں سے ہے۔[3]

تو جیسے طوفانِ نوح کے وقت ذریعۂ نجات صرف سیدنا نوح علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کی کشتی تھی ایسے ہی تا قیامت ذریعۂ نجات صرف محبت اہلِ بیت اور ان کی اطاعت اور ان کی اتباع ہے، بغیر اطاعت و اتباع دعوی محبت بے کار ہے۔ دوسری حدیث شریف میں ہے کہ "أصحَابِي كَالنُّجُومِ، فَبِأَيِّهِم اِقتَدَيتُم اِهتَدَيتُم"۔[4]

میرے صحابہ تارے ہیں تم جس کی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے، گویا دنیا سمندر ہے اس سفر میں جہاز کی سواری اور تاروں کی رہبری دونوں کی ضرورت ہے۔ الحمد للہ! اہلِ سنت کا بیڑا پار ہے کہ یہ اہلِ بیت اطہار اور صحابہ کرام علیہم الرضوان دونوں کے دامن سے وابستہ ہیں۔

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان نَوَّرَاللہُ مرقدہ فرماتے ہیں:

---

(1) فیض القدیر، 256/1

(2) الشرف المؤبد، ص: 94

(3) خزائن العرفان، ص:894

(4) مشکوٰۃ شریف، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی،ص:30، مجلسِ برکات

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہیں، اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

ایک اور روایت میں ارشاد فرمایا: جس نے کسی (بھی عام) مسلمان کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو اذیت دی۔ اللہ اکبر کبیرًا! یہ تو ایک عام مسلمان کے لیے فرمایا تو پھر سادات کرام، علمائے عظام اور ان سے بڑھ کر جماعت صحابہ و اہل بیت اطہار کی شان تو وراء الوراء ہے۔ ایک اور روایت میں ارشاد ہوا، جس نے میرے ایک بال (یعنی بظاہر معمولی سا تعلق رکھنے والی شے) کو تکلیف دی بیشک اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ کو تکلیف دی اس پر زمین و آسمان کے بھرنے کے برابر خدا کی لعنت۔

ایک اور روایت میں ہے: "اِشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ على مَن آذاني في عِتْرَتِي"[1]

جس نے مجھے میری اولاد کے حق میں تکلیف دی، اللہ تعالیٰ اس پر سخت ترین غضب نازل فرمائے گا۔

سوچئے! پھر حضور کی آلِ پاک جن کی جلالت اور حقوق کی تاکید کے متعلق احادیث مبارکہ حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں، سے بغض و عناد، اور انہیں اذیت پہنچانے والوں کا کیا حشر ہوگا!؟ **والعیاذ باللہ تعالیٰ** ! لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ساداتِ کرام، علمائے اسلام اور صُلحائے امت کا بےحد ادب و احترام کریں، ان کی ضروریات کا خیال رکھیں، ان کا ذکرِ خیر کرتے رہا کریں اور اپنی اولاد کو اہلِ بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عقیدت و محبت اور ان کا ادب و احترام سکھائیں۔

---

(1) الجامع الصغیر للسیوطی، حدیث نمبر: 1045

मुहब्बते अहले-बैत अतहार ज़रिया-ए- नजात

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू ज़र ग़िफारी रज़ियल्लाहु अन्हु बयान करते हैं के: मैंने हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम को फ़रमाते हुए सुना: आगाह व होशियार रहो के! तुम में मेरे अहले-बैत अतहार की मिसाल हज़रत पैगंबर नूह (अलैहिस्सलाम) की कश्ती की तरह है, जो उस में सवार हो गया नजात पा गया, और जो उससे पीछे रह गया वह हलाक हो गया।

(मुस्तदरक हाकिम, हदीस नं: 3354,4779,4781)

آداب کا بیان

بھائی بھائی ہوکر رہو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا۔[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
آپس میں نہ حسد کرو، نہ بغض کرو، نہ پیٹھ پیچھے برائی کرو اور اللہ عزوجل کے بندے بھائی بھائی ہوکر رہو۔

भाई-भाई होकर रहो

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फ़रमाया के आपस में ह़सद न करो,एक-दूसरे से दुश्मनी मत करो, न ही पीठ पीछे एक-दूसरे की बुराई करो, और अल्लाह त' आला के बन्दे भाई-भाई होकर रहो।

(सहीह-बुख़ारी, हदीस नं : 6066)

کسی نیکی کو حقیر وکمتر نہ جانو

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا، وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ۔[2]

(1) صحیح البخاری،کتاب الأدب،باب: یأیها الذین آمنوا اجتنبوا کثیرًا من الظن، حدیث نمبر:6066

(2) الصحیح لمسلم،کتاب البر والصلة،باب إستحباب طلاقة الوجه عند اللقاء، حدیث نمبر: 2626

حضرتِ ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کسی نیکی کو حقیر نہ جانو اگر چہ وہ تمھارا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کرنا ہی ہو۔

شرح وبیان:—قاضی عیاض فرماتے ہیں:

حدیث مذکور میں بھلائی کے کاموں پر اُبھارا گیا ہے، خواہ وہ کم ہوں یا زیادہ۔ اور اس بات پر بھی کہ کسی چھوٹی نیکی کو بھی حقیر جان کر نہ چھوڑو۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝﴾[1]

توجوایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں سے خندہ پیشانی سے ملنا شریعت میں محمود ہے اور اس پر اجر دیا جائے گا۔

دلیل الفالحین میں ہے:

یعنی کسی بھی نیکی کو چھوٹی سمجھ کر نہ چھوڑو کیونکہ بسا اوقات چھوٹی نیکی رضائے الٰہی کا سبب بن جاتی ہے۔ جیسا کہ بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: بے شک! بندہ بعض اوقات ایسا کلمہ کہہ دیتا ہے جو اس کی نظر میں اہم نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے درجات بلند فرمادیتا ہے۔ اپنے مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کرنا بھی نیکی ہے، کیونکہ اس میں مسلمان بھائی کے لیے اُنسیت اور خوف و وحشت سے دُوری ہے اور اِس سے آپس میں وہ اُلفت حاصل ہوتی ہے جو (شریعت کو) مطلوب ہے۔

ملا علی قاری لکھتے ہیں:

مسلمانوں سے خوشی و مسرت کے ساتھ ملنا بھی نیکی ہے کیونکہ یہ سامنے والے کے دل میں خوشی پیدا کرتی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمان کے

---

(1) سورۃ الزلزال:7

دل کو خوشی پہنچانا اجر و ثواب اور نیکی ہے۔

مفتی احمد یار خان نعیمی نَوَّرَ اللّٰہُ مرقدہ فرماتے ہیں:

صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ کوئی نیکی حقیر جان کر چھوڑ نہ دو کہ کبھی ایک گھونٹ پانی جان بچا لیتا ہے اور کوئی گناہ حقیر سمجھ کر کر نہ لو کہ کبھی چھوٹی چنگاری گھر پھونک دیتی ہے۔اِن کا ماخذ یہ حدیث ہے، مسلمان بھائی سے خوش ہوکر ملنا، اس کے دل کی خوشی کا باعث ہے اور مؤمن کو خوش کرنا بھی عبادت ہے۔

किसी नेकी को ह़क़ीर व कमतर न जानो

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू ज़र ग़िफारी बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: तुम किसी नेकी को ह़क़ीर (कमतर) न जानो, भले ही वह तुम्हारा अपने भाई से खंदा पैशानी के साथ (मुस्कुरा कर) मुलाक़ात करना हो।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ, हदीस नं: 2626)

اپنے بھائی سے جھگڑا نہ کرو

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُمَارِ أَخَاكَ، وَلَا تُمَازِحْهُ، وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ۔[1]

حضرتِ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اپنے بھائی سے جھگڑا نہ کرو نہ اس کا مذاق اڑاؤ نہ اس سے ایسا وعدہ کرو جسے تم نبھا نہ سکو۔

(1) جامع الترمذی، أبواب البر والصلة، باب ما جاء فی المراء، حدیث نمبر: 1995

अपने भाई से झगड़ा न करो

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया अपने भाई से झगड़ा न करो, न उसका मज़ाक़ उड़ाओ, और न उससे ऐसा कोई वादा करो जिसे तुम निभा न सको।

(तिरमिज़ी शरीफ, हदीस नं: 1995)

اپنے بھائی کی مدد کرو

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا، أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ؟ قَالَ: تَحْجُزُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ ؛ فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ۔ (1)

حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ! (ﷺ)، جب وہ مظلوم ہوتا ہے تو میں اس کی مدد کرتا ہوں لیکن جب وہ ظالم ہو تو میں اس کی مدد کس طرح کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُسے ظلم کرنے سے منع کرو/ روک دو، کیونکہ یہی اس کی مدد ہے۔

شرح وبیان:— یعنی ظالم کی مدد اس کو ظلم سے روکنا ہے کیونکہ اگر اس کو ظلم سے نہ روکو گے تو وہ ظلم میں اور آگے بڑھ جائے گا اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ ایک دن اس سے قصاص لیا جائے گا، لہٰذا اس کو ظلم سے روکنے میں اس کو قصاص سے نجات دلانا ہے اور یہ اس کی مدد ہے۔ رُوحِ حدیث یہ ہے کہ تمام دنیا کے

(1) صحیح البخاری، کتاب الإکراہ، باب یمین الرجل لصاحبه، حدیث نمبر: 6952

مسلمانوں کے درمیان اِسلامی رشتے کی بنیاد پر ایک دوسرے پر جو حقوق ہیں اُس کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ بلا وجہ کسی مسلمان پر ظلم وزیادتی کرنا تو حرام و ناجائز ہے لیکن اِسلامی رشتے کا تقاضا یہ بھی ہے کہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو نشانۂ ظلم بننے کے لیے بے یارو مددگار نہ چھوڑا جائے اور حتی المقدور اُس کی قانونی، مالی اور اَخلاقی اِمداد کی جائے۔ مفتی احمد یار خان نعیمی فرماتے ہیں: اپنے مسلمان بھائی کی بہرحال مدد کرو، خواہ تمھاری مدد اس کو خوش کرے یا مغموم کرے۔ یعنی: ظالم کو ظلم سے روک دینا ہی اس کی بڑی مدد ہے کہ اسے مظلوم کی بد دعاؤں سے اور اللہ کے عذاب سے بچالینا ہے۔

مذکورہ حدیث پاک سے یہ دو چیزیں ثابت ہوئیں:

اول یہ کہ فقط کسی کو نیکی کی دعوت دینا یا اچھائی کی طرف بلانا ہی اُس کی مدد نہیں ہے بلکہ کسی کو ظلم سے روکنا، یا اُس کی ذات میں پائی جانے والی کسی بھی برائی سے روکنا بھی دراصل اُس کی مدد کرنا ہے۔ دوم یہ کہ حقیقی مددگار تو اللہ تعالیٰ کی پاک ذات ہے، مگر اُس کی عطا سے اُس کے بندے بھی ایک دوسرے کے مددگار ہیں، کوئی اپنے بھائی کو نیکی واچھائی کی طرف بلا کر اُس کی مدد کرتا ہے؛ تو کوئی اپنے بھائی کو برائی سے منع کرکے یا بچا کر اُس کی مدد کرتا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے بندے بھی اُس کی عطا سے ایک دوسرے کے مددگار ہوسکتے ہیں۔

अपने भाई की मदद करो

हज़रत अनस बिन मालिक बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: अपने भाई की मदद करो, चाहे वह ज़ालिम हो या मज़लूम (पीड़ित)। एक शख़्स ने अर्ज़ किया: या रसूलल्लाह! जब उस पर ज़ुल्म ढाया जाता है, तो मैं उसकी मदद करता हूँ, मगर जब वह ज़ालिम हो, तो मैं उसकी मदद कैसे कर सकता हूँ? हुज़ूर नबी-ए-करीम ने

इरशाद फ़रमाया: उसे उसके ज़ुल्म से रोक दो! क्योंकि यही उसकी मदद है।

(सहीह-बुखा़री शरीफ, हदीस नं: 6952)

مسلمان کی بے عزتی کرنا حرام ہے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مِنْ أَرْبَى الرِّبَا الِاسْتِطَالَةَ فِي عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ۔ (1)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے بڑی زیادتی یہ ہے کہ آدمی ناحق کسی مسلمان کی بے حرمتی، بے عزتی کرے۔

मुसलमान की ना-हक़, बेइज्ज़ती करना हराम है

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फ़रमाया कि सबसे बड़ी ज़्यादती यह है कि आदमी ना-हक़ किसी मुसलमान की बे इज्ज़ती करे।

(अबु-दाऊद शरीफ, हदीस नं :4876)

تین دن سے زیادہ تعلق توڑنا

عَن أَبِي أَيوب الأنصارى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، يَلْتَقِيَانِ، فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ۔ (2)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ

(1) سنن أبي داؤد، أول كتاب الأدب، باب في الغيبة، حديث نمبر :4876

(2) صحيح البخاري، كتاب الإستئذان، باب السلام للمعرفة وغير المعرفة، حديث نمبر :6237

رکھے، کہ دونوں ملیں تو ایک اِدھر منھ پھیر لے اور دوسرا دوسری طرف منھ پھیر لے، اور دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں ابتدا کرے۔

मुसलमान भाई से तीन दिन से ज़्यादा ता'ल्लुक़ काटना जाइज़ नहीं

हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने फ़रमाया :- किसी मुसलमान भाई के लिए जायज़ नहीं के वह अपने किसी मुसलमान भाई से तीन दिन से ज़्यादा ता'ल्लुक़ काटे, के जब वो मिलें तो ये एक तरफ़ मुँह फेर ले और दूसरा दूसरी तरफ़ और दोनों में अच्छा वो है जो सलाम पहले करे।

(बुख़ारी शरीफ़, हदीस नं :6237)

سال بھر تک تعلقات منقطع کرنا

عَنْ أَبِي خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ۔[1]

حضرتِ ابوخراش سُلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو سال بھر تک اپنے بھائی سے ترکِ تعلق رکھے تو یہ اُس کا خون بہانے جیسا ہے۔

شرح وبیان:— یعنی: جیسے مسلمان کا ناحق قتل بہت بڑا گناہ ہے، ایسے ہی اسے ناحق سال بھر تک چھوڑے رہنا بھی بہت بڑا گناہ ہے۔خون بہانے میں جسم کو تکلیف پہنچتی ہے اور اتنی دراز مدت تک چھوڑے رہنے سے دل کو ایذا و تکلیف پہنچتی ہے۔سال کا ذکر اس لیے فرمایا کہ سال ایک دراز مدت ہے جس میں اکثر وبیشتر مسافر اپنے گھر لوٹ آتے ہیں، اس میں ہر موسم ہوتا ہے۔ سردی، گرمی

(1) سنن أبي داؤد، أول كتاب الأدب، باب فيمن يهجر أخاه المسلم، حدیث نمبر: 4915

اور بہارِ خزاں جن میں مختلف لوگوں کے مزاج پر اثر ہوتا ہے مگر کچھ ایسے سخت دل لوگ بھی ہیں کہ کسی موسم میں ان کے دل نرم اور غصے ٹھنڈے نہیں ہوتے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ!

साल भर तक अपने भाई से ताल्लुक़ तोड़ना

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबु ख़िराश बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जो साल भर तक अपने भाई से ताल्लुक़ तोड़े रखे तो यह उसका खून बहाने जैसा है।

(अबु-दाऊद शरीफ, हदीस नं: 4915)

غصہ نہ کیا کرو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْصِنِي؟ قَالَ: لَا تَغْضَبْ" فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: لَا تَغْضَبْ۔ (1)

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک شخص نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: مجھے نصیحت کیجئے! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غصہ نہ کیا کرو۔ اس نے کئی بار یہی عرض کی تو آپ ﷺ نے (ہر بار وہی) ارشاد فرمایا کہ غصہ نہ کیا کرو۔

شرح وبیان:— غصہ کی تعریف: غضب یعنی غصہ نفس کے اس جوش کا نام ہے جو دوسرے سے بدلہ لینے یا اسے دفع (دور) کرنے پر ابھارے۔ غصہ اچھا بھی ہے اور برا بھی — اللہ تعالیٰ کے لیے غصہ اچھا ہے جیسے مجاہد غازی کو کفار پر یا کسی واعظ عالم کو فُسّاق و فُجّار پر یا ماں باپ کو نافرمان اولاد پر آئے اور بُرا بھی ہوتا ہے جیسے وہ غصہ جو نفسانیت کے لیے کسی پر آئے۔ (مراۃ المناجیح)

غصہ نہ کرنے سے کیا مراد ہے؟ علامہ ابن حجر عسقلانی بیان کرتے ہیں:

---

(1) صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب الحذر من الغضب، حدیث نمبر: 6116

امام خطابی فرماتے ہیں کہ ''لَاتَغْضَب'' کا معنیٰ ہے: غصے کے اَسباب سے بچ اور غصے کی وجہ سے جو کیفیت ہوتی ہے اسے اپنے اوپر طاری مت کر، یہاں پر نَفس غُصّہ سے منع نہیں کیا گیا کیونکہ وہ تو طبعی چیز ہے جو کہ انسان کی فطرت میں موجود ہوتا ہے۔ بَعض حضرات فرماتے ہیں کہ جو شخص بار گاہِ رسالت میں نصیحت کا طالب ہوا تھا شاید ان کا مزاج بہت تیز اور طبیعت میں غصہ زیادہ تھا اور حضور نبی اکرم ﷺ کی یہ عادتِ مبارکہ تھی کہ ہر ایک کو اس کی طبیعت کے مطابق حکم ارشاد فرماتے، اسی لیے آپ نے انہیں غصہ ترک کرنے کی وصیت فرمائی۔ (1)

زیادہ غصے کا نقصان:

حضرت سیّدُنا سلیمان علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

زیادہ غصہ کرنے سے بچو! کیونکہ غصے کی کثرت بُردبار شخص کے دل کو راہِ حق سے ہٹا دیتی ہے۔

حضرت سیّدُنا حسن بصری فرماتے ہیں:

اے انسان! جب تو غصے میں آتا ہے تو اچھلتا ہے خیال کر کہیں ایسا نہ ہو کہ تو جہنم میں چھلانگ لگا بیٹھے۔

(احیاء العلوم، کتاب ذم الغضب والحقد والحسد)

کیا ہر غصہ حرام ہے؟

عوام میں یہ غلط مشہور ہے کہ ''غصہ حرام ہے'' غصہ ایک غیر اختیاری امر ہے، انسان کو آ ہی جاتا ہے اس میں اس کا قصور نہیں، ہاں غصے کا بے جا (یعنی غلط) استعمال بُرا ہے۔ بعض صورتوں میں غصہ ضروری بھی ہے۔ مثلاً: جہاد کے وقت اگر غصہ نہیں آئے گا تو اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے کس طرح لڑیں گے! بہر حال غصے کا ''اِزالہ'' (یعنی اس کا نہ آنا) ممکن نہیں ''اِمالہ'' ہونا چاہیے یعنی غصہ کا رُخ دوسری طرف پھر جانا چاہیے۔ یہ آخرت کے لیے انتہائی مفید ہے۔

---

(1) فتح الباری، تحت الحدیث: 6116

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے اور آگ پانی سے بجھتی ہے، لہٰذا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ وضو کر لیا کرے۔[1]

مزید ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اگر اس سے اس کا غصہ دور ہو جائے تو ٹھیک ورنہ لیٹ جائے۔[2]

غصے پر قابو پانے کی فضیلت: ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: کون سی چیز سب سے زیادہ سخت ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا غضب۔ اس نے عرض کی: مجھے غضب الٰہی سے کیا چیز بچا سکتی ہے؟ ارشاد فرمایا: غصہ نہ کیا کرو۔ مزید ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے غصے کو روکتا ہے اللہ پاک اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔[3] (فیضان ریاض الصالحین)

गुस्सा न किया करो

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा से रिवायत है: एक शख़्स ने हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) से अर्ज़ किया: मुझे नसीहत कीजिए! हुज़ूर नबी-ए-करीम ने इरशाद फ़रमाया: गुस्सा न किया करो। उसने यह बात कई बार कही, तो हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने (हर बार यही फ़रमाया कि) गुस्सा न किया करो।

(सहीह-बुख़ारी शरीफ़, हदीस नं: 6116)

اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(1) ابو داود، حدیث: 4784

(2) ایضاً، حدیث: 4782

(3) المعجم الکبیر، حدیث نمبر: 13646

وَسَلَّمَ: إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللَّهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ۔[1]

حضرتِ اَبو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
مصطفیٰ جانِ رحمت، نَوشۂ بزمِ جنت، حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔

شرح و بیان:- یعنی جب دو مسلمان راستہ میں گزرتے ہوئے ملیں اور ان میں سے ہر ایک کو سلام کرنے کا حق ہو تو جو سلام کی ابتداء کرے وہ رحمت الٰہی سے بہت ہی قریب ہوگا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ وارضاہ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں محبت پیدا کر دیتی ہیں: سلام میں پہل کرنا، اپنے مسلمان بھائی کو اچھے لقب سے پکارنا، اور جب وہ آئے تو اسے مجلس میں جگہ دے دینا۔
(مرقاۃ المفاتیح، مرآۃ المناجیح)

अल्लाह तआला के सबसे ज़्यादा क़रीब

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू उमामा बाहिली बयान करते हैं:हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: लोगों में अल्लाह तआला के सबसे ज़्यादा क़रीब वो शख़्स है जो सलाम करने में पहल करे।

(अबु-दाऊद शरीफ, हदीस नं: 5197)

محبتیں پروان چڑھانے کا ذریعہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تهادَوا تَحابُّوا۔[2]

(1) سنن أبي داؤد، أول كتاب الأدب، باب في فضل من بدأ السلام، حدیث نمبر: 5197

(2) الأدب المفرد للبخاري، حدیث نمبر: 594

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ (تحفے و تحائف) دیا کرو، اس سے تمھارے درمیان الفت و محبت پیدا ہوگی۔

मोहब्बतें परवान चढ़ाने का ज़रीया

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा बयान रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है: हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने इरशाद फ़रमाया: आपस में एक-दूसरे को तोहफ़ा दिया करो, इससे तुम्हारे बीच उल्फत और मोहब्बत पैदा होगी।

(अल-अदबुल मुफ़रद, हदीस नं: 594)

شرم و حیا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ، وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ۔[1]

حضرتِ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس چیز میں بے حیائی آتی ہے اسے عیب دار کر دیتی ہے اور جس چیز میں حیا آتی ہے اسے زینت بخشتی ہے۔

शर्म - हया

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अनस बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जिस चीज़ में बे-हयाई आ जाती है उसे ऐबदार कर देती है और

(1) جامع الترمذی،أبواب البر والصلة،باب ماجاء فی الفحش والتفحش، حدیث نمبر: 1974

जिस चीज़ में शर्म-हया आ जाती है उसे ज़ीनत बख्शती है।
(तिरमिज़ी शरीफ, हदीस नं: 1974)

پردہ پوشی کی فضیلت واہمیت

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَأَى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ أَحْيَا مَوْءُودَةً۔[1]

حضرتِ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنت، حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو کسی کا عیب دیکھے پھر اس کو چھپائے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے کسی زندہ درگور کی (زندہ دفنائی) ہوئی بچی کو زندہ کیا ہو۔

पर्दा पोशी की फज़ीलत व अहमियत

सहाबी-ए-रसूल हज़रत उक़बा बिन आमिर बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जो किसी का ऐब देखे फिर उसे छुपा ले तो वो उस शख़्स की तरह है जिसने ज़िन्दा दफन की गई बच्ची को ज़िन्दा किया हो। (अबु-दाऊद शरीफ, हदीस नं: 4891)

غسل خانے میں پیشاب وغیرہ کرنا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبُولَ الرَّجُلُ فِي مُسْتَحَمِّهِ، وَقَالَ: إِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ۔[2]

(1) سنن أبي داؤد، أول كتاب الأدب، باب في الستر على المسلم، حدیث نمبر: 4891

(2) جامع الترمذي، أبواب الطهارة، باب ما جاء في كراهية البول في المغتسل، حدیث نمبر: 21

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ آدمی اپنے غسل خانہ میں پیشاب کرے، اور فرمایا کہ زیادہ تر وسوسے اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔

गुस्ल-खा़ने में पेशाब करना मना है।

हज़रत अब्दुल्लाह बिन मुगफ़्फ़ल रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है कि हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इस बात से मना फ़रमाया कि आदमी अपने गुस्ल-खा़ने /स्नान-घर में पेशाब करे, और फ़रमाया कि ज़्यादातर वसवसे इसी से पैदा होते हैं।

(तिरमिज़ी शरीफ़, हदीस नं : 21)

کمزوروں کے حقوق ضرور ادا کریں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيفَيْنِ: الْيَتِيمِ وَالْمَرْأَةِ۔[1]

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مصطفیٰ جانِ رحمت ،نوشۂ بزمِ جنت ،حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! میں لوگوں کو (بطور خاص) دو ضعیفوں کے حق سے بہت ڈراتا ہوں (کہ ان میں کوتاہی نہ برتیں) ایک یتیم اور دوسری عورت۔

شرح و بیان:— اسلام عالم گیر انصاف پسند و حق پسند مذہب ہے۔ اسلام میں نیکی کا جو جامع طریقہ پیش کیا گیا ہے اس میں خدمت خلق، حقوق انسانیت، رہن سہن اور معاشرت بھی ایک لازمی حصہ ہے۔اسلام وہ پیارا دین ہے جس میں کمزوروں کے حقوق کے تحفظ کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ اس حدیث میں ایک

(1) سنن إبن ماجه، كتاب الأدب، باب حق اليتيم، حديث نمبر: 3678

اسلامی اصول بطور خاص بیان کیا گیا ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ دو کمزور یعنی یتیم اور عورت کے ساتھ نرمی کا سلوک کیا جائے۔ نبی کریم ﷺ نے یتیم اور عورت کے حق کا خیال رکھنے پر حد سے زیادہ زور دیا ہے کیوں کہ ان کی کوئی ایسی حیثیت نہیں ہوتی جس کا وہ سہارا لے سکیں اور جس کے ذریعے وہ اپنا دفاع کرسکیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کو اللہ عزوجل نے کسی بھی چیز کے حلال یا حرام فرمانے کا اختیار کل عطا فرمایا ہے۔آپ اپنی امت میں سے جس کے لیے جو چاہیں حلال فرما دیں اور جو چاہیں حرام فرما دیں۔آپ ﷺ کا کسی چیز کو حرام یا حلال فرمانا دراصل رب تعالی کا ہی حلال وحرام فرمانا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں حلال پر عمل کرنے اور حرام سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین !

कमज़ोरों के हुकूक़ ज़रूर अदा करें

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: ऐ अल्लाह! मैं लोगों को (खासतौर पर) दो कमज़ोरों के हुकूक़/अधिकारों से बहुत डराता हूं (के उनमें कोताही न बरतें),एक यतीम और दूसरी औरत।

(इब्ने माजा, हदीस नं : 3678)

بدسلوکی کے بدلے حسن سلوک

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ﷺ، إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي، وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ، وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ. فَقَالَ: لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ۔[1]

(1) الصحيح لمسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب صلة الرحم وتحريم قطعيتها، حدیث نمبر: 2558

حضرتِ اَبو ہریرہ رضِی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسولَ اللہِ! ﷺ میں اپنے رشتہ داروں سے تعلق جوڑتا ہوں، اور وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں، میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ حلم و بردباری سے پیش آتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جاہلوں والا سلوک کرتے ہیں، تو پیارے آقا ﷺ نےارشادفرمایا: اگر معاملہ ایسا ہی ہے جیسا تم نے کہا تو تم ان کے منھ میں گرم راکھ ڈال رہے ہو، جب تک تم ان کے ساتھ اچھا سلوک کروگے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمھارے پاس ایک مددگار (فرشتہ) رہے گا۔

شرح و بیان:– منہ میں گرم راکھ ڈالنے سے یہ مراد ہے کہ اُن کے لیے ذلت و رسوائی اور تمھارے لیے عزت و سرخروئی ہے۔جب تک تم ان کے ساتھ حلم و بردباری اور برائی کے بدلے بھلائی کرتے رہو گے، ان کی اذیت رسانی پر صبر و شکر کرتے ہوے ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتے رہو گے تب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمھاری مدد و نصرت کی جاےگی، اور ان کے شر سے محفوظ و مامون رہو گے، تمھاری عزت و آبرو، مال و دولت اور جود و نوال میں برکت ہوتی رہے گی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

बद-सुलूकी के बदले अच्छा सुलूक करने का अजर

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है के एक शख़्स ने अर्ज़ किया: या रसूलल्लाह! सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम, मैं अपने रिश्तेदारों के साथ ताल्लुक़ जोड़ता हूँ, और वो मुझसे ताल्लुक़ तोड़ते हैं, मैं उनके साथ अच्छा सुलूक करता हूँ और वो मेरे साथ बुरा सुलूक करते हैं, मैं उनके साथ बुरद-बारी/धैर्य से पेश आता हूँ और वो मेरे साथ जाहिलो वाला सुलूक करते हैं, तो हुज़ूर नबी-ए-करीम

सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने इरशाद फ़रमाया: अगर मामला ऐसा ही है, जैसा कि तुमने कहा, तो तुम उनके मुंह में गर्म राख डाल रहे हो, जब तक तुम उनके साथ अच्छा सुलूक करते रहोगे, तब तक अल्लाह की तरफ़ से तुम्हारे पास एक मददगार (फरिश्ता) रहेगा।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ़, हदीस नं: 2558)

اچھے کام کی سفارش کیا کرو

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ طَالِبُ حَاجَةٍ أَقْبَلَ عَلَى جُلَسَائِهِ، فَقَالَ: اشْفَعُوا، فَلْتُؤْجَرُوا، وَلْيَقْضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا أَحَبَّ۔ (1)

حضرتِ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی ضرورت مند آتا تو آپ اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے: تم اس کے لیے اچھے کام کی شفاعت و سفارش کرو، تمہیں اجر و ثواب دیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی ﷺ کی زبان سے وہی فیصلہ جاری کرائے گا جو اس کو پسند ہو گا۔

شرح و بیان:۔ سفارش کرنا، کسی کے لیے واسطہ بننا اور کسی کی حاجت پوری کرنے کے لیے کسی سے درخواست کرنا ایک معاشرتی عمل ہے جو ہر قوم، ہر علاقے اور ہر زمانے میں پایا جاتا ہے، اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ کسی شخص کو فائدہ پہنچانے یا اس سے ضرر کو دور کرنے کی کسی سے درخواست کرنا۔ یہ عمل بسا اوقات مشروع اور بسا اوقات ممنوع ہوتا ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

(1) الصحیح لمسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب إستحباب الشفاعة فیما لیس بحرام، حدیث نمبر: 2627

﴿مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا وَكَانَ اللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُقِيتًا﴾[1]

یعنی جو شخص بھلائی کی شفارش کرے گا تو اسے اس کا حصہ ملے گا اور جو برائی کی شفارش کرے گا اس سے بھی وہ حصہ پائے گا اور اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے۔

اس آیت سے روزِ روشن کی طرح ثابت ہوا کہ شفاعت کی دو قسمیں ہیں:

شفاعت حسنہ (اچھے کام کی شفارش) اور شفاعت سیئہ (برے کام کی شفارش)۔

شفاعت حسنہ کا مطلب یہ ہے کہ جس کے لیے شفارش کی جارہی ہے اس میں اس کا مادی اور معنوی فائدہ ہو اور ساتھ ہی ساتھ اس میں کوئی شرعی قباحت نہ پائی جائے، اسی شفاعت و سفارش کا ذکر زیر بحث حدیث میں ہے۔ شفاعت سیئہ سے مراد وہ شفاعت و سفارش ہے جس میں کسی شرعی حد کی پامالی ہوتی ہو۔

سفارش کرو:— یعنی جب کوئی حاجت مند اپنی حاجت لے کر آئے تو تم اس کے حق میں سفارش کر دیا کرو۔

تمھاری سفارش قبول ہوگی:— اگر وہ سفارش قابل تسلیم ہوئی، یا مطلب ہے کہ تمہیں سفارش کا ثواب ملے گا، جیسا کہ ایک دوسری روایت میں اس مفہوم کی صراحت ہے:

اِشْفَعُوا تُؤْجَرُوا[2]

یعنی اچھے کام کی سفارش کرو تمہیں اجر و ثواب ملے گا۔

فیصلہ فرمائے گا:— یعنی فیصلہ تو نبی کریم ﷺ کے دست اقدس میں ہے جو وہ الٰہی تعلیمات کی روشنی میں فرمائیں گے۔ تم سفارش کر کے ثواب حاصل کر لیا کرو۔ اگر کسی انسان کے بس میں ہو کہ وہ اپنی عزت و احترام یا مقام و مرتبہ اور اپنی شخصیت کی بنا پر کسی کی جائز کام میں سفارش کر سکتا ہے، عام لوگوں سے، یا عہدہ اور منصب والوں سے کسی کا جائز کام کروا سکتا

---

(1) سورة النساء: 855

(2) صحيح البخاري، حديث نمبر: 1432

ہے، کسی مصیبت سے چھڑا سکتا ہے تو اسے سفارش کر کے ثواب حاصل کرنا چاہیے، سفارش قبول ہو یا نہ ہو، اس کو ثواب مل جائے گا۔ کیوں کہ ہر صورت میں سفارش کا ماننا ضروری نہیں ہے، اس میں بھی مصالح اور حکمتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

دوسری روایت میں یہ مضمون یوں ادا ہوا ہے۔ "الدالُ عَلَى الخيرِ كَفاعِلِهِ" خیر کے لیے رغبت دلانے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا اس کے کرنے والے کو ملے گا۔ کاش خواص اگر اس پر توجہ دیں تو بہت سے دینی امور اور امدادی کام انجام دیئے جا سکتے ہیں۔ مگر بہت کم خواص اس پر توجہ دیتے ہیں۔

अच्छे काम की सिफ़ारिश किया करो

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू मूसा अल-अश'अरी रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है: जब कोई ज़रूरतमंद शख़्स अल्लाह के रसूल (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) के पास आता तो हुज़ूर नबी-ए-करीम अपने साथ बैठे लोगों की तरफ़ मुतवज्जह होते और इरशाद फ़रमाते: तुम इसके लिए अच्छे काम की सिफ़ारिश करो, तुम्हें अज्र व सवाब दिया जाएगा, और अल्लाह तआला अपने प्यारे नबी की ज़बान से वही फैसला जारी करवाएगा जो उसे पसंद होगा।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ़, हदीस नं : 2627)

دست بوسی وقدم بوسی جائز ہے

عَنْ زَارِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ فِي وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا، فَنُقَبِّلُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَهُ۔ (1)

حضرت زارِع رضی اللہ عنہ جو قبیلہ عبدالقیس کے نمائندوں میں شامل تھے فرماتے

(1) سنن أبي داؤد، أول كتاب الأدب، باب في قبلة الرجل، حدیث نمبر: 5225

ہیں کہ جب ہم مدینہ میں آئے تو ہم لوگ جلدی جلدی اپنی سواریوں سے اترے اور ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینے لگے۔

شرح وبیان:— اِس حدیث سے ثابت ہوا کہ علمائے کرام و مشائخ عظام اور صُلحائے امت کے ہاتھ پاؤں کو عقیدت و محبت سے بوسہ دینا/چومنا جائز ہے۔

چناں چہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نَوَّرَ اللہُ مرقدہ نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر علما اور بادشاہ کے ہاتھ کو ان کے علم اور دینداری نیز دین کی تعظیم کی نیت سے کوئی چوم لے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہاں اگر کسی دُنیاوی غرض کے لالچ میں ایسا کرے تو یہ سخت مکروہ ہے۔(1)

علما کا ہاتھ چومنے پر طعنہ زنی کرنے والوں کے لیے اس حدیث اور شیخ محقق کی تصریح میں یقیناً ہدایت کا بہت بڑا سامان ہے بشرطیکہ ان کے دلوں پر عناد و انکار کی مہر نہ لگ چکی ہو۔ یہ ایسی آگ ہے کہ تمام سمندروں کا پانی بھی اس آگ کو نہیں بجھا سکتا اور اس آگ کے بجھنے کی اس کے سوا کوئی صورت ہی نہیں ہے کہ حاسد کی زندگی کا چراغ ہی بجھ جائے۔ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے بڑے پتے کی بات لکھی ہے کہ

بمیر تا برہی اے حسود! کیں رنج ست
کہ از مشقت آں جز بمرگ نتواں رست

یعنی اے حسد کرنے والے! تو مر جا! کیوں کہ تیرا یہ حسد ایک ایسا رنج ہے کہ تو اس کی مشقت سے بغیر مرے ہوئے چھٹکارا نہیں پا سکتا۔

नेंक परहेज़गारों के हाथ-पैरों को अक़ीदत व ऐहतराम से चूमना जायज़ है:

हज़रत ज़ारेए -रज़ियल्लाहु अन्हु जो कबीलए अब्दुल क़ैस के नुमाइंदों में से थे फ़रमाते हैं कि: जब हम मदीना पहुँचे तो हम

---

(1) أشعة اللمعات، ج:4، ص:23

लोग जल्दी-जल्दी से अपनी सवारियों से उतरे और हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम के हाथों और पैरों को चूमने लगे।

(अबु-दाऊद शरीफ़, हदीस नं: 5225)

इस हदीस से साबित हुआ कि उलमा-ए-किराम, मशाएख़-ए-किराम और उम्मत के नेंक परहेज़गार लोगों के हाथ-पैरों को अक़ीदत व ऐहतराम से चूमना व बौसा देना जायज़ है। चुनांचे: शैख अब्दुल हक़ मुहद्दिसे देहलवी ने लिखा है कि अगर कोई शख़्स उलमा-ए-किराम और इस्लामी बादशाह के हाथों को उनके इल्म/ज्ञान, दीनदारी व परहेज़गारी और दीन की ताज़ीम करने के इरादे से उनके हाथों को चूमता है तो इसमें कोई बुराई और हरज नहीं है। हां, अगर वह किसी दुनियावी गरज़/फायदे के लालच में ऐसा करता है, तो यह सख्त मकरूह है।

(अशिअतुल-लम'आत, जिल्द 4, पेज 23)

بزرگوں کا ادب واحترام کرتے رہیے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهِ؛ إِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ مَنْ يُكْرِمُهُ عِنْدَ سِنِّهِ۔(1)

حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو جوان کسی بوڑھے کا اس کے بڑھاپے کی وجہ سے ادب و احترام کرے گا،

(1) جامع الترمذی، أبواب البر والصلة عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، باب ما جاء فی إجلال الکبیر، حدیث نمبر: 2022

اللہ تعالیٰ اس(جوان) کے لیے ایسے لوگوں کو مقرر فرما دے گا جو اس عمر میں (یعنی بڑھاپے میں) اس کا احترام کریں گے۔

बुज़ुर्गों का अदबो एहतिराम करते रहिये

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अनस बिन मालिक रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है कि हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने फ़रमाया: जो जवान किसी बूढ़े शख़्स का उसके बुढ़ापे की वजह से अदबो एहतिराम करेगा, अल्लाह त'आला उसके लिए ऐसे लोगों को मुक़र्रर फरमा देगा जो उस उम्र (बुढ़ापे) में उसका अदबो एहतिराम करेंगे।

(तिरमिज़ी शरीफ़, हदीस नं: 2022)

مسلمان کی ضرورت پورا کرنے کا اجر

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلَى عُرْيٍ، كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ، وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَى جُوعٍ، أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ، وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقَى مُسْلِمًا عَلَى ظَمَأٍ، سَقَاهُ اللَّهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ۔(1)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

جو مسلمان کسی ننگے مسلمان کو کپڑا پہنا دے، اللہ تعالیٰ اُسے جنت کے سبز کپڑے پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے، اللہ تعالیٰ اُسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کوپانی پلائے، اللہ تعالیٰ اُسے رحیق مختوم (یعنی جنت کی پاکیزہ شراب سر بند) پلائے گا۔

(1) سنن أبي داؤد، كتاب الزكاة، باب في فضل سقي الماء، حديث نمبر: 1682

मुसलमान की दुनियावी ज़रूरत पूरा करने का सवाब

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) फरमाते हैं कि जो मुसलमान किसी नंगे मुसलमान को कपड़े पहना दे, अल्लाह उसे जन्नत के हरे रंग के कपड़े पहनाएगा और जो मुसलमान किसी भूखे मुसलमान को खाना खिलाए, अल्लाह उसे जन्नत के फल खिलाएगा और जो मुसलमान किसी प्यासे मुसलमान को पानी पिलाये, अल्लाह उसे रहीक़-मख्तूम (यानी जन्नत की पाकीज़ा शराब) पिलाएगा।

(अबु-दाऊद शरीफ, हदीस नं : 1682)

رشتے داری نبھانا سیکھیں

عَنْ أَبِي خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ رضي الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ۔[1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے بھائی سے ایک سال تک بول چال چھوڑے رکھی تو وہ ایسے ہے جیسے اُس کا خون بہایا ہو۔

रिश्तेदारी निभाना सीखिये

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) फ़रमाते हैं कि जिसने एक साल तक अपने भाई से बोल-चाल छोड़े रखी तो वो ऐसे है जैसे उसका खून बहाया हो।

(अबु-दाऊद शरीफ, हदीस नं : 4915)

ایک دوسرے پر لعن طعن نہ کرو

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ، وَلَا بِغَضَبِهِ، وَلَا بِالنَّارِ۔[1]

(1) سنن أبي داؤد، أول كتاب الأدب، باب فيمن يهجر أخاه، حديث نمبر: 4915

حضرتِ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

آپس میں ایک دوسرے پر نہ تو لعنت و پھٹکار بھیجو، اور نہ ہی اس پر غضب الٰہی کی بددعا کرو، اور نہ ہی (دوزخ کی) آگ کی بددعا کرو۔

شرح و بیان:— یعنی: یہ نہ کہو کہ تجھ پر اللہ کی لعنت ہو یا پھٹکار ہو، نہ یہ کہو کہ تجھ پر اللہ کا غضب یا قہر نازل ہو، اور نہ یہ کہو کہ تو جہنم میں جائے یا تیرا ٹھکانہ دوزخ ہو یا تجھے اللہ دوزخ میں یا آگ میں ڈالے وغیرہ۔ یاد رہے کہ یہ لعنت و پھٹکار اور یہ بددعائیں خاص کسی معین مسلمان کو منع ہیں، جب کہ غیر معین کو اس کے وصف سے لعنت کرنا بالکل جائز ہے جیسے "لعنۃ اللہ علی الکاذبین" وغیرہ۔ (مرآۃ المناجیح)

एक-दूसरे पर लानत न करो

सहाबी-ए-रसूल समुरा बिन जुंदुब बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: एक-दूसरे पर लानत न करो, न एक-दूसरे को (अल्लाह के) ग़ज़ब (की बद-दुआ) दो और न ही (दोज़ख़ की) आग की बद-दुआ दो।

(तिरमिज़ी शरीफ, हदीस नं : 1976)

آپس میں گالی گلوچ کرنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِئِ، مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ۔ (2)

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(1) جامع الترمذی، أبواب البر والصلة، باب ما جاء فی اللعنة، حدیث نمبر: 1976

(2) الصحیح لمسلم، کتاب البر والصلة، باب النهی عن السباب، حدیث نمبر: 2587

آپس میں گالی گلوچ/برا بھلا کہنے والے دو شخص جو کچھ کہیں اُس کا وبال پہل کرنے والے پر ہے جب تک مظلوم وستم رسیدہ زیادتی نہ کرے۔

شرح و بیان:— یعنی دونوں کی برائیوں کا وبال ابتدا کرنے والے پر ہوگا۔ جب کہ دوسرا زیادتی نہ کر جائے اور صرف اگلے کو جواب دے۔ خیال رہے کہ گالی کے بدلے میں گالی نہ دینا چاہیے کہ گالی فحش ہے جس سے اپنی ہی زبان خراب ہوتی ہے، اور یہ گناہ اور مسلمان کی شان کے خلاف بھی ہے۔ لہٰذا گالی دینے والے کو جواب دینے کے بجائے خاموشی اختیار کرنا بہتر ہے اور اگر بدلہ ضروری ہی ہو تو اس طرح لیا جائے کہ اسے بدلے میں گالی نہ دی جائے۔

(مرآۃ المناجیح، واحیاء علوم الدین)

एक-दूसरे को गाली-गलौच/ बुरा-भला कहने वाले

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा बयान करते हैं:हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया:एक-दूसरे को गाली-गलौच/ बुरा-भला कहने वाले दो लोग जो भी (बुरा-भला) कहते हैं, उसका वबाल पहल करने वाले पर है जब तक कि पीड़ित/ मज़लूम ज़ियादती न करे।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ, हदीस नं : 2587)

باہم میل ملاپ قائم رکھیے

عَنْ أَنسِ بْنِ مالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتقوا اللهَ، وأَصلِحُوا ذاتَ بينِكم، فإنَّ اللهَ تَعالى يُصْلِحُ بين المؤمنينَ يومَ القيامةِ۔ (1)

حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

(1) کنز العمال، حدیث نمبر: 5482

حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس میں صلح کرو، کیوں کہ اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن مسلمانوں کے درمیان صلح فرمائے گا۔

आपस में अमन-अमान, सुलह,और मेल-मिलाप से रहिये

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया:अल्लाह तआला से डरो और आपस में सुलह करो, इसलिए के अल्लाह तआला भी क़ियामत के दिन मुसलमानों में सुलह फरमाएगा।

(कन्जुल-उम्माल, हदीस नं : 5482)

مسجد سے تکلیف دہ چیز دور کیجیے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَخْرَجَ أَذًى مِنَ الْمَسْجِدِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔[1]

حضرتِ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضور سیّد عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص مسجد سے تکلیف دہ چیز کو دور کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

मस्जिद से तक्लीफ़ दह चीज़ दूर करने की फज़ीलत

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू सईद खुदरी रज़ियल्लाहु अन्हु बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने इरशाद फ़रमाया: जो शख़्स मस्जिद से तक्लीफ़ दह चीज़ को दूर करेगा अल्लाह तआला उसके लिए जन्नत में एक महल बनाएगा।

(इब्ने माजा, हदीस नं:757)

(1) سنن إبن ماجه،كتاب المساجد والجماعات،باب تطهير المساجد، حديث نمبر: 757

حقوق کی ادائیگی بہر صورت کیجیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ۔ (1)

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن تم لوگ ضرور حق داروں کو ان کے حقوق سپرد کروگے، حتّٰی کہ بے سینگ بکری کا سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔

شرح وبیان:—علامہ یحییٰ بن شرف نووی فرماتے ہیں:

حدیث پاک میں یہ تصریح ہے کہ قیامت کے دن جانوروں کو اسی طرح زندہ کیا جائے گا جس طرح مکلف انسانوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ اسی طرح بچوں، مجنونوں اور جن لوگوں کو اسلام کی دعوت نہیں پہنچی اُن کو بھی زندہ کیا جائے گا۔ قرآنِ پاک اور احادیث مبارکہ میں اس پر دلائل قائم ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ﴾ (2) (اور جب وحشی جانور جمع کیے جائیں۔)

علمائے کرام فرماتے ہیں:

قیامت کے دن جانوروں کا حشر اور دوبارہ زندہ کرنے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ اُن کو جزا، سزا یا ثواب دیا جائے اور یہ جو سینگ والی بکری سے بغیر سینگ والی بکری کا بدلہ لیا جائے گا وہ ایسا بدلہ نہیں ہے جیسا انسانوں سے لیا جائے گا کیونکہ جانور مکلف (یعنی احکام شریعت کے پابند) نہیں ہیں اور یہ بدلہ فقط صورتاً ہوگا۔ (بدلہ دلانے کے بعد ان کو مٹی کر دیا جائے گا۔

---

(1) الصحیح لمسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم، حدیث نمبر: 2582

(2) سورة التکویر: 5

مفتی احمد یار خان نعیمی فرماتے ہیں:

اگر دنیا میں تم نے لوگوں کے حقوق ادا نہ کیے تو لامحالہ (یعنی ہر صورت) قیامت میں ادا کرو گے، دنیا میں مال سے وہاں اَعمال سے۔ (لہٰذا) بہتر ہے کہ یہاں ہی ادا کردو ورنہ پچھتاؤ گے۔

(۱) حقوق العباد کا معاملہ نہایت ہی حساس ہے، کل بروز قیامت اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنے تمام حقوق فرمادے گا مگر بندوں کے جو حقوق تلف کیے ہیں جب تک وہ بندے معاف نہیں کریں گے تب تک اللہ تعالیٰ بھی معاف نہیں فرمائے گا۔(۲) بروز قیامت مال ودولت نہ ہوں گے لہٰذا کسی کو بدلہ دلانے کی صورت فقط یہی ہوگی کہ اس کو اتنی نیکیاں دی جائیں یا اس کے گناہ حق تلف کرنے والے کے نامہ اعمال میں ڈال دیے جائیں۔ (۳) قیامت کے دن جانوروں سے بدلہ لینا یہ اللہ تعالیٰ کے انصاف پر دلیل ہے کہ اس دن کسی کے ساتھ بے انصافی نہ ہوگی، جانوروں سے قصاص لینے کے بعد انہیں ہمیشہ کے لیے فنا کر دیا جائے گا۔(۴) حق دار کو اس کا حق دنیا میں ہی ادا کرنے میں عافیت ہے، ورنہ کل بروز قیامت نیکیوں کی صورت میں دینا ہوگا، یا اس کے گناہوں کو لینا ہوگا، اور یقیناً یہ بہت خسارے کا سودا ہے۔(۵) سب سے بڑا مفلس یعنی کنگال شخص وہ ہے جو کل بروزِ قیامت نامہ اعمال میں نیکیاں لے کر آئے گا مگر جن کے حقوق تلف کیے ہوں گے وہ اس کی تمام نیکیاں لے جائیں گے۔(۶) بزرگانِ دین حقوق العباد کے معاملے میں بہت احتیاط فرمایا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے حقوق کی کما حقہ ادائیگی کرنے کی توفیق عطا فرمائے، نیز ہمیں حقوق العباد کے معاملے میں بھی احتیاط کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

हर हाल में हुकूक़ अदा कीजिये

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम)

ने इरशाद फ़रमाया: क़ियामत के दिन तुम लोग ज़रूर हक़दारों को उनके हुकूक़ सौंप दोगे, यहाँ तक कि बे-सींग वाली बकरी का सींग वाली बकरी से बदला लिया जाएगा।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ, हदीस नं: 2582)

تحفے کو کمتر مت سمجھیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ! لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا، وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ۔ (1)

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے مسلمان عورتو!کوئی عورت اپنی پڑوسن کی بھیجی ہوئی چیز کو حقیر نہ جانے، اگرچہ وہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

شرح وبیان:—علامہ بدر الدین عینی فرماتے ہیں:

بکری کے کھر سے حقیقتاً بکری کا کھر مراد نہیں ہے، کیونکہ عام طور پر بکری کا کھرایک دوسرے کو تحفے میں نہیں دیا جاتا بلکہ اس سے معمولی سی شے مراد ہے۔ مقصودِ حدیث یہ ہے کہ پڑوسی کو ہدیہ دینے کے لیے اگر عورت کے پاس معمولی شے کے علاوہ کچھ نہ ہو تو ہدیہ سے نہ رُکے بلکہ حسبِ حال جو میسر ہو دے دیا کرے، کیونکہ ہدیہ اپنے پاس موجود شے کے اعتبار سے دیا جاتا ہے اور کسی شے کاپاس ہونا یہ اس شے کے نہ ہونے سے بہتر ہے۔حدیث کی ایک توجیہ یہ ہے کہ اگر تمہیں کم قیمت معمولی سی شے بھی تحفے میں دی جائے تو اسے حقیر سمجھ کر قبول کرنے سے انکار نہ کرو۔

---

(1) صحيح البخاري، كتاب الهبة وفضلها، حديث نمبر: 2566

مفتی احمد یار خان نعیمی فرماتے ہیں:

چونکہ چیزوں میں عیب نکالنے کی عادت زیادہ عورتوں میں ہوتی ہے اس لیے انہی سے خطاب کیا گیا۔ یہ حدیث ہم غریبوں کے لیے بڑی ہمت افزا ہے کیونکہ اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ خود نبی کریم ﷺ مسکینوں کے معمولی ہدیہ ثواب وغیرہ کو بھی رد نہیں فرماتے۔

تحفہ دینے کی بڑی حکمتیں ہیں:

(۱) تحفہ دینے سے محبت بڑھتی اور بغض وکینہ دُور ہوتا ہے۔ (۲) تحفہ دینے میں ایک دوسرے کی مالی مُعاوَنت ہے۔(۳) جب تحفہ معمولی ہو تو یہ محبت پر زیادہ دلالت کرتا اور باہم تکلُّف و تنگی کو دور کرتا ہے۔ (۴) قیمتی تحائف کا تبادلہ ہر وقت ممکن بھی نہیں جبکہ معمولی تحائف کا باہم تبادلہ قیمتی تحفہ دینے کی طرح ہی ہے۔

तोहफे को मामूली मत समझिये

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा बयान रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: ऐ मुसलमान औरतों! कोई औरत अपनी पड़ोसन की भेजी हुई चीज़ को हक़ीर न समझे, अगरचे वह बकरी का खुर ही क्यों न हो।

(सहीह-बुखारी शरीफ़, हदीस नं :2566)

راستے سے تکلیف دہ چیز دور کیجیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ، فَأَخَّرَهُ، فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ۔[1]

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

(1) الصحیح لمسلم، کتاب الإمارۃ، باب بیان الشھداء، حدیث نمبر: 1914

فرمایا: (مفہومی ترجمہ)

ایک درخت مسلمانوں کو اذیت دیتا تھا، چنانچہ ایک شخص آیا اور اسے کاٹ دیا، تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

रास्ते से तक्लीफ़ दह चीज़ दूर करने की फज़ीलत

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फ़रमाया: एक दरख़्त/ पेड़ मुसलमानों को (रास्ता चलते हुए) तक्लीफ़ पहुंचाता था, चुनांचे एक शख़्स आया और उसे काट दिया, तो वह जन्नत में दाख़िल हो गया।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ़, हदीस नं : 1914)

بلاوجہ اذیت پہنچانا

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ وَجَدَ رَجُلًا وَهُوَ عَلَى حِمْصَ يُشَمِّسُ نَاسًا مِنَ النَّبَطِ فِي أَدَاءِ الْجِزْيَةِ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا۔ (1)

مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنت، حضور سیّد عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

بے شک اللہ تعالیٰ انہیں عذاب میں مبتلا فرمائے گا جو دنیا میں لوگوں کو (بلا وجہ) اذیت دیتے ہیں۔

شرح و بیان:— اس کا یہ مطلب نہیں کہ قصور وار کو ایسی سزا نہ دی جائے

(1) الصحیح لمسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب الوعيد الشديد لمن عذب الناس بغير حق، حدیث نمبر: 2613

جس سے وہ جرم سے باز آ جائے اور شر سے رک جائے۔

امام نووی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں:

یہ حدیث شریف اور اس طرح کی دیگر احادیث مبارکہ ناحق سزا دینے پر محمول ہیں اور جس شخص کو اس کے واقعی جرم پر سزا دی جائے وہ اس وعید میں داخل نہیں۔ مثلاً: قصاص، حدود اور تعزیر کے مطابق سزا دی جائے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہے۔(شرح النووي بر مسلم شریف)

बिला-वजह लोगों को तक्लीफ़ पहुंचाने वाले

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) इरशाद फ़रमाते हैं: बेशक अल्लाह त'आला उन्हें अज़ाब में मुब्तला फरमाएगा, जो दुनिया में लोगों को (बिला-वजह) तक्लीफ़ पहुंचाते हैं।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ, हदीस नं : 2613)

محبوب بندہ

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ۔(1)

حضرتِ سعد بن ابی وقّاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ اپنے اُس بندے سے محبت رکھتا ہے جو متقی و پرہیز گار ہو، (مخلوق) سے بے نیاز ہو، اور گوشہ نشین ہو۔

شرح و بیان :— یعنی: جس مسلمان میں تین خوبیاں ہوں اللہ تعالیٰ اس کو پسند فرماتا ہے:

(1) الصحیح لمسلم، کتاب الزھد والرقائق، حدیث نمبر: 2965

متقی و پرہیز گار ہو؛ یعنی: گناہوں سے بچتا ہو، نواہی سے اجتناب کرتا ہو، اور اللہ و رسول کے احکام و فرامین پر عمل کرتا ہو۔ لوگوں سے بے پرواہ ہو، کہ جو رب تعالیٰ کے در اقدس پر جھکا رہے اسے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اور گوشہ نشین ہو؛ یعنی: لوگوں میں اپنی شہرت کا طالب نہ ہو، چھپ کر نیکیاں کرتا ہو، اور گمنام رہنے کی کوشش کرتا ہو، باقی اللہ جسے چاہے عزت وشہرت عطا فرمائے۔ مطلقاً خلوت و گوشہ نشینی رضائے الہی پانے، خود کو نیکیوں میں لگانے،گناہوں سے بچانے اور جنت میں لے جانے والا کام ہے۔ہر مسلمان کو چاہیے کہ رضائے الٰہی کے حصول اور عبادات میں پختگی حاصل کرنے کے لیے کچھ نہ کچھ وقت خلوت اختیار کرے۔ اگر کسی شخص کو اچھی صحبت میسر نہیں ہے اور وہ خلوت اختیار نہیں کرے گا توگناہوں میں مبتلا ہو جائے گا تو ایسے شخص پر لازم ہے کہ حقوق اللہ وحقوق العباد کی ادائیگی کرتے ہوئے بقدرِ ضرورت خلوت اختیار کرے اور خود کو گناہوں سے بچا کر عبادت میں مصروف ہو جائے۔

مرآۃ المناجیح میں ہے:

صوفیاے کرام فرماتے ہیں کہ ”اب اس زمانہ میں جلوت (لوگوں میں رہنے) سے خلوت افضل،بری صحبت سے تنہائی افضل۔“[1]

واضح رہے کہ برے لوگوں کی صحبت سے خلوت افضل اور خلوت سے اچھے لوگوں کی صحبت افضل۔ خیال رہے کہ عابدین کے لیے خلوت بہتر ہے جبکہ علمائے کرام کے لیے جلوت اچھی، تاکہ لوگ ان سے استفادہ کریں۔وباللہ التوفیق!

دل میں ہو یاد تیری گوشۂ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

---

(1) مرآۃ المناجیح، ج:5، ص:137

سارا عالم ہو مگر دیدۂ دل دیکھے تمھیں
انجمن گرم ہو اور لذت تنہائی ہو

अल्लाह त'आला का महबूब बंदा

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) इरशाद फ़रमाते हैं: अल्लाह तआला अपने उस बंदे से मुहब्बत रखता है जो मुत्तक़ी व परहेज़गार हो, (मख़लूक़) से बे-नियाज़ी हो, और गोशा-नशीन हो।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ, हदीस नं :2965)

میری تعظیم کے لیے کھڑے رہیں

عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ، فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَابْنُ صَفْوَانَ حِينَ رَأَوْهُ، فَقَالَ: اجْلِسَا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا ؛ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔[1]

حضرت ابو مجلز بیان کرتے ہیں:

(جب) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے تو عبد اللہ بن زبیر اور ابن صفوان رضی اللہ عنہما نے جب انہیں دیکھا تو دونوں حضرات کھڑے ہو گئے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے (یہ دیکھا تو ارشاد فرمایا کہ) بیٹھ جاؤ، میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کی یہ خوشی ہو کہ لوگ میری تعظیم کے لیے کھڑے رہیں، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے۔

लोग मेरी ताज़ीम के लिए खड़े रहें

हज़रत अबू मिजलज़ बयान करते हैं कि जब अमीर

(1) جامع الترمذی،أبواب الأدب،باب ماجاء فی کراهية قيام الرجل للرجل، حدیث نمبر:2755

मुआविया रदियल्लाहु अन्हु बाहर आए तो अब्दुल्लाह बिन ज़ुबैर और इब्ने सफ़वान रदियल्लाहु अन्हुमा ने उन्हें देखा तो वे दोनों खड़े हो गए। जब अमीर मुआविया रदियल्लाहु अन्हु ने यह देखा तो इरशाद फ़रमाया कि आप दोनों हज़रात बैठ जायें इसलिए कि मैंने हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम को यह फ़रमाते हुए सुना है कि:जिस की ये खुशी हो कि लोग मेरी ताज़ीम और अदब व ऐहतिराम के लिए खड़े रहें, वो अपना ठिकाना जहन्नम में बनाये।

(तिरमिज़ी शरीफ, हदीस नं : 2755)

میاں بیوی کے حقوق

عورتیں اللہ کی امانت ہیں

عن جابرٍ رضي الله عنه في حديثِهِ عن حَجَّةِ رسولِ اللهِ عليه السَّلَامُ ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّساءِ ، فإنَّكم أَخَذتُموهنَّ بأمانةِ اللّٰهِ۔(1)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگوں! عورتوں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، کیوں کہ تم نے اُنہیں بطور امانت لیا ہے۔

औरतें तुम्हारे पास अल्लाह की अमानत है

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फ़रमाया के ऐ लोगो! औरतों के मामले में अल्लाह त'आला से डरते रहो, क्योंकि तुमने उन्हें अमानत के तौर पर लिया है।

(अबु-दाऊद शरीफ, हदीस नं : 1905)

عورتوں کے ساتھ عمدہ سلوک کیجیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ؛ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ۔(2)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

(1) سنن أبي داؤد، كتاب المناسك، باب صفة حجة النبي ﷺ، حدیث نمبر :1905

(2) صحيح البخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، باب قول الله: وإذ قال ربك للملائكة، حدیث نمبر :3331

عورتوں کے ساتھ نیکی کرنے کے بارے میں میری وصیت قبول کر لو، کیوں کہ وہ (بائیں) پسلی سے پیدا کی گئیں ہیں۔ اور سب سے اوپر والی پسلی سب سے زیادہ ٹیڑھی ہوتی ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنے لگو گے تو توڑ ڈالو گے اور اس کے حال پر چھوڑے رہو گے تب بھی ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی، لہٰذا عورتوں کے ساتھ بھلائی کرنے کے بارے میں میری وصیت قبول کر لو۔

औरतों के साथ हुस्ने सुलूक से पेश आईये

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फ़रमाया कि औरतों के साथ भलाई और नेकी करने के बारे में मेरी वसिय्यत क़बूल करलो, वो पसली से पेदा की गई हैं और पसलियों में सबसे टेढ़ी ऊपर वाली है, अगर तुम उसे सीधा करने लगोगे तो तोड़ डालोगे, और अगर उसके ह़ाल पर छोड़े रहोगे तब भी हमेशा टेड़ी रहेगी, लिहाज़ा औरतों के साथ नेकी-भलाई करने के बारे में मेरी वसिय्यत क़बूल करलो।

(सहीह-बुख़ारी शरीफ, हदीस नं : 3331)

شوہر راضی تو رب راضی

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ، وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ۔ (1)

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت اس حال میں مری کہ اُس سے اُس کا شوہر راضی تھا، (تو)؛ وہ جنت میں داخل ہوگی۔

(1) جامع الترمذی، أبواب الرضاع، باب ما جاء فی حق الزوج علی المرأة، حدیث نمبر: 1161

शौहर राज़ी तो रब राज़ी

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फ़रमाया के जो औरत इस हा़ल में मरी के उससे उसका शौहर राज़ी व खुश था तो वो जन्नत में दा़खिल होगी।

(तिरमिज़ी शरीफ, हदीस नं : 1161)

یہ تو تیرے پاس مہمان ہے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ: لَا تُؤْذِيهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ، فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكَ دَخِيلٌ يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا۔ (1)

حضورِ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

دنیا میں جب کوئی عورت اپنے شوہر کو ستاتی ہے تو جنت میں موجود اس کی خوبصورت آنکھوں والی حور بیوی اس کی دنیاوی بیوی سے کہتی ہے: تیرا ستیاناس ہو، اِسے مت ستا، یہ تو تیرے پاس (چند دن کا) مہمان ہے، اور جلد ہی تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس (جنت میں) آئے گا۔

इसे मत सता, ये तो तेरे पास मेहमान है

हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम फ़रमाते हैं कि दुनिया में जब कोई औरत अपने शौहर को सताती है, तो जन्नत में मोजूद उसकी सुंदर आंखों वाली हूर बीवी उसकी दुनिया वाली बीवी से कहती है: "तेरा सत्यानास हो इसे मत सता, वह तुम्हारे पास (कुछ दिनों के लिए) मेहमान है, और जल्द ही वह तुझसे जुदा होकर हमारे पास(जन्नत) में आएगा।

(तिरमिज़ी शरीफ, हदीस नं :1174)

(1) جامع الترمذی، أبواب الرضاع، حدیث نمبر:1174

دوسروں کے لیے سجنے سنورنے والی

عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ وَكَانَتْ خَادِمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّينَةِ فِي غَيْرِ أَهْلِهَا، كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا نُورَ لَهَا۔ (1)

بارگاہ رسالت مآب کی خادمہ حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

اپنے خاوند کے علاوہ دوسروں کے لیے زیب وزینت اختیار کرنے والی عورت قیامت کے دن ایسی تاریکی میں ہوگی کہ وہاں روشنی کی کوئی صورت بھی نہیں ہوگی۔

दूसरों के लिए सजने-संवरने वाली

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: अपने शौहर के अलावा दूसरों के लिए सजने-संवरने वाली औरत क़ियामत के दिन ऐसे अंधेरे में होगी कि वहाँ रोशनी की कोई सूरत भी नहीं होगी।

(तिरमिज़ी शरीफ, हदीस नं :1167)

شوہر کا اپنی زوجہ کو زود کوب کرنا

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيمَا ضَرَبَ امْرَأَتَهُ۔ (2)

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

---

(1) جامع الترمذی،أبواب الرضاع،باب كراهية خروج النساء فی الزينة، حدیث نمبر: 1167

(2) سنن أبی داؤد، کتاب النکاح، باب فی ضرب النساء، حدیث نمبر: 2147

حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی آدمی (شوہر) سے اپنی عورت کو مارنے کے متعلق سوال نہ ہوگا۔

شرح وبیان:— علامہ طیبی اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

یعنی اگر وہ گناہوں سے نہ بچے یا نافرمانی کرے اور شوہر اُسے مارے تو اس مارنے پر شوہر سے سوال نہیں کیا جائے گا۔اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے:

﴿وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَ اهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَ اضْرِبُوْهُنَّ ۚ﴾(1)

اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور ان سے الگ سوؤ اور اُنہیں مارو۔

ہاں جب وہ نافرمانی سے باز آکر تائب ہوجائے تو پھر اس پر سختی کرنا ممنوع ہے۔ فرمانِ خداوندی ہے:

﴿فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیًّا كَبِیْرًا﴾(2)

پھر اگر وہ تمھارے حکم میں آجائیں توان پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو۔

یعنی ڈانٹ ڈپٹ کرنا چھوڑ دو، ان سے رجوع کرو اور جو انہوں نے کہا یا کیا اسے اس طرح بھول جاؤ گویا انہوں نے یہ کام کیا ہی نہ ہو۔(3)

"**دلیل الفالحین شرح ریاض الصالحین**" میں حدیثِ مذکور کی وضاحت بایں الفاظ ہے:

یعنی شوہر کا اپنی بیوی کو مارنا کسی بھی سبب سے ہو اس سے سوال نہ کیا جائے گا کہ تو نے کس سبب سے مارا؟ بلکہ اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا جائے گا، کیونکہ ممکن ہے کہ کسی ایسی بات پر مارا ہو جس کا تذکرہ خلافِ حیا ہو جیسا کہ بلاوجہ مرد کو صحبت سے منع کرنا وغیرہ۔

---

(1) سورة النساء، آیت نمبر: 34

(2) أیضاً

(3) شرح الطیبی، کتاب النکاح، تحت الحدیث: 3268

ہاں! اگر معاملہ ایسا ہو جس پر شرعی احکام جاری ہونا ضروری ہوں یا معاملہ حکام کے پاس پہنچ جائے تو پھر مارنے کی وجہ پوچھی جائے گی۔[1]

مفتی احمد یار خان نعیمی "مراۃ المناجیح" میں رقم طراز ہیں کہ (شوہر سے بیوی کو مارنے پر مواخذہ نہ ہوگا) بشرطیکہ خاوند مار کی شرائط و حدود کا لحاظ رکھے بلا قصور نہ مارے، ضرورت سے زیادہ نہ مارے، عداوت (دشمنی) سے نہ مارے، اصلاح کے لیے مارے تو خاوند پر اس مار کی پکڑ نہ ہوگی، کیونکہ اس کی اجازت قرآن کریم نے دی ہے، ربّ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَاضْرِبُوْهُنَّ﴾ یعنی انہیں مارو۔

مگر ساتھ میں قید لگاتا ہے:

﴿فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا﴾[2]

پھر اگر وہ تمھارے حکم میں آجائیں تو ان پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو۔

خیال رہے کہ باپ اولاد کو، بڑا بھائی چھوٹے بھائی کو، نبی امتی کو، استاد شاگرد کو، پیر مرید کو اصلاح کے لیے مار سکتا ہے اگر غلطی سے بھی سزا دیں تب بھی بڑے پر قصاص نہیں۔[3]

اس آیت کے تحت صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی تفسیر "خزائنُ العِرفان" میں فرماتے ہیں:

اور تم گناہ کرتے ہو پھر بھی وہ تمھاری توبہ قبول فرماتا ہے تو تمھاری زیرِ دست عورتیں اگر قصور کرنے کے بعد معافی چاہیں تو تمہیں بطریق اولیٰ معاف کرنا چاہیے اور اللہ کی قدرت و برتری کا لحاظ رکھ کر ظلم سے مُجتَنِب (بچے) رہنا چاہیے۔

حضرت مفتی احمد یار خان تفسیر نعیمی میں فرماتے ہیں:

نافرمانی پر بیوی کو خاوند مار سکتا ہے مگر اصلاح کی مار مارے نہ کہ اِیذاء کی مار، جیسے شاگرد کو

---

(1) دليل الفالحين، باب في المراقبة، 250/1

(2) سورة النساء: 34

(3) مراة المناجيح، 103/5

استاد، یا اولاد کو ماں باپ مارتے ہیں اصلاح کے لیے۔ بلا قصور بیوی کو مارنا سخت ممنوع ہے جس کی پکڑ رب کے ہاں ضرور ہوگی۔[1]

تفسیر "روح المعانی" میں ہے کہ چار قصور پر خاوند بیوی کو مار سکتا ہے:

(۱) خاوند عورت کی زینت چاہے وہ نہ کرے۔ (۲) خاوند اسے اپنے پاس بلائے وہ بلا وجہ نہ آئے۔ (۳) عورت نماز وغیرہ بلا عذر ترک کرے۔ (یعنی شریعت کی نافرمانی کرے)۔ (۴) خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر پھرے۔[2]

مار کیسی ہونی چاہیے؟

تفسیر دُرِّ منثور میں ہے:

مارنے سے مراد ایسی مار ہے جو شدید نہ ہو۔ یعنی جس سے نشان نہ پڑے۔ حضرتِ عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے پوچھا کہ غیر شدید مار کیسی ہوتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: مسواک سے۔[3]

تفسیر قرطبی میں ہے:

مار سے مراد ایسی مار ہے جس سے نشان نہ پڑے نہ ہڈی ٹوٹے نہ زخم آئے، کیونکہ مارنے کا مقصد اس (عورت) کی اصلاح کرنا ہے نہ کہ کچھ اور۔[4]

مرد کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ نرمی، پیار و محبت کا سلوک کرے۔ حدیث میں ہے کہ بیشک عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے تمھارے لیے کسی طرح سیدھی نہیں ہو سکتی اگر تم اس سے نَفْع چاہتے ہو تو اس کے ٹیڑھے پن کے ساتھ ہی نَفْع حاصل کر سکتے ہو اور اگر

---

(1) تفسیر نعیمی، سورۃ النساء، تحت الایۃ:34، 61/5

(2) روح المعانی، سورۃ النساء، تحت الایۃ:34/5،35

(3) درِّ منثور، پارہ:5، سورۃ النساء تحت الایۃ:34/2،522

(4) قرطبی، پ:5، سورۃ النساء، تحت الایۃ:34/3،121

اس کو سیدھا کرنے لگو گے تو توڑ ڈالو گے اور اس کا توڑنا طلاق دینا ہے۔[1]

معلوم ہوا کچھ نہ کچھ خلافِ مزاج حرکتیں اس سے سرزد ہوتی ہی رہیں گی۔ مرد کو چاہیے کہ صَبْر کرتا رہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ کامل ایمان والوں میں سے وہ بھی ہے جو عُمدہ اَخلاق والا اور اپنی زَوجہ کے ساتھ سب سے زیادہ نَرم طبیعت ہو۔[2]

شوہر کے حقُوق: بیوی کو چاہیے کہ اپنے شوہر کیساتھ نیک سُلوک کرے۔ حدیث میں ہے کہ قسم ہے اُس کی جس کے قبضہ قُدرت میں میری جان ہے! اگر قدم سے سر تک شوہر کے تمام جسم میں زَخْم ہوں جن سے پِیپ اور پیپ مِلا خون بہتا ہو پھر عورت اُسے چاٹے تب بھی حق شوہر ادا نہ کیا۔[3]

بات بات پر رُوٹھ کر میکے چلی جانے والی عورَت اِس حدیثِ پاک کو بار بار اپنے کانوں پر دوہرائے اور دل کی گہرائیوں میں اُتارے، سرکارِ مدینہ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے:

شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی اُس کے گھر سے نہ جائے اگر ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے یا واپس لوٹ نہ آئے، اللہ اور فرشتے اُس پر لعنت کرتے ہیں۔ عرض کی گئی: اگرچِہ شوہر ظالِم ہو؟ فرمایا: اگرچِہ ظالم ہو۔[4]

بعض عورتیں اپنے شوہروں کی سخْت نافرمانیاں اور ناشُکریاں کرتی ہیں اور ذرا کوئی بات بُری لگ جائے تو پچھلے تمام اِحسانات بُھلا کر کوسنا شروع کر دیتی ہیں۔ جو عورتیں بات بات پر لعنت ملامت کرتی اور پھٹکار برساتی رہتی ہیں ان کو ڈر جانا چاہیے کہ سرکارِ نامدار نے عورتوں سے فرمایا: اے عورَتو! صَدَقہ کیا کرو کیونکہ میں نے اکثر تم کو جہنّمی دیکھا ہے۔ خواتین

---

(1) الصحیح لمسلم، کتاب الرضاع، باب الوصیۃ بالنساء، ص:775، حدیث:1468

(2) ترمذی، کتاب الایمان، حدیث:2621

(3) مسند إمام أحمد، 318/4، حدیث:12614

(4) کنزالعمال، کتاب النکاح، الفصل الاول فی حق الزوج علی المراۃ، 144/16، حدیث:44801

نے عرض کی: یا رسولَ اللہ ﷺ! کس سبب سے؟ فرمایا: اس لیے کہ تم لعنت بہت کرتی ہو اوراپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔[1]

واضح رہے کہ (۱) شوہر کا مرتبہ ومقام بہت بلند ہے بیوی کے لیے اس کی خدمت میں عظمت ہی عظمت ہے۔(۲) نافرمان بیوی سے اللہ تعالیٰ سخت ناراض ہوتا ہے شوہر کی ناراضگی کے ساتھ رضائے الٰہی نہیں مل سکتی۔(۳) شوہر چاہے ظلم ہی کیوں نہ کرے لیکن بیوی کو صبر سے کام لینا چاہیے کہ اس صبر پر دنیا وآخرت میں کامیابی کی ضمانت ہے۔(۴) شوہر کو بھی چاہیے کہ شریعت مطہرہ نے بیوی کے جو حقوق اس پر لازم کئے ہیں ان میں ہرگز ہرگز کوتاہی نہ کرے پیار ومحبت سے رہے، نرمی اختیار کرے، اس کی جائز خواہشات کا احترام کرے، اس کی تکلیف دہ باتوں پر صبر کرے۔ہاں جہاں شریعت کی نافرمانی دیکھے وہاں جائز سختی کرے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں لوگوں کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے! ہمیں قلب سلیم اور دونوں جہاں میں اپنی دائمی رضا سے مالامال فرمائے! آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوۃ والتسلیم!

(ماخوذ از: فیضانِ حدیث)

बीवी को मारना

अमीर उल मुमीनीन हज़रत उमर फ़ारूक़ आज़म रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: किसी आदमी (शौहर) से अपनी औरत (बीवी) को मारने के बारे में पूछताछ नहीं की जाएगी।

(अबु-दाऊद शरीफ़, हदीस नं: 2147)

---

(1) بخاری، کتاب الحیض، باب ترک الحائض، 123/1، حدیث: 304

اور پردہ چاک کردیا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: إِنَّ المرأَةَ إذا خَلَعَت ثِيابَها في غيرِ بَيتِ زَوجِها هَتَكَت ما بيْنها وبيْن اللّٰهِ عزَّ وجلَّ مِن حِجابٍ، وإنْ تَطيَّبَت لغيرِ زَوجِها كان عليها نارًا وشَنارًا، فإذا استَحلُّوا الزِّنا وشَرِبوا الخمورَ بعْدَ هذا، وضَرَبوا المعازفَ؛ غار اللّٰهُ في سَمائِه، فقال للأرضِ: تَزَلْزلي بهم، فإنْ تابُوا ونَزَعوا، وإلّا هَدَمَها عليهم۔ (1)

حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ: اگر ایک (شادی شدہ) عورت اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ کسی دوسری جگہ (بد کاری کے لیے) اپنے کپڑے اتارے، تو اس نے اپنے اور اللہ کے درمیان رہنے والے پردے کو چاک کر دیا، اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے خوشبو لگائے تو اس پر (جہنم کی) آگ اور (دونوں جہاں کی) شرمندگی اور رسوائی ہے، اور جب لوگ زنا کو حلال کرلیں، اور اس کے بعد شراب پینے لگیں، ڈھول-باجے بجانے لگیں، تو اللہ تعالیٰ اپنے آسمان میں قہر فرماتا ہے اور زمین کو حکم دیتا ہے کہ: ان پر زلزلہ لے کر آ اگر وہ لوگ توبہ کرلیں تو ٹھیک ہے ورنہ اللہ تعالیٰ زمین کو ان کے اوپر ڈھ دے گا۔

अपने और अल्लाह के दरमियान रहने वाले पर्दे को चाक कर दिया

सहाबी-ए-रसूल हज़रत सय्यिदुना अनस बिन मलिक (रद्रियल्लाहु अ़न्हु) से रिवायत है कि सय्यिदा आइशा सिद्दीक़ा (रद्रियल्लाहु अ़न्हा) ने फ़रमाया: अगर एक (शादीशुदा) औरत,

(1) المستدرك على الصحيحين، حديث نمبر: 8800، صحيح على شرط مسلم، ولم يخرجاه

अपने शौहर के घर के अलावा किसी दूसरी जगह (बदकारी के लिए) अपने कपड़े उतारे, तो उसने अपने और अल्लाह के दरमियान रहने वाले पर्दे को चाक कर दिया; और अगर कोई औरत, अपने शौहर के अलावा किसी दूसरे के लिए खुशबू लगाए, तो उसपर जहन्नम की आग और दोनों जहां की शर्मिंदगी है; और जब लोग ज़िना को ह़लाल कर लें, और इसके बाद शराबें पीने लगें, और ढोल-बाजे बजाने लगें, तो अल्लाह अपने आसमान में क़हर फ़रमाता है, और ज़मीन को हुक्म देता है: 'उनपर ज़लज़ला लेकर आ। अगर वो लोग तौबा कर लें, तो ठीक है. वर्ना अल्लाह, ज़मीन को उन पर ढहा देगा।

(अल्-मुस्तदरक लिल् ह़ाकिम, ह़दीस नं: 8575)

کبیرہ گناھوں کابیان

جہنمیوں کا پسینہ پلایا جائے گا

عَن جابر بن عبد الله: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ؛ إِنَّ عَلَى اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰہِ! ﷺ، وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ، أَوْ: عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ۔ (1)

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

*ہر نشہ والی چیز حرام ہے، بیشک اللہ تعالی نے عہد کیا ہے کہ جو شخص نشے والی چیز پیے گا اسے "طینۃ الخبال" سے پلائے گا۔ لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ! ﷺ "**طینۃ الخبال**" کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ جہنمیوں کا پسینہ یا اُن کا عُصارہ یعنی نچوڑ ہے۔*

शराबियों को जहन्नमियों का पसीना पिलाया जायेगा

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फ़रमाया के हर नशीली चीज़ हराम है, वास्तव में अल्लाह ने वादा किया है कि जो कोई भी नशीली चीज़ पीता है, अल्लाह उसे "तीनातुल-खबाल" से पिलायेगा। लोगों ने कहा, ऐ अल्लाह के रसूल! "तीनातुल-खबाल" क्या चीज़ है? फ़रमाया, "जहन्नमियों का पसीना या उनका निचोड़ है।

(सहीह-मुस्लिम, हदीस नं: 2002)

(1) الصحيح لمسلم، كتاب الأشربة، باب بيان أن كل مسكر خمر، حديث نمبر: 2002

لعنت ہے شرابیوں پر

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً: عَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا، وَشَارِبَهَا، وَحَامِلَهَا، وَالْمَحْمُولَةُ إِلَيْهِ، وَسَاقِيَهَا، وَبَائِعَهَا، وَآكِلَ ثَمَنِهَا، وَالْمُشْتَرِي لَهَا، وَالْمُشْتَرَاةُ لَهُ۔[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے شراب کے بارے میں دس شخصوں پر لعنت کی۔ (۱) شراب بنانے والے پر اور (۲) بنوانے والے پر اور (۳) پینے والے پر اور (۴) اُٹھانے والے پر اور (۵) جس کے پاس اُٹھا کر لائی گئی اور (۶) پلانے والے پر اور (۷) شراب بیچنے والے پر اور (۸) اس کی قیمت کھانے والے پر اور (۹) خریدنے والے اور (۱۰) جس کے لیے خریدی گئی۔ ان سب پر لعنت فرمائی ہے۔

लानत है शराबियों पर

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने शराब को लेकर दस लोगों पर लानत फ़रमायी है:(1) शराब बनाने वाले पर और (2) बनवाने वाले पर, (3) पीने वाले पर और (4) शराब उठाने/लादने वाले पर, (5) जिसके लिए इसे उठाकर लाया गया और (6) शराब पिलाने वाले पर और (7) शराब बेचने वाले पर, और (8) उसकी क़ीमत खाने वाले पर, और (9) शराब के ख़रीदार पर, और (10) जिसके लिए इसे ख़रीदा गया। इन सब पर हुज़ूर ने लानत फ़रमायी है।

(तिरमिज़ी शरीफ, हदीस नं :1295)

---

(1) جامع الترمذی، أبواب البیوع،باب النهی أن یتخذ الخمر خلا، حدیث نمبر:1295

یہ دوا نہیں؛ یہ تو خود بیماری ہے

عَنْ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ ، أَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ الْجُعْفِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ ، فَنَهَاهُ، أَوْ كَرِهَ أَنْ يَصْنَعَهَا. فَقَالَ: إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ ؟ فَقَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ ، وَلَكِنَّهُ دَاءٌ۔[1]

صحابیِ رسول طارق بن سوید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے شراب کے متعلق سوال کیا، حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا۔ انہوں نے عرض کی: ہم تو اُسے دوا کے لیے بناتے ہیں، فرمایا: یہ دوا نہیں؛ یہ تو خود بیماری ہے۔

ये दवा नहीं; ये तो खुद एक बीमारी है

सहाबी-ए-रसूल तारिक़ बिन सुवैद ने नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) से शराब के बारे में पूछा। हुज़ूर नबी-ए-करीम ने मना फरमा दिया,उन्होंनें अर्ज़ किया: हम उसे दवा के लिए बनाते हैं, फ़रमाया:ये दवा नहीं; ये तो खुद एक बीमारी है।

(सहीह-मुस्लिम, हदीस नं : 1984)

تین لوگوں پر جنت حرام ہے

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ثَلَاثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ ، وَالْعَاقُّ ، وَالدَّيُّوثُ الَّذِي يُقِرُّ فِي أَهْلِهِ الْخُبْثَ۔[2]

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

---

(1) الصحيح لمسلم، كتاب الأشربة،باب تحريم التداوى بالخمر، حدیث نمبر: 1984

(2) مسند احمد، مسند عبد الله بن عمر، حدیث نمبر :5372

تین شخصوں پر اللہ عزوجل نے جنت حرام کردی ہے۔ شراب کی مداومت کرنے والا اور والدین کی نافرمانی کرنے والا، اور دیوث جو اپنے اہل میں بے حیائی کی بات دیکھے اور منع نہ کرے۔

شرح حدیث:— اس حدیث کے تحت مفتی احمدیار خان نعیمی تحریر فرماتے ہیں:

بعض شارحین نے فرمایا کہ یہاں "خبیث" سے مراد زنا اور اسبابِ زنا ہیں۔ یعنی جو اپنی بیوی بچوں کے زنا یا بے حیائی، بے پردگی، اجنبی مردوں سے اختلاط، بازاروں میں زینت سے پھرنا، بے حیائی کے گانے ناچ وغیرہ دیکھ کر باوجود قدرت کے نہ روکے وہ بے حیا دُیّوث ہے۔ مگر مرقات نے یہاں فرمایا کہ تمام بے غیرتی کے گناہ اس میں شامل ہیں۔ جیسے: شراب نوشی، غسلِ جنابت نہ کرنا دیگر اس قسم کے جُرم۔ اللہ تعالیٰ دینی غیرت دے۔[1]

शराबी, माँ-बाप के नाफ़रमान और दय्यूस पर जन्नत ह़राम है

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फ़रमाया के अल्लाह ने तीन शख़्सों पर जन्नत ह़राम कर दी है। हमेशा शराब पीने वाले पर, माँ-बाप की नाफ़रमानी करने वाले पर, और दय्यूस पर जो अपने परिवार में बे-हयाई की चीज़ें देखकर मना नहीं करता।

(मुस्नद अहमद, हदीस नं :5372)

شراب کا نام بدل کر پینے والے

عَن أَبِي مالِكٍ الأشعرى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا، يُعْزَفُ عَلَى رُءُوسِهِمْ

(1) مرقاۃ المفاتیح، ج:7، ص:241، تحت الحدیث:3655،
مرآۃ المناجیح، ج:5، ص:237

بِالْمَعَازِفِ وَالْمُغَنِّيَاتِ، يَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمُ الْأَرْضَ، وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ۔ (1)

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

میری امت میں کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام بدل کر کچھ اور رکھیں گے اور ان کے سروں پر باجے بجائے جائیں گے اور گانے والیاں گائیں گی یہ لوگ زمین میں دھنسا دیے جائیں گے اور ان میں کے کچھ لوگ بندر اور سوئر بنا دیے جائیں گے۔

शराब का नाम बदल कर पीने वाले

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फ़रमाया कि मेरी उम्मत में कुछ लोग शराब पीयेंगे और उसका नाम बदलकर कुछ और रख देंगे, और उनके सरो पर बाजे बजाए जाएंगे और गाने वालियाँ गायेंगी, वो लोग धरती में धंसा दिये जाएंगे और उनमें से कुछ लोगों को बंदर और सुअर बना दिया जाएगा। (इब्ने माजा, हदीस नं : 4020)

زناکاری وبدکاری کے نقصانات

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ، كَانَ عَلَيْهِ كَالظُّلَّةِ، فَإِذَا انْقَلَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ۔ (2)

---

(1) سنن إبن ماجه، كتاب الفتن، باب العقوبات، حدیث نمبر: 4020

(2) سنن أبي داؤد، أول كتاب السنة، باب الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه، حدیث نمبر: 4690

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ بیان فرماتے ہیں:

حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب کوئی بندہ زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل جاتا ہے اس کے سر پر شامیانہ کی طرح ہوجاتا ہے، پھر جب بندہ اس برے عمل سے علیحدہ ہوجاتا ہے تو ایمان بھی اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔

شرح وبیان:— یہاں نورِ ایمان یا غیرت ایمانی نکلنا مراد ہے نہ کہ اصل ایمان کا نکل جانا۔ یعنی جب بندہ توبہ کرلیتا ہے تو توبہ کی برکت سے ایمان کا نور اور غیرتِ ایمانی دونوں لوٹ آتے ہیں۔

ज़िना-कारी की नुहूसत

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा रज़ियल्लाहु अन्हु बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जब कोई शख़्स ज़िना-कारी करता है तो उस से ईमान निकल जाता है, उसके सर पर शमियाना की तरह हो जाता है, फिर जब बंदा उस बुरे अमल से अलग हो जाता है तो उसका ईमान भी उसकी तरफ़ लौट आता है।

(अबु-दाऊद शरीफ़, हदीस नं: 4690)

यानी: यहां, नूरे-ईमान या ईमानी ग़ैरत निकलना मुराद है, न कि अस्ल ईमान का निकल जाना। जब बंदा तौबा कर लेता है, तो तौबा की बरकत से, ईमान का नूर और ईमानी-ग़ैरत दोनों लौट आते हैं।

تین شخصوں سے اللہ کلام نہیں کرے گا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ:

وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ : شَيْخٌ زَانٍ، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ۔(1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ بیان فرماتے ہیں:
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن سے قیامت کے دن نہ تو اللہ تعالیٰ کلام کرے گا، نہ ان کو پاک کرے گا، نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ بوڑھا زنا کار، کذّاب(جھوٹا) بادشاہ اور محتاج متکبر و گھمنڈی۔

तीन लोगों से क़ियामत के दिन अल्लाह कलाम नही करेगा

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा रज़ियल्लाहु अन्हु बयान करते हैं :हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फ़रमाया:तीन शख़्स हैं जिनसे अल्लाह त'आला क़ियामत के दिन कलाम नहीं करेगा, न उनको पाक करेगा, न उनकी तरफ़ नज़र फ़रमाएगा, और उनके लिए एक दर्दनाक अज़ाब है।(वो ये हैं) बूढ़ा ज़िना-कार (बदकार), झूठा बादशाह, और मोहताज मुतकब्बिर व घमंडी।

(सहीह-मुस्लिम, हदीस नं :107)

نافرمان کو دنیا میں سزا مل جاتی ہے

عَنْ أَبِي بكرةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ الذُّنوبِ يُؤَخِّرُ اللهُ ما شاءَ مِنها إلى يومِ القِيامةِ إلّا عُقوقَ الوالِدَيْنِ؛ فإنَّ اللهَ تَعالى يُعجِّلُه لِصاحِبِه في الحياةِ قبْلَ المماتِ۔(2)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر گناہ کی سزا کو قیامت تک کے

(1) الصحیح لمسلم، کتاب الإیمان، باب تحریم إسبال الإزار، حدیث نمبر:107

(2) المستدرک علی الصحیحین، حدیث نمبر:7469

لیے مؤخر کر سکتا ہے لیکن والدین کے نافرمان کو اللہ تعالیٰ اُس کے مرنے سے پہلے دنیا میں ہی سزا دے دیتا ہے۔

माँ-बाप के नाफ़रमान को दुनिया में ही सज़ा मिल जाती है

हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम फ़रमाते हैं कि अल्लाह त'आला हर गुनाह की सज़ा क़ियामत के दिन तक टाल सकता है, लेकिन माँ-बाप के नाफ़रमान को अल्लाह त'आला मरने से पहले दुनिया में ही सज़ा देता है।

(मुस्तदरक-हाकिम, हदीस नं : 7469)

والدین کی خدمت کیا کرو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَغِمَ أَنْفُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ. قِيلَ: مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ؟ قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ، أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ۔ (1)

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت ،نوشۂ بزم جنت ،حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کی ناک خاک آلود ہو اس کی ناک خاک آلود ہو اس کی ناک خاک آلود ہو۔ عرض کیا گیا یارسولَ اللہِ! (ﷺ) کس کی ناک خاک آلود ہو؟ فرمایا اس کی جو والدین میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے میں پائے اور پھر بھی (ان کی خدمت کرکے) جنت میں داخل نہ ہو۔

شرح وبیان:— اس حدیث پاک میں اس شخص کی مذمت بیان کی گئی ہے کہ جو اپنے

(1) الصحيح لمسلم،كتاب البر والصلة،باب رغم أنف من أدرك أبويه، حدیث نمبر:2551

والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پائے لیکن ان کی خدمت میں کوتاہی کر کے جنت میں داخلے کا سنہرا موقع اپنے ہاتھ سے گنوادے۔ ساتھ ہی ساتھ یہاں والدین کے ساتھ بھلائی کرنے اور اس کا عظیم ثواب حاصل کرنے کی ترغیب بھی دی گئی ہے۔ یاد رہے کہ جب والدین بوڑھے اور ضعیف ہوں اس وقت ان کی خدمت کرنا، ان پر اپنا مال خرچ کرنا یا کسی اور طرح ان کے ساتھ نیک سلوک کرنا جنت میں داخلے کا سبب ہے تو جس نے بوڑھے والدین کی خدمت وغیرہ میں کوتاہی کی اس نے جنت میں داخل ہونے کا موقع ضائع کر دیا اور اللہ عزوجل ایسے شخص کی ناک خاک آلود کرے گا (یعنی اسے دنیا و آخرت میں ذلیل و رسوا کرے گا)۔ والعیاذ باللہ!

(شرح مسلم للنووی، مرآۃ المناجیح)

माँ-बाप की ख़िदमत किया करो

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: उसकी नाक ख़ाक आलूद हो उसकी नाक ख़ाक आलूद हो उसकी नाक ख़ाक आलूद हो पूछा गया:ऐ अल्लाह के रसूल! (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) किस की नाक ख़ाक आलूद हो? फ़रमाया उसकी: जो अपने माँ-बाप में से किसी एक को या दोनों को बुढ़ापे में पाए और फिर भी (उनकी ख़िदमत करके) जन्नत में दाख़िल न हो।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ, हदीस नं: 2551)

دورخا/دوغلا شخص بدترین شخص ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَهَؤُلَاءِ

بِوَجْهٍ۔[1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں بد ترین دو رخا شخص ہے کہ ان کے پاس ایک منھ سے آتا ہے اور ان کے پاس دوسرے منھ سے آتا ہے۔ یعنی منافقوں کی طرح کہیں کچھ کہتا ہے اور کہیں کچھ کہتا ہے، یہ نہیں کہ ایک طرح کی بات سب جگہ کہے۔

दोग़ला और दो रूखा़ शख़्स दुनिया का बद-तरीन शख़्स है

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फ़रमाया: लोगों में सबसे बुरा दो-रूखा़ शख़्स है जो एक मुंह से इनके पास आता है और दूसरे से उनके पास आता है। यानी मुनाफिक़ो की तरह वो कहीं कुछ कहता है तो कहीं कुछ और कहता है,ये नहीं कि हर जगह एक ही तरह की बात कहे।

(सहीह-बुखा़री, हदीस नं : 7179)

جھوٹ کا وبال

حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ، قَالَ:حَدَّثَنِي أَبِي،عَنْ جَدِّي (معاويةُ بنُ حيدة بن معاوية) قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ، وَيْلٌ لَهُ، وَيْلٌ لَهُ۔[2]

بروایت بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

(1) صحیح البخاری،کتاب الأحکام،باب ما یکرہ من ثناء السطان، حدیث نمبر:7179

(2) جامع الترمذی،أبواب الزھد،باب فیمن تکلم بکلمة یضحک بھا الناس، حدیث نمبر: 2315

ہلاکت ہے اس کے لیے جو بات کرتا ہے اور لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے، اس کے لیے ہلاکت ہے، اس کے لیے ہلاکت ہے۔

شرح و بیان:— بعض لوگ مذاق میں جھوٹ بول دیتے ہیں، بسا اوقات یہ ایک جھوٹ بہت سے سارے گناہوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔اور لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنا تو ہمیشہ ہی جرم بلکہ دگنا جرم ہے۔ہاں، لوگوں کو منانے کے لیے ہنسی مذاق میں سچی بات شریعت کے دائرے میں ہو تو گناہ نہیں۔کسی پریشان یا مغموم کو ہنسا دینے کے لیے اچھی و سچی دل لگی کی بات کہہ دینا ثواب ہے۔حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بار حضور اقدس ﷺ کو ہنسا دینے کے لیے اپنا گھریلو واقعہ بیان فرمایا، یہ سنت فاروقی ہے۔ بہرحال ایسے جائز کاموں میں بھی اعتدال چاہیے ان کا عادی بن جانا اچھا نہیں۔

(مرآۃ المناجیح)

झूठ का वबाल

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया :हलाकत/तबाही/बर्बादी है उसके लिए जो बात करता है, और लोगों को हँसाने के लिए झूठ बोलता है; उसके लिए हलाकत है, उस के लिए हलाकत है।

(तिरमिज़ी शरीफ, हदीस नं:2315)

ظلم وزیادتی اور کنجوسی کے نقصانات

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الظُّلْمَ؛ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ؛ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ؛ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ، وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ۔[1]

(1) الصحیح لمسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم، حدیث نمبر:2578

حضرتِ عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ظلم سے بچو، کیوں کہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کا باعث ہوگا۔ بخل (کنجوسی) سے بچو، اس لیے کہ بخل ہی نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا ہے، اسی بخل نے انھیں اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ آپس میں خون خرابہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کرلیں۔

شرح وبیان:— یعنی: لوگوں پر ظلم و زیادتی، اپنی جان پر ظلم و ستم اور اللہ کے حق میں ظلم کرنے سے بچو۔ کیوں کہ قیامت کے دن اس کا انجام بہت برا ہوگا۔ اسی طرح بخل و کنجوسی اور حرص و طمع سے بچو اور یہ بھی ظلم کی ہی ایک قسم ہے۔ لوگوں میں یہ بڑا پرانا مرض چلا آ رہا ہے اور بعض اوقات یہ لوگوں کے درمیان جنگ و جدال، قتل و خونریزی کا بھی سبب بن جاتا ہے، اسی طرح بسا اوقات اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو بھی جائز قرار دینے کا باعث بن جاتا ہے۔ "شح" دراصل عربی زبان کا لفظ ہے، اور یہ بخل یعنی کنجوسی سے بھی بدتر ہے۔ "بخل" اپنا مال کسی کو نہ دینا، اور "شح" یعنی اپنا مال بھی نہ دینا اور دوسرے کے مال پر ناجائز قبضہ کر لینا۔ غرض یہ کہ "شح" بخل و کنجوسی، حرص و طمع اور ظلم و زیادتی کا مجموعہ ہے۔ اسی لیے یہ فتنہ، فساد، خون ریزی و قطع رحمی کی جڑ ہے۔ جب کوئی دوسروں کا حق ادا نہ کرے بلکہ ان کے حقوق بھی چھیننا چاہے تو یہ خواہ مخواہ فتنہ و فساد کا سبب ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ!

ज़ुल्म व ज़्यादती और कन्जूसी के नुकसानात:

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अब्दुल्लाह अंसारी बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: ज़ुल्म से बचो, क्योंकि ज़ुल्म क़ियामत के दिन अंधेरों का सबब होगा। कन्जूसी से (भी) बचो, क्योंकि कन्जूसी

ही ने तुमसे पहले लोगों को हलाक किया है, और इसी कन्जूसी ने उन्हें आपस में खून-ख़राब करने और अल्लाह तआला की हराम की हुई चीज़ों को हलाल करने पर उभारा है।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ, हदीस नं:2578)

سیاہ نقطہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نُكِتَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، فَإِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ، سُقِلَ قَلْبُهُ، وَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتَّى تَعْلُوَ قَلْبَهُ، وَهُوَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ: ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ (1)

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اُس کے دِل پر ایک سیاہ نقطہ لگا دیا جاتا ہے، جب بندہ اُس گناہ سے باز آ جاتا ہے اور توبہ و استغفار کر لیتا ہے تو اُس کا دل پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ پھر گناہ کرتا ہے تو وہ نقطہ بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ پورا دِل سیاہ ہو جاتا ہے۔

सियाह (काला) नुक़्ता

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा बयान करते हैं हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया जब बंदा कोई गुनाह करता है तो उसके दिल पर एक सियाह (काला) नुक़्ता लगा दिया जाता है, जब बंदा उस गुनाह से बाज़ आ जाता है और तौबा-इस्तिग़फ़ार कर लेता है तो

(1) جامع الترمذی،أبواب تفسير القرآن، باب: ومن سورة ويل للمطففين، حدیث نمبر:3334

उसका दिल पाक साफ हो जाता है।और अगर वो फिर से गुनाह करता है, तो वह नुक़्ता बढ़ता रहता है यहाँ तक के पूरा दिल सियाह (काला) हो जाता है।

(तिरमिज़ी शरीफ, हदीस नं:3334)

ناحق و بے جا مال اڑانے والے

عَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ، فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔[1]

حضرت خولہ بنت قیس انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو سنا، فرماتے ہیں:

بے شک کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے مال کو بیجا (ناحق) اڑاتے ہیں، انہیں قیامت کے دن آگ ملے گی۔

ना'हक़ व बेजा माल उड़ाने वाले:

हज़रत खौला बिन्त क़ैस अंसारिया (रज़ियल्लाहु अन्हा) बयान करती हैं:मैंने हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) को फ़रमाते हुए सुना: बेशक कुछ लोग अल्लाह तआला के माल को बेजा (ना'हक़) उड़ाते हैं, उन्हें क़ियामत के दिन आग मिलेगी।

(सहीह-बुखारी शरीफ, हदीस नं: 3118)

سود خور کا دردناک انجام

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(1) صحيح البخارى، كتاب فرض الخمس، باب قول الله تعالى: فإن لله خمسه، حديث نمبر: 3118

وَسَلَّمَ : أَتَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى قَوْمٍ بُطُونُهُمْ كَالْبُيُوتِ، فِيهَا الْحَيَّاتُ تُرَى مِنْ خَارِجِ بُطُونِهِمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرَائِيلُ ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ أَكَلَةُ الرِّبَا۔[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شبِ معراج میرا گزر ایک قوم پر ہوا جس کے پیٹ گھر کی طرح (بڑے بڑے) ہیں، ان پیٹوں میں سانپ ہیں جو باہر سے دکھائی دیتے ہیں۔ میں نے پوچھا، اے جبرئیل (علیہ السلام) یہ کون لوگ ہیں؟ اُنھوں نے کہا: یہ سود خور ہیں۔

सूदख़ोर का दर्दनाक अंजाम

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फ़रमाया के मेराज की रात में,मैं एक ऐसी क़ौम के पास से गुज़रा, जिनके पेट घर की तरह (बड़े-बड़े) हैं, उन पेटों में सांप हैं जो बाहर से दिखाई देते हैं। मैंने पूछा,:ऐ जिबराईल फरिश्ते! ये लोग कौन हैं? उन्होंने कहा,:ये सूदख़ोर हैं।

(इब्ने माजा, हदीस नं : 2273)

سود کھانے سے کوئی نہیں بچے گا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الرِّبَا، فَإِنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ۔[2]

---

(1) سنن إبن ماجه، كتاب التجارات، باب التغليظ في الربا، حديث نمبر:2273

(2) سنن أبي داؤد،كتاب البيوع والإجارات، باب في إجتناب الشبهات، حديث نمبر :3331

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ سود کھانے سے کوئی نہیں بچے گا اور اگر سود نہ کھائے گا تو اس کے بخارات پہنچیں گے۔

یعنی: سود دے گا یا اس کی گواہی کرے گا یا دستاویز لکھے گا یا سودی روپیہ کسی کو دلانے کی کوشش کرے گا یا سود خور کے یہاں دعوت کھائے گا یا اُس کا ہدیہ قبول کرے گا۔

सूद/ब्याज़ खाने से कोई भी नहीं बचेगा

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फ़रमाया के लोगों पर एक ज़माना ऐसा आएगा के कोई भी सूद/ब्याज़ खाने से नहीं बचेगा, और अगर सूद नहीं खाएगा तो उसके बुख़ारात पहुंचेंगे (यानी:सूद/ ब्याज़ देगा, या उसकी गवाही देगा या दस्तावेज़ लिखेगा या किसी को सूद/ब्याज़ के रुपये दिलाने की कोशिश करेगा या सूद ख़ौर के घर दावत खायगा या फिर उसका हदया व तोहफ़ा कबूल करेगा।

جھوٹا خواب بیان کرنے کا وبال

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَحَلَّمَ حُلُمًا كَاذِبًا كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ، وَيُعَذَّبُ عَلَى ذٰلِكَ۔ (1)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص "جھوٹا خواب" بیان کرے گا تو (قیامت کے دن) اُسے اِس بات کا حکم دیا جائے گا کہ وہ "جَو کے دانوں" کے

(1) سنن إبن ماجه، كتاب تعبير الرؤيا، باب: من تحلم حلما كاذبًا، حدیث نمبر: 3916

درمیان گرہ لگائے (اور وہ ایسا ہر گز نہیں کر سکے گا) اِس پر اُسے عذاب دیا جائے گا۔

झूठा ख़्वाब बयान करने का वबाल

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फ़रमाया के जो शख़्स "झूठा सपना व ख़्वाब " बयान करेगा तो (क़ियामत के दिन) उसे इस बात का हुक्म दिया जायेगा वो "जौ के दानों" के बीच गाँठ बाँध दे (और वह ऐसा बिल्कुल नहीं कर पाएगा) इस पर उसे अज़ाब दिया जायेगा।

(इब्ने माजा, हदीस नं : 3916)

پگھلا ہوا سیسہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ أَوْ يَفِرُّونَ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔[1]

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص دوسرے لوگوں کی باتیں سننے کے لیے کان لگائے جو اسے پسند نہیں کرتے یا اس سے بھاگتے ہیں تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔

क़ियामत के दिन, कानों में सीसा पिघला कर डाला जाएगा

हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने फ़रमाया:जो शख़्स दूसरे लोगों की बातें सुनने के लिए कान लगाए जो उसे पसंद नहीं करते या उससे दूर भागते हैं तो क़ियामत के दिन, उसके कानों में सीसा पिघला कर डाला जाएगा।

(सहीह-बुखा़री, हदीस नं :7042)

---

(1) صحیح البخاری، کتاب التعبیر، باب من کذب فی حلمه، حدیث نمبر:7042

جنازہ کا بیان

صابر وشاکر مسلمان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ، وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ، وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ۔[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مسلمان کو تھکاوٹ، بیماری، غم، تکلیف وغیرہ حتی کہ کانٹا بھی چُبھ جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

شرح وبیان:— علامہ بدر الدین عینی عمدۃ القاری میں فرماتے ہیں:

انسان کو اس کے ارادے کے مطابق آئندہ آنے والے خطرات سے جو تکلیف پہنچتی ہے اسے "ھَمّ" کہتے ہیں۔ ماضی میں جو تکلیف پہنچی ہو اُسے "حُزن" کہتے ہیں، "ھَمّ" اور "حُزن" یہ دونوں باطنی تکلیفیں ہیں۔ غیر کی زیادتی سے جو تکلیف پہنچے اسے "اَذَیٰ" (اذیت) کہتے ہیں۔ ایسی چیز جس سے دل تنگ ہو جائے اسے "غم" کہتے ہیں۔[2]

فتح الباری شرح بخاری میں ہے:

یقیناً مصائب وآلام گناہوں کا کفارہ ہیں، چاہے ان کے ساتھ بندے کی رضا ملی ہوئی ہو یا نہ ہو۔ ہاں مصائب پر راضی رہنے کی صورت میں یہ مصائب بڑے بڑے گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں جبکہ بغیر رضا کے کم گناہوں کا کفارہ۔ تحقیق یہ ہے کہ مصیبت جتنی بڑی ہوگی اتنے ہی

(1) صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء فی کفارۃ المرض، حدیث نمبر: 5641

(2) عمدۃ القاری، تحت الحدیث: 5641

بڑے گناہوں کا کفارہ ہوگی اگر بندہ مصیبت پر راضی رہے تو اس پر بھی اُسے (الگ) اجر دیا جائے گا۔ اگر مصیبت زدہ پر کوئی گناہ نہ ہو تو اسے اس کے بدلے اتنا ثواب دے دیا جائے گا۔[1]

مفتی احمد یار خان نعیمی اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں:

خلاصۂ حدیث یہ ہے کہ صابر مسلمان کی تھوڑی تکلیف بھی اس کے گناہوں کا کفارہ ہے، صوفیائے کرام فرماتے ہیں: اگر کسی کو عبادتوں میں لذت نہ آئے، اُس پر اُسے غم ہو یہ بھی گناہوں کی معافی کا باعث ہے، عبادات کی لذت پانے والا لذت کے لیے بھی عبادت کرتا ہے مگر اس سے محروم (شخص) خالصاً للہ (عبادت کرتا ہے)[2]

مومن کے لیے تو خیر ہی خیر ہے:

اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے کہ وہ اپنے بندوں کو مصائب و آلام میں مبتلا کرکے ان مصائب کو ان کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے، دنیا میں کسی بھی انسان کی ہمیشہ ایک جیسی حالت نہیں رہتی۔ کبھی خوشی ہوتی ہے تو کبھی غم، کوئی دن اس کے لیے نویدِ مسرت لے کر آتا ہے تو کوئی پیغامِ غم۔ کبھی اس کی ذات پر مصیبت آتی ہے تو کبھی اس کے کاروبار پر، کبھی بدن پر تو کبھی گھر بار پر، اس طرح انسان پر بے شمار مصیبتیں آتی ہیں، لیکن مسلمان کے لیے ان تمام معاملات میں خیر ہی خیر ہے اگر اسے کوئی مصیبت پہنچے اور وہ صبر کرے تو یہ اس کے لیے بھلائی ہے اور خوشی ملنے پر رَبّ تعالیٰ کا شکر کرے تو یہ بھی بھلائی ہے۔ الغرض صابر و شاکر مسلمان ہر حال میں کامیاب ہے۔

واضح رہے کہ مسلمان پر آنے والی ہر مصیبت اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے۔ اور مصیبت جتنی بڑی ہو اتنے ہی بڑے گناہ کا کفارہ بنتی ہے۔ جس مصیبت پر رضا کے ساتھ

---

(1) فتح الباری، تحت الحدیث: 5641

(2) مرآۃ المناجیح، 2/410

صبر کیا جائے اس کا ثواب اس مصیبت سے زیادہ ہے جو بغیر رضا کے ہو۔ نیک اعمال چھوٹ جانے پر جو غم ہوتا ہے وہ غم بھی گناہوں کے لیے کفارہ ہوتا ہے۔

साबिर व शाकिर मुसलमान

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: मुसलमान को थकावट, बीमारी, ग़म, और तक्लीफ़ वग़ैरह यहाँ तक कि कांटा भी चुभ जाये तो अल्लाह तआला उसके बदले में उसके गुनाहों मिटा देता है।

(सहीह-बुखा़री शरीफ, हदीस नं:5641)

زیارتِ قبورِ والدین

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَن زارَ قبرَ أبويهِ أو أحدِهما كلَّ جمعةٍ، غُفِرَ لهُ، وكُتِبَ بَرًّا۔[1]

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص ہر جمعہ کو اپنے ماں-باپ دونوں یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت کرے تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی اور اسے (ماں-باپ کا فرماں بردار)اور نیکی کرنے والا لکھا جائے گا۔

क़ब्रों की ज़ियारत की फज़ीलत

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जो शख़्स हर जुमे को अपने माँ-बाप दोनों या उनमें से किसी एक की क़ब्र की ज़ियारत करे, तो उसकी मग़फिरत कर

(1) المعجم الأوسط، حدیث نمبر: 6114

दी जायेगी और उसे (माँ-बाप का फ़रमा-बरदार) और नेकी करने वाला लिखा जाएगा।

(मु'अजम-अउसत, हदीस नं: 6114)

صبر تو پہلے صدمہ کے وقت ہوتا ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ، (وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: تَبْكِي عَلَى صَبِيٍّ لَهَا) فَقَالَ: اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي قَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي، وَلَمْ تَعْرِفْهُ. فَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ، فَقَالَتْ: لَمْ أَعْرِفْكَ. فَقَالَ: إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى۔ (1)

حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضور سیّد عالم ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے، وہ ایک قبر کے قریب اپنے بچے پر رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خدا سے ڈر اور صبر کر۔ وہ آپ ﷺ کو نہ پہچان سکی اس لیے کہا: آپ مجھ سے دور ہو جائیے، کیونکہ آپ کو میری طرح مصیبت نہیں پہنچی۔ پھر جب اسے بتایا گیا کہ یہ تو نبی کریم ﷺ ہیں۔ تو وہ بارگاہِ اقدس پر حاضر ہوئی، تو وہاں کوئی دربان نہ پایا اُس نے عرض کی: میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا، اس لیے معذرت خواہ ہوں۔ حضور سیّد عالم ﷺ نے فرمایا: صبر تو پہلے صدمہ کے وقت ہوتا ہے۔

सब्र तो पहले सदमे के वक़्त होता है

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अनस बिन मलिक रज़ियल्लाहु अन्हु ने फरमाया: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व

---

(1) صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، حدیث نمبر: 1283

सल्लम) एक एक औरत के पास से गुज़रे वो एक कब्र के पास अपने बच्चे पर रो रही थी। हुज़ूर नबी-ए-करीम ने फ़रमाया: अल्लाह से डर और सबर से काम ले। वो हुज़ूर नबी-ए-करीम को पहचान नहीं सकी, इसलिए उसने कहा: आप मुझसे दूर हो जाईये, क्योंकि आपको मेरी तरह मुसीबत नहीं पहुंची। फिर जब उसे बताया गया कि यह तो हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) हैं। तो वो हुज़ूर की बारगाह में आई, और वहां कोई दरबान नहीं पाया, उसने अर्ज़ किया: मैंने आपको पहचाना नही था, इसलिए मैं माफी मांगती हूं। हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फरमाया: सब्र तो पहले सदमे के वक़्त होता है।

(सहीह-बुखारी शरीफ, हदीस नं: 1283)

قبر پر بیٹھنا، پاخانہ وغیرہ کرنا حرام ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ تُحْرِقُهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ۔(1)

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضور سیّد عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: تم میں سے کسی کا آگ کے شعلہ پر بیٹھنا جو اُسے جلا دے، اُس کے لیے قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔

क़ब्र पर बैठना, सोना, चलना, पाखाना, पेशाब करना हराम है।

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने

(1) سنن إبن ماجه، كتاب الجنائز، باب النهى عن المشى على القبور والجلوس عليها، حدیث نمبر: 1566

इरशाद फ़रमाया: तुम में से किसी का आग के शोले पर बेठना जो उसे जला दे उसके लिए क़ब्र पर बैठने से बेहतर है।

(इब्ने माजा, हदीस नं : 1566)

قبرستان میں جوتے چپل پہن کر جانا

أَنَّ بَشِيرَ ابْنَ الْخَصَاصِيَّةِ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرَّ عَلَى قُبُورِ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ: لَقَدْ سَبَقَ هَؤُلَاءِ شَرًّا كَثِيرًا، ثُمَّ مَرَّ عَلَى قُبُورِ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: لَقَدْ سَبَقَ هَؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا، فَحَانَتْ مِنْهُ الْتِفَاتَةٌ، فَرَأَى رَجُلًا يَمْشِي بَيْنَ الْقُبُورِ فِي نَعْلَيْهِ، فَقَالَ: يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ أَلْقِهِمَا۔ (1)

حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا، آپ چند مسلمانوں کی قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: یہ لوگ (وفات کی وجہ سے) بہت زیادہ شر سے بچ گئے ہیں۔ پھر آپ کچھ مشرکین کی قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: یہ لوگ (اپنی موت کی وجہ سے) بہت زیادہ خیر سے محروم رہے۔ اچانک آپ نے توجہ فرمائی تو ایک شخص کو قبرستان میں جوتوں سمیت چلتے دیکھا تو فرمایا: اے صاف رنگے ہوئے چمڑے کے جوتے پہننے والے! انہیں اتار دے۔

क़ब्रिस्तान में जूते-चप्पल पहन कर जाना मना है

हज़रत बशीर बिन ख़सासिया (बदरी सहाबी-ए-रसूल) रज़ियल्लाहु अन्हु बयान करते हैं के मैं हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) के साथ चल रहा था, जब हुज़ूर

(1) سنن النسائی، کتاب الجنائز، کراھیة المشی بین القبور فی النعال السبتیة، حدیث نمبر: 2048

कुछ मुसलमानों की क़ब्रों के पास से गुज़रे तो फ़रमाया: ये लोग (अपनी वफात की वजह से) बहुत ज़्यादा बुराई से बच गये, फिर हुज़ूर कुछ मुशरिकों की क़ब्रों के पास से गुज़रे तो फ़रमाया: ये लोग (अपनी मौत की वजह से) बहुत ज़्यादा ख़ैर-भलाई से महरूम (वंचित) रहे। अचानक हुज़ूर नबी-ए-करीम ने तवज्जो फरमाई तो एक आदमी को जूते समेत क़ब्रिस्तान में चलते देखा तो फ़रमाया: ऐ साफ रंगे हुए चमड़े के जूते पहनने वाले! उन्हें उतार दे। (नसाई शरीफ़, हदीस नं :2048)

انگارے پر چلنا زیادہ پسند ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَنْ أَمْشِيَ عَلَى جَمْرَةٍ، أَوْ سَيْفٍ، أَوْ أَخْصِفَ نَعْلِي بِرِجْلِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمْشِيَ عَلَى قَبْرِ مُسْلِمٍ۔[1]

حضرتِ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کسی چنگاری/ انگارے یا تلوار پر چلنا یا جوتا پاؤں سے گانٹھنا/ سِلنا، مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر چلوں۔

ایک روایت میں ہے:

بے شک مجھے آگ پر پاؤں رکھنا مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھنے سے زیادہ پیارا ہے۔[2]

(1) سنن إبن ماجه، كتاب الجنائز، باب النهى عن المشى على القبور والجلوس عليها، حديث نمبر: 1567

(2) الترغيب والترهيب، بحواله: اهلاك الوهابيين

अंगारे पर चलना कब्र पर चलने से ज़्यादा पसंद है

हज़रत उक़बा बिन लादेन बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: चिंगारी या तलवार पर चलना या जूता पैरों से गाँठना/ टाँकना/ सीना, मुझे इससे ज़्यादा पसंद है के मैं मुसलमान की कब्र पर चलुँ

(इब्ने माजा, हदीस नं : 1567)

एक रिवायत में है के: बेशक मुझे आग पर पैर रखना मुसलमान की क़ब्र पर पैर रखने से ज़्यादा पसंद है।

(तरग़ीब-तरहीब)

میت کی تکفین وتدفین

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا، وَكَفَّنَهُ، وَحَنَّطَهُ، وَحَمَلَهُ، وَصَلَّى عَلَيْهِ، وَلَمْ يُفْشِ عَلَيْهِ مَا رَأَى؛ خَرَجَ مِنْ خَطِيئَتِهِ مِثْلَ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔[1]

حضرتِ علی مرتضیٰ کرّم اللہُ تعالیٰ وجہہ الکریم بیان کرتے ہیں کہ حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے میت کو غسل دیا، کفن دیا، خوشبو لگائی، اور (قبرستان لے جانے کے لیے) اسے اٹھایا (اس کی چار پائی کو کندھا دیا)، اور اس کا جنازہ پڑھا، اگر اس کی کوئی چیز نظر آئی (جو ظاہر کرنے کے قابل نہ ہو) اسے ظاہر نہ کیا، وہ گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جاتا ہے جس طرح اپنی ماں کے ہاں پیدا ہونے کے دن (گناہوں سے پاک صاف) تھا۔

---

(1) سنن إبن ماجه، كتاب الجنائز، باب ماجاء في غسل الميت، حديث نمبر: 1462

मय्यित को नहलाने, कफनाने और दफनाने का अज्र व सवाब

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अली मुर्तज़ा रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है के हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने फरमाया: जिसने मय्यित को गुस्ल दिया, कफन दिया, उसे खुश्बू लगायी और क़ब्रिस्तान ले जाने के लिए उसे उठाया (उसकी चारपाई को कंधा दिया) और उसकी जनाजे की नमाज़ पढ़ी, अगर उसकी कोई चीज़ नज़र आई (जो ज़ाहिर करने के काबिल न हो) उसे ज़ाहिर न किया, तो वह गुनाहों से इस तरह पाक-साफ हो जाता है जिस तरह अपनी माँ के हां पैदा होने के दिन (गुनाहों से पाक-साफ) था।

(इब्ने माजा शरीफ़, हदीस नं: 1462)

مقام عبرت

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لاتَمَارَضوا فتَمرضوا، ولا تَحفرُوا قبورَکُمْ فتَموتُوا۔ (1)

حضرتِ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جھوٹ موٹ کے بیمار مت بنو ورنہ سچ مچ بیمار ہو جاؤ گے، اور اپنی قبر خود نہ کھودو ورنہ حقیقت میں مر جاؤ گے۔

شرح و بیان:— مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے قول یا فعل سے کسی مرض و بیماری میں مبتلا ہونے کا اظہار کرے (حالانکہ وہ تندرست و توانا ہو مریض و بیمار نہ ہو) تو ایسا شخص بالآخر اس مرض و بیماری میں مبتلا کر دیا جائے گا۔

(1) مسند الفردوس، حدیث نمبر: 7462

बीमारी का बहाना करने वाले होशियार रहें

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अब्दुल्ला बिन अब्बास बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: झूठ-मूठ के बीमार मत बनो,वरना सचमुच में बीमार हो जाओगे, और अपनी क़ब्र ख़ुद मत खोदो, वरना हक़ीक़त में मर जाओगे।

(मुस्नद उल फिरदौस, हदीस नं : 7462)

کھانے پینے کا بیان

سیدھے ہاتھ سے کھاؤ

عَنْ أَبِي إِيَاسٍ سلمةَ بْنِ الأَكوعِ الأسلمي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ: كُلْ بِيَمِينِكَ'' قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ. قَالَ:لَا اسْتَطَعْتَ'' مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ. قَالَ: فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ۔ (1)

حضرتِ سیدنا ابوایاس سلمہ بن اَکْوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں الٹے ہاتھ سے کھانا کھایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سیدھے ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا: میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو کبھی طاقت نہ رکھے۔ (راوی فرماتے ہیں کہ) اس نے (حضور سیّد عالم ﷺ کا حکم) تکبر کی وجہ سے نہیں مانا تھا۔ پھر وہ کبھی اپنا سیدھا ہاتھ منہ کی طرف نہ اٹھا سکا۔

شرح وبیان:— وہ شخص کون تھا؟

امام نووی فرماتے ہیں:

اس شخص کا نام بُسر بن راعی العیر تھا۔

قاضی ابوالفضل فرماتے ہیں:

اب تُو اُسے اُٹھانے کی طاقت نہ رکھے گا۔ اس میں آپ ﷺ کی قبولیت دعا اور حکم نبی کی مخالفت کی دُنیوی سزا کا بیان ہے۔ اس شخص کو تکبر نے اطاعتِ نبوی سے روکا تھا یعنی حکم نبوی سن کر تابعداری اور خواہش نفسانی کی مخالفت کرنے میں اس نے عاجزی اور تواضع سے کام نہیں لیا (بلکہ تکبر کیا) اسی وجہ سے آپ ﷺ نے اس کے لیے دعائے ضَرر فرمائی۔

---

(1) الصحيح لمسلم، كتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب، حدیث نمبر: 2021

علامہ محمد بن علان شافعی فرماتے ہیں: معتمد قول کے مطابق آپ ﷺ کا یہ حکم اِستحبابی تھا اور آپ ﷺ کا اُس کے لیے دعائے ضرر کرنا بِلاعذر سنت نبوی اور حکمِ شرعی کی مخالفت کی وجہ سے تھا۔ جیساکہ حدیث پاک کے آخر میں راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس نے تکبر کی وجہ سے ایسا کیا تھا۔ نیز الٹے ہاتھ سے کھانے کی ممانعت اس صورت میں ہے کہ جب سیدھا ہاتھ صحیح وسالم ہو اور اگر سیدھے ہاتھ میں کوئی تکلیف ہو تو الٹے ہاتھ سے کھانے میں کوئی کراہت نہیں۔

نبی کریم ﷺ نے دعائے ضَرَر کیوں کی؟

ملا علی قاری فرماتے ہیں:

اس شخص کے لیے سرکارِ دوعالم ﷺ نے اِس لیے دعائے ضرر کی کہ اُس نے اپنا جھوٹا عذر بیان کیا اور تکبر کی وجہ سے حق بات سے رُک گیا یعنی بغیر کسی مجبوری کے سیدھے ہاتھ سے کھانا نہیں کھایا۔ علامہ طیبی فرماتے ہیں: "مَا مَنَعَهُ اِلاَّ الْکِبْرُ" یعنی اُسے تکبر نے روک دیا تھا۔ یہ راوی کا قول ہے۔ اور یہ اس لیے بیان کیا ہے تاکہ رحمت عالم ﷺ کے دُعائے ضرر کرنے کی وجہ معلوم ہوجائے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ آپ ﷺ رحمةٌ لِلْعَالَمِین ہیں، پھر آپ کسی کے لیے دعائے ضرر کیسے کرسکتے ہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہو گا کہ آپ نے یہ دعا اس لیے کی کہ اس نے تکبر کی بنا پر دائیں ہاتھ سے کھانا نہ کھایا اگر وہ کسی مجبوری کی وجہ سے اس حکم پر عمل نہ کرتا تو آپ ﷺ کبھی بھی اس کے دعائے ضرر نہ فرماتے۔

مُفتی احمد یار خان فرماتے ہیں:

زمانۂ جاہلیت میں سردار لوگ الٹے ہاتھ سے کھاتے تھے، معمولی آدمی داہنے ہاتھ سے۔ یہ شخص کوئی سردار تھا جو اس متکبرانہ عادت سے الٹے ہاتھ سے کھارہا تھا۔ اس نے شرمندگی مٹانے کے لیے کہا کہ میرا داہنا ہاتھ بیمار ہے منہ تک نہیں پہنچتا۔ اسی پر یہ

جواب ارشاد ہوا یعنی اب تک تو منہ تک آتا تھا اب نہ آسکے گا۔ معلوم ہوا کہ لوگوں کے اعضاء بھی حضور سیّد عالم ﷺ کے زیر فرمان ہیں، وہ شخص علاج کرتے کرتے تھک گیا مگر اس کا ہاتھ منہ تک نہ اُٹھ سکا۔

حدیث مذکور کی مناسبت سے چند ضروری باتیں:

(۱) سیدھے ہاتھ سے کھانا کھانا سنت مبارکہ ہے۔

(۲) اگر کوئی عذر نہ ہو تو بزرگانِ دین کا حکم ماننے ہی میں عافیت اور دین و دنیا کی بھلائی ہے۔

(۳) جھوٹے حیلے بہانوں کی وجہ سے انسان خسارے میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

(۴) لوگوں کی عبرت کے لیے عبرتناک واقعات بیان کرنا جائز ہے، لیکن بِلا وجہ شرعی کسی مسلمان کی تعیین نہ کی جائے بلکہ یوں کہا جائے کہ ایک شخص نے یہ برائی کی تو اس کا یہ انجام ہوا۔ یا کوئی اور مناسب حکمت بھرا انداز اختیار کیا جائے۔

(۵) تکبر ایسی بُری خصلت ہے جو کئی گناہوں کی جامع اور کتنی ہی نیکیوں سے مانع ہے۔ لہٰذا اس سے کوسوں دور بھاگنا چاہیے اور عاجزی اختیار کرنی چاہیے۔

(۶) جہاں جہاں موقع ملے حکمت عملی کے ساتھ اچھے انداز میں لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔

(۷) بزرگوں کی بے ادبی اور ان کی بددعا سے بچنا چاہیے کہ اس میں خسارہ ہی خسارہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے پیارے حبیب، حبیب لبیب، ہم گناہگاروں کے طبیب ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری اور بزرگانِ دین کا ادب و احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اَحکامِ شرعیّہ کی بجا آوری میں سستی و کاہلی سے محفوظ و مامون رکھے، ہماری حتمی مغفرت فرمائے۔

(فیضان ریاض الصالحین)

सीधे हाथ से खाना खाईये

हज़रत सलमा बिन अक'वअ (रज़ियल्लाहु अन्हु) से रिवायत है कि एक शख़्स ने हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) की मोजूदगी में उलटे हाथ से खाना खाया, तो हुज़ूर नबी-ए-करीम ने फ़रमाया:सीधे हाथ से खाओ, उसने कहा: में इसकी ताक़त नहीं रखता। हुज़ूर नबी-ए-करीम ने फ़रमाया: तू कभी ताक़त न रखे। (रावी कहते हैं) उसने तकब्बुर की वजह से (हुज़ूर नबी-ए-करीम के आदेश) का पालन नहीं किया। फिर वह कभी भी अपना सीधा हाथ अपने मुंह तक नहीं उठा सका।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ, हदीस नं: 2021)

اُس کے لیے پوری دنیا جمع کر دی گئی

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْخَطْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهِ، مُعَافًى فِي جَسَدِهِ، عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ، فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا۔ (1)

مصطفیٰ جانِ رحمت، نوشۂ بزمِ جنت، حضور سیّد عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

تم میں جو اِس حال میں صبح کرے کہ اُس کے دل میں امن و امان ہو، جسم میں تندرستی ہو، اور اُس کے پاس اُس دن کا کھانا بھی موجود ہو تو گویا اُس کے لیے پوری دنیا جمع کر دی گئی۔

شرح و بیان:— یعنی اس کو نہ تو دشمن کا خوف ہو اور نہ ہی عذابِ الٰہی کا

(1) جامع الترمذی، أبواب الزهد عن رسول الله ﷺ، حدیث نمبر: 2346

خطرہ، کہ اس کی کسی سے اور نہ ہی کسی کی اس سے کوئی دنیاوی دشمنی ہو، اور اس نے کوئی کفر یا گناہ بھی نہ کیا ہو۔

دنیا جمع: ہونے کا یہ مطلب ہے کہ جس کو نفسانی امن و عافیت، دل کا چین، بدن کی صحت اور کچھ تھوڑا سا اس دن کے گزر بسر کا مال میسر ہو تو وہ بادشاہ ہے، گویا اللہ تبارک وتعالی نے اسے ہر قسم کی نعمت دی ہوئی ہے۔ والحمد للہ رب العالمین!

(مرآۃ المناجیح)

सारा संसार जमा कर दिया गया

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया :तुम में जो इस हा़ल में सुबह़ करे, के उसके दिल में अमन-अमान हो, उसके जिस्म में तंदुरुस्ती हो और उसके पास उस दिन का खाना भी मोजूद हो, तो ऐसा मानो कि सारा संसार उसके लिए जमा कर दिया गया है।

(तिरमिज़ी शरीफ, हदीस नं: 2346)

بھوک اور جھوٹ کو اکٹھا مت کرو

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ، فَعَرَضَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا: لَا نَشْتَهِيهِ. فَقَالَ: لَا تَجْمَعْنَ جُوعًا وَكَذِبًا۔[1]

حضرت اسما بنتِ یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کھانا حاضر لایا گیا، حضور سیّد عالم ﷺ نے ہم پر پیش فرمایا، ہم نے کہا ہمیں خواہش نہیں ہے۔ فرمایا: بھوک

(1) سنن إبن ماجه، كتاب الأطعمة، باب عرض الطعام، حديث نمبر: 3298

اور جھوٹ دونوں چیزوں کو اکٹھا مت کرو۔

یعنی بھوک کے وقت کوئی کھانا کھلائے تو کھالے یہ نہ کہے کہ بھوک نہیں ہے کہ کھانا بھی نہ کھانا اور جھوٹ بھی بولنا دنیا و آخرت دونوں کا خسارہ ہے۔ بعض تکلف کرنے والے ایسا کیا کرتے ہیں اور بہت سے دیہاتی اس قسم کی عادت رکھتے ہیں کہ جب تک ان سے بار بار نہ کہا جائے، کھانے سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں خواہش نہیں ہے، جھوٹ بولنے سے بچنا ضروری ہے۔

भूख और झूठ को इकट्ठा मत करो

हज़रत अस्मा बिन्त यज़ीद रज़ियल्लाहु अन्हा बयान करती हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम की खिदमत में खाना लाया गया। हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने वो खाना हम पर पेश फरमा दिया, हमने कहा: हमें ख्वाहिश नहीं है, इरशाद फ़रमाया:भूख और झूठ दोनों को इकट्ठा मत करो।

(इब्ने माजा, हदीस नं: 3298)

यानी: भूख के वक़्त कोई खाना खिलाए तो खा ले यह न कहे कि भूख नहीं है, क्योंकि खाना भी नहीं खाना और झूठ बोलना दुनिया और आख़िरत दोनों का ख़सारा है।

कुछ तकल्लुफ़ करने वाले ऐसा करते हैं, और बहुत से देहाती इस क़िस्म की आदत रखते हैं कि जब तक उनसे बार-बार न कहा जाए, खाने से इनकार करते रहते हैं और कहते हैं कि हमें ख्वाहिश नहीं है, झूठ बोलने से बचना बहुत ज़रूरी है।

طلب معاش میں میانہ روی اختیار کرو

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ، وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ، فَإِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوتَ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا وَإِنْ أَبْطَأَ عَنْهَا، فَاتَّقُوا اللّٰهَ، وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ خُذُوا مَا حَلَّ، وَدَعُوا مَا حَرُمَ۔ (1)

حضرتِ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! اللہ سے ڈرو۔اور دنیا طلبی میں اعتدال (کا راستہ) اختیار کرو، اس لیے کہ کوئی اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اپنی روزی پوری نہ کرلے گو کہ اس میں تاخیر ہو۔لہٰذا اللہ سے ڈرو اور روزی کی طلب میں درمیانہ راستہ اختیار کرو۔صرف وہی لو جو جائز و حلال ہے اور جو حرام سے اسے چھوڑ دو۔

रोज़ी-रोटी के लिए बीच का रास्ता अपनाओ

हज़रत जाबिर बिन अब्दुल्लाह बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: ऐ लोगो! अल्लाह से डरो। और रोज़ी-रोटी की खोज में दरमियाना रास्ता अपनाओ, क्योंकि कोई भी तब तक नहीं मरेगा जब तक कि वह अपनी रोज़ी-रोटी पूरी न कर ले, भले ही इसमें देरी हो जाए। इसलिए अल्लाह से डरो और रोज़ी-रोटी के लिए बीच का रास्ता अपनाओ। केवल वही लो जो जाइज है, और जो हराम है उसे छोड़ दो।

(इब्ने माजा, हदीस नं :2144)

درمیانہ خرچ، آدھی کمائی ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(1) سنن إبن ماجه، كتاب التجارات، باب الإقتصاد فى طلب المعيشة، حدیث نمبر: 2144

وَسَلَّمَ الاقتصادُ في النَّفقةِ نصفُ المعيشةِ، والتَّودُّدُ إلى النّاسِ نصفُ العقلِ، وحسنُ السُّؤالِ نصفُ العِلمِ۔[1]

حضرتِ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

حضور سیّدِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

درمیانہ خرچ، آدھی کمائی ہے، اور لوگوں سے محبت کے ساتھ پیش آنا؛ آدھی عقل ہے، اور اچھا سوال کرنا آدھا علم ہے۔

दरमियाना ख़र्च,आधी कमाई है

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अब्दुल्लाह बिन उमर से रिवायत है: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: दरमियाना ख़र्च,आधी कमाई है; और लोगों से मुहब्बत के साथ पेश आना,आधी अक़्ल है; और अच्छा सवाल पूछना, आधा इ़ल्म है।

(अल्-मुअ़्जमुल् औसत़, ह़दीस नं: 6744)

یومِ عاشورا کو خرچے میں فراخی

مَن أوسعَ على عيالِهِ وأهلِهِ يومَ عاشوراءَ ؛ أوسعَ اللهُ عليهِ سائرَ سنَتِهِ۔[2]

سید عالم، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص عاشورا کے دن اپنے اہل وعیال پر کھانے پینے کے سلسلے میں فراخی اور وسعت کرے گا تو اللہ تعالیٰ پورے سال اس کے رزق میں وسعت عطا

(1) المعجم الأوسط، حدیث نمبر: 674

(2) الترغیب والترھیب

فرمائے گا۔

मुहर्रम की 10 तारीख़ को अपने अहले-ख़ाना के खाने-पीने में फराख़ी करना चाहिए

हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने फ़रमाया: जो शख़्स आशूरा के दिन(मुहर्रम की 10 तारीख़ को) अपने घर वालों पर खाने-पीने के सिलसिले में फराख़ी करेगा, अल्लाह साल भर उसके रिज़्क़ में फराख़ी करेगा।

دل سخت ہونے کا ایک سبب

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعلى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ: أَذِيبُوا طَعَامَكُمْ بِذِكْرِ اللهِ وَالصَّلَاةِ، وَلَا تَنَامُوا عَلَيْهِ فَتَقْسُوَ لَهُ قُلُوبُكُم۔[1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اپنے کھانے، پینے کو ذکرِ الٰہی اور نماز کے ساتھ ہضم کیا کرو، کھانا کھانے کے (فوراً) بعد سویا نہ کرو، ورنہ تمھارے دل سخت ہو جائیں گے۔

खाना खाने के फौरन बाद सोने से दिल सख़्त होता है

हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने फ़रमाया:अपने खाने-पीने को अल्लाह के ज़िक्र व नमाज़ के साथ हज़्म किया करो, खाना खाने के तुरंत बाद सोया न करो, नहीं तो तुम्हारे दिल सख्त हो जाएंगे।

(मु'अजम-उलऔसत, हदीस नं: 4952, शुअबुल-ईमान, हदीस नं; 6044)

(1) المعجم الأوسط، شعب الإيمان، حدیث نمبر:60444952

کھانے کے آداب

عَن كَعُبِ بُنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ، وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا۔ (1)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھایا کرتے تھے، اور صاف کرنے سے پہلے اپنے ہاتھ (کی تینوں انگلیوں کو) چاٹ لیتے تھے۔

खाने के आदाब

सहाबी-ए-रसूल हज़रत क'अब बिन मालिक रज़ियल्लाहु अन्हु बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम तीन अंगुलियों से खाना तनावुल करते थे और साफ करने से पहले अपने हाथ (की उंगलियों को) चाट लेते थे।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ़, हदीस नं: 2032)

روٹی لوٹ کر نہیں آئی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَرَأَى كِسْرَةً مُلْقَاةً، فَأَخَذَهَا فَمَسَحَهَا ثُمَّ أَكَلَهَا، وَقَالَ: يَا عَائِشَةُ! أَكْرِمِي كَرِيمًا؛ فَإِنَّهَا مَا نَفَرَتْ عَنْ قَوْمٍ قَطُّ فَعَادَتْ إِلَيْهِمْ۔ (2)

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مکان میں تشریف لائے، روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا، اس کو لے کر پونچھا پھر کھالیا اور فرمایا: ''عائشہ! اچھی چیز کا احترام کرو کہ یہ چیز (یعنی روٹی) جب کسی قوم سے بھاگی ہے تو

(1) الصحيح لمسلم، كتاب الأشربة، باب إستحباب لعق الأصابع، حدیث نمبر: 2032

(2) سنن إبن ماجه، كتاب الأطعمة، باب النهى عن إلقاء الطعام، حدیث نمبر: 3353

لوٹ کر نہیں آئی۔" یعنی اگر ناشکری کی وجہ سے کسی قوم سے رزق چلا جاتا ہے تو پھر واپس نہیں آتا۔

रोटी किसी क़ौम से भागी है, तो यह वापस नहीं आई है

हज़रत आयशा सिद्दीका फरमाती हैं कि नबी-ए-करीम-सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम-मकान में तशरीफ़ लाए , रोटी का एक टुकड़ा पड़ा हुआ देखा, उसे लेकर पोंछा और खा लिया और कहा:आयशा! अच्छी चीज़ का अदब-इहतराम करो कि जब यह चीज़ (यानी रोटी) किसी क़ौम से भागी है, तो यह वापस नहीं आई है। यानी किसी क़ौम से नाशुकरी की वजह से रिज़्क़ छिन जाए तो वह वापस नहीं आता।(

अबु-दाऊद शरीफ़, हदीस नं: 1314)

درمیانی حصے میں برکت ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْبَرَكَةُ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ، فَكُلُوا مِنْ حَافَتَيْهِ، وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسَطِهِ۔[1]

حضرتِ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کھانے کے درمیانی حصے میں برکت نازل ہوتی ہے۔لہٰذا کناروں سے کھاؤ، بیچ میں سے نہ کھاؤ۔

شرح و بیان:— افسوس کہ ہماری اکثریت اس سنت پر عمل کرنے سے محروم ہے! جس کو دیکھو وہ کھانے کی رکابی یا سالن کے برتن وغیرہ کے بیچ ہی سے آغاز

(1) جامع الترمذی، أبواب الأطعمة، باب كراهية الأكل من وسط الطعام، حدیث نمبر: 1805

کرتا ہے، نہ جانے کیوں؟ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ رحمت و برکت سے محروم کرنے کے لیے شیطان ہاتھ پکڑ کر بیچ میں ڈال دیتا ہو۔ حقیقت یہی ہے کہ شیطان اس بات کی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ مسلمان نعمتوں اور بھلائیوں سے محروم رہیں۔ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ بیچ سے کھانا حرص (لالچ) کی علامت ہے، اور حریص (لالچی شخص) رحمت الٰہی سے محروم ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ!

खाने के दरमियानी हिस्से में बरकत नाज़िल होती है

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: खाने के दरमियानी हिस्से में बरकत नाज़िल होती है। लिहाज़ा (बरतन के) किनारों से खाओ, बीच में से न खाओ।

(तिरमिज़ी शरीफ, हदीस नं : 1805)

ایک شخص کا کھانا دو کے لیے کافی ہے

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ۔ (1)

حضرتِ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

ایک شخص کا کھانا، دو کو کافی ہے اور دو کا کھانا چار کو، اور چار کا کھانا، آٹھ کو کفایت کرتا ہے۔

شرح و بیان:— سبحان اللہ! سبحان اللہ! اس حدیث پاک میں قناعت

(1) الصحيح لمسلم، كتاب الأشربة، باب فضيلة المواساة في الطعام القليل، حدیث نمبر: 2059

ومروت کی اعلیٰ تعلیم ہے۔ یعنی اگر کھانا تھوڑا ہو اور کھانے والے زیادہ ہوں تو انہیں چاہیے کہ ایک شخص کے کھانے پر دو لوگ، اور دو لوگوں کے کھانے پر چار، اور چار لوگوں کے کھانے پر آٹھ لوگ گزارہ کر لیں۔ اگرچہ اس سے پیٹ تو نہ بھرے گا مگر اتنا کھا لینے سے ضعف نہ ہوگا اور عبادات بخوبی ادا ہو سکیں گی۔
(مرآۃ المناجیح)

एक शख़्स का खाना, दो शख़्सों के लिए काफ़ी है

सहाबी-ए-रसूल हज़रत जाबिर बिन अब्दुल्लाह रज़ियल्लाहु अन्हु बयान करते हैं : हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: एक शख़्स का खाना, दो शख़्सों के लिए काफ़ी है और दो का खाना चार को और चार का खाना आठ आदमियों के लिए काफ़ी है।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ, हदीस नं : 2059)

بن بلائے مہمان

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللّٰہَ وَرَسُولَهُ، وَمَنْ دَخَلَ عَلَى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِيرًا۔[1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جسے دعوت دی گئی اور اس نے قبول نہیں کیا تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی، جو بلا دعوت کسی کھانے پر گیا تو چور کی طرح گیا اور ڈاکو کی طرح وہاں سے نکلا۔

बिन बुलाये महमान

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फ़रमाया कि जिसे दावत दी गई और उसने क़बूल नहीं किया तो

(1) سنن أبي داؤد، أول كتاب الأطعمة، باب ماجاء في إجابة الدعوة، حدیث نمبر: 3741

उसने अल्लाह और उसके रसूल की नाफ़रमानी की, जो बग़ैर दावत किसी खाने पर गया तो चोर की तरह गया और डाकू की तरह वहां से निकला।

(अबु-दाऊद शरीफ, हदीस नं : 3741)

اس امت کے بدترین لوگ

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الباهلي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سيكونُ رِجالٌ مِن أُمَّتي يأكُلونَ ألوانَ الطّعامِ، ويشرَبونَ ألوانَ الشَّرابِ، ويلبَسونَ ألوانَ الثِّيابِ، يتشدَّقونَ في الكلامِ، أولئكَ شِرارُ أُمَّتي۔[1]

شہنشاہِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب میری امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو طرح طرح کے کھانے کھائیں گے، مختلف قسم کے پانی پئیں گے، رنگ برنگے کپڑے پہنیں گے اور باچھیں کھول کھول کر باتیں کریں گے، یہی میری امت کے سب سے برے لوگ ہیں۔

इस उम्मत के सबसे बुरे लोग

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फ़रमाया:जल्द ही मेरी उम्मत में कुछ ऐसे लोग होंगे जो तरह-तरह का खाना खाएंगे, तरह-तरहा का पानी पिएंगे, रंग-बिरंगे कपड़े पहनेंगे और बाछें खोलकर बातें करेंगे, यही मेरी उम्मत के सबसे बुरे लोग हैं।

(तरग़ीब-तरहीब, हदीस नं:3254)

(1) المعجم الأوسط، والترغيب والترهيب، حديث نمبر:3254

گرے ہوئے لقمے کو اُٹھالینا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ قَالَ: وَقَالَ: إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى، وَلْيَأْكُلْهَا، وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ. وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ، قَالَ: فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ۔[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ جس وقت کھانا تناول فرماتے تو اپنی تین انگلیاں چاٹتے اور فرماتے: جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو وہ اس سے گندگی و مٹی دور کرکے کھا لے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پیالہ صاف کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: تم نہیں جانتے کہ تمھارے کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔

شرح و بیان:— اگر کوئی لقمہ یا کھانا زمین پر گر جائے تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر اسے اٹھا کر اس پر سے مٹی وغیرہ ہٹا کر اسے کھانا ممکن ہو تو اسے کھا لینا مستحب ہے، چاہے مٹی ہاتھ سے ہٹا لی جائے یا دھو لی جائے۔اور اگر مٹی یا گندگی ہٹانا ممکن نہ ہو یا کسی ناپاک چیز پر وہ لقمہ یا کھانا گر گیا ہو تو اسے کھایا نہ جائے، بلکہ کسی جانور کے آگے ڈال دیا جائے اور اس کو شیطان کے لیے نہ چھوڑا جائے جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے کہ اگر کوئی لقمہ کھاتے ہوئے زمین پر گر جائے تو اسے اٹھا کر اس سے ایذا پہنچانے والی چیز کو صاف کر کے کھا لیا جائے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑا جائے۔

یاد رہے کہ اس حدیث یا اس طرح کی دوسری حدیثوں میں وارد برکت کا

---

(1) الصحيح لمسلم، كتاب الأشربة، باب إستحباب لعق الأصابع، حدیث نمبر: 2034

علماے کرام نے ایک سے زائد مفہوم لیا ہے:

(۱) وہ کھانا انسان کے جسم کے لیے مفید ہو اور غذا کا کام دے۔

(۲) انسانی صحت کے لیے باعث ضرر نہ ہو۔

(۳) نفس کو آسودگی حاصل ہو۔

(۴) دل مطمئن ہو۔

(۵) عبادت و طاعت کے کام میں مدد گار ثابت ہو وغیرہ۔

गिरे हुए लुक़्मे उठाना और बर्तन साफ़ करना

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अनस बिन मलिक रज़ियल्लाहु अन्हु बयान करते हैं के हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम जिस वक़्त खाना तनावुल फ़रमाते तो अपनी तीन उंगलियां चाटते और फ़रमाते: जब तुममें से किसी का लुक़्मा गिर जाए तो उस से गंदगी, धूल-मिट्टी दूर करके खा ले और उसे शैतान के लिए न छोड़े। और हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने हमें प्याला साफ़ करने का हुक्म दिया और फ़रमाया: तुम नहीं जानते के तुम्हारे खाने के किस हिस्से में बरकत है।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ़, हदीस नं: 2034)

لقمہ اور شیطان

عَنْ جَابِرٍ بن عبد الله رضي الله عنهما قَالَ: سمعتُ النبيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ ، فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ ، فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا ، وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ ، فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ ،

فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ تَكُونُ الْبَرَكَةُ۔ (1)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بلاشبہ شیطان تم میں سے ہر ایک کے ساتھ اس کے ہر کام کے وقت حاضر رہتا ہے حتی کہ اس کے کھانے کے وقت بھی اس کے پاس موجود رہتا ہے، لہذا کھانا کھاتے وقت جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے اٹھالے اور اس میں جو گندگی [مٹی وغیرہ] لگی ہو اس سے صاف کرکے کھا لے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے ، پھر جب کھانے سے فارغ ہوجائے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے ، اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔

شرح وبیان:— زیربحث حدیث میں کھانے کے چند آداب بیان ہوئے ہیں:

(ا) گرا ہوا لقمہ اٹھا لیا جائے:

چونکہ شیطان کھانا کھاتے وقت بندے کے پاس حاضر رہتا ہے اور وہ اس کے کھانے میں کسی نہ کسی بہانے سے شریک ہونا چاہتا ہے ، چنانچہ اولا تو اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ اللہ کا نام لینے سے اسے غافل کردے تاکہ وہ اس کے ساتھ کھانے میں شریک ہوجاے لیکن جب بندہ کھانے کی ابتدا میں بسم اللہ کہہ لیتا ہے تو شیطان اس میں شرکت سے روک دیا جاتا ہے ، لیکن اس کا معنی یہ نہیں کہ وہ اس کا ساتھ چھوڑ کر ہٹ جاتا ہے ؟ نہیں بلکہ اس کے بعد وہ کوئی دوسرا حربہ استعمال کرتا ہے کہ وہ بندے کے اس مبارک کھانے میں شریک ہو لہذا وہ کوشش کرتا ہے کہ جیسے ہی بندہ غافل ہو اور کوئی لقمہ گر جائے تو اسے اٹھا کر

(1) الصحيح لمسلم ،كتاب الأشربة، باب إستحباب لعق الأصابع، حدیث نمبر: 2033

کھالے ، لہذا اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں یہ ہدایت دی کہ اگر کسی کا لقمہ کھاتے وقت گر جائے تو وہ اسے اس بہانے سے نہ چھوڑ دے کہ یہ تو معمولی سی چیز ہے، اس میں گندگی لگ گئی ہے اور یہ لقمہ تو جراثیم کی نذر ہوگیا ہوگا وغیرہ وغیرہ۔۔بلکہ اسے اٹھائے، اس میں لگی مٹی وغیرہ کو صاف کرکے کھالے اور اسے شیطان کا لقمہ نہ بننے دے۔ ہاں ! اگر لقمہ ایسا ہے کہ کسی گندی چیز سے مل گیا ہے یا گیلا ہونے کی وجہ سے اس کا صاف کرنا ممکن نہیں ہے تو اسے خود تو نہ کھائے لیکن اسے ضائع بھی نہ کرے اور نہ ہی کوڑے میں ڈالے بلکہ اسے اٹھا کر اللہ تعالی کی کسی مخلوق کو دے دے۔

(۲) انگلیاں چاٹ لے:

کھانے کا ہر حصہ اللہ تعالی کی نعمت اور اس میں برکت ہے اس کی قدر یہی ہے کہ اس کا کوئی بھی حصہ ضائع نہ ہونے دیا جائے اور نہ ہی اسے نالیوں اور کوڑے کی نذر کیا جائے، چنانچہ انگلیوں پر لگا ہوا کھانا، انگلیاں دھونے یا صاف کرنے سے قبل چاٹ کر صاف کرلیا جائے اور اپنی خوراک کا حصہ بنالیا جائے، بہت ممکن ہے کہ انہی میں برکت اورانسان کی صحت و قوت کا راز پنہا ہو ، چنانچہ خود نبی ﷺ کا عمل اس پر تھا اور آپ ﷺ صحابہ کو اس کا خصوصی حکم دیا کرتے تھے، حضرت کعب بن مالک بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا کھاتے پھر جب کھانے سے فارغ ہوتے تو انگلیوں کو چاٹ لیتے۔ (صحیح مسلم) لہذا اس امر سے کراہت محسوس کرنا یا اسے تہذیب کے خلاف سمجھنا یا حرص و لالچ کی علامت تصور کرنا دین سے بیزاری اور حکم رسول کی مخالفت ہے۔عیاذ باللہ

(۳) برتن صاف کرے:

تیسرا ادب یہ ہے کہ جس برتن میں کھانا کھایا جارہا ہے اسے صاف کیا جائے

اور انگلیوں سے صاف کرکے انہیں چاٹ لیا جائے تاکہ اللہ تعالی کی دی ہوئی نعمت کا ایک دانہ بھی کوڑے کرکٹ وغیرہ میں نہ جانے پائے۔ لہذا چاہیے کہ **اولا** تو برتن میں اتنا ہی کھانا لیا جائے، جتنا آسانی سے ختم ہوجائے، **ثانیا :** کھانا ایک کنارے سے کھایا جائے تاکہ اگر کھانے کا کچھ حصہ بچ رہا ہو تو اسے دوبارہ استعمال کے لیے محفوظ کرلیا جائے ، اگر خود نہیں کھا سکتا ہو تو اللہ تعالی کی کسی مخلوق کے لیے کسی محفوظ اور مناسب جگہ رکھ دیا جاے۔

گرا ہوا لقمہ اور شیطان

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يَتَغَدَّى إِذْ سَقَطَتْ مِنْهُ لُقْمَةٌ فَتَنَاوَلَهَا، فَأَمَاطَ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ أَذًى فَأَكَلَهَا، فَتَغَامَزَ بِهِ الدَّهَاقِينُ، فَقِيلَ: أَصْلَحَ اللَّهُ الْأَمِيرَ، إِنَّ هَؤُلَاءِ الدَّهَاقِينَ يَتَغَامَزُونَ مِنْ أَخْذِكَ اللُّقْمَةَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ هَذَا الطَّعَامُ. قَالَ: إِنِّي لَمْ أَكُنْ لِأَدَعَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهَذِهِ الْأَعَاجِمِ، إِنَّا كُنَّا يُؤْمَرُ أَحَدُنَا إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَتُهُ أَنْ يَأْخُذَهَا، فَيُمِيطَ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ أَذًى وَيَأْكُلَهَا، وَلَا يَدَعَهَا لِلشَّيْطَانِ۔(1)

معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دوپہر کا کھانا کھانے کے دوران ایک لقمہ ان سے گر گیا، تو انہوں نے اسے اٹھایا، اور اس میں لگے کچرے کو صاف کرکے کھا لیا (یہ دیکھ کر) عجمی کسان ایک دوسرے کو آنکھوں سے اشارے کرنے لگے۔ لوگوں نے کہا: اللہ امیر کا بھلا کرے، آپ کے سامنے یہ کھانا موجود ہوتے ہوئے اس لقمے کو آپ کے اٹھانے پر یہ کسان لوگ آنکھوں سے باہم اشارے کر رہے ہیں، وہ بولے: ان عجمیوں کی (چہ مہ گوئیوں اور اشارے بازیوں

(1) سنن إبن ماجه، كتاب الأطعمة، باب اللقمة إذا سقطت، حديث نمبر: 3278

کی) وجہ سے میں اس بات کو ترک کرنے والا نہیں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، ہم میں سے جب کسی کا لقمہ گر جاتا تو ہم اس سے کہتے کہ وہ اسے اٹھا لے اور اس میں لگی گندگی کو صاف کرکے کھا لے، اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔

गिरा हुआ लुक़्मा और शैतान

सहाबी-ए-रसूल हज़रत मा़किल बिन यसार रज़ियल्लाहु अन्हु बयान करते हैं के दोपहर का खाना-खाने के दौरान उन से एक लुक़्मा गिर गया, तो आप ने उसे उठाया और उसमें से कचरा साफ किया और खा लिया। यह देखकर दिहाती किसान एक-दूसरे को इशारा करने लगे, लोगों ने कहा: अल्लाह अमीर का भला करे, आप के सामने यह खाना मोजूद होते हुए, इस लुक़्मे के उठाने पर यह किसान एक-दूसरे की ओर इशारा कर रहे हैं, तो वह बोले: इन अजमियों की (इशारा बा़जियों की) वजह से मैं उस बात को छोड़ने वाला नहीं हूं, जो मैंने हुज़ूर नबी-ए-करीम से सुनी है,के जब हम में से किसी का लुक़्मा गिर जाता, तो हम उससे कहते के वह उसे उठाकर गंदगी साफ करे और उसे खा ले, और उसे शैतान के लिए न छोड़े।

(इब्ने माजा शरीफ़, हदीस नं: 3278)

مل جل کر کھانے میں برکت ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقولُ: أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوا جَمِيعًا وَلَا

تَفَرَّقُوا؛ فَإِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ۔[1]

حضرتِ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد عمر بن الخطاب کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم سب مل جل کر کھانا کھایا کرو، الگ الگ ہوکر مت کھایا کرو، اس لیے کہ برکت سب کے ساتھ مل کر کھانے میں ہے۔

मिल जुल कर खाने में बरकत है

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अब्दुल्लाह बिन उमर रज़ियल्लाहु अन्हु बयान करते हैं के: मैं ने अपने वालिद उमर बिन खत्ताब रज़ियल्लाहु अन्हु को यह फ़रमाते हुए सुना के: हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने इरशाद फ़रमाया: तुम सब मिल जुल कर खाना-खाया करो, अलग-अलग होकर मत खाया करो, इसलिए के बरकत सब के साथ मिलकर खाने में है।

(इब्ने माजा शरीफ़, हदीस न: 3287)

برتن میں سانس لینا ممنوع ہے

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إذا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ۔[2]

حضرتِ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

(1) سنن إبن ماجه، كتاب الأطعمة، باب الإجتماع على الطعام، حديث نمبر: 3287

(2) صحيح البخاری، كتاب الوضوء، باب النهی عن الإستنجاء باليمين، حديث نمبر: 153

جب تم میں سے کوئی پانی پیے تو برتن میں سانس نہ لے۔

बर्तन में सांस लेना मना है

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू क़तादा (रज़ियल्लाहु अन्हु) बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जब तुम में से कोई पानी पिये, तो बर्तन में सांस न ले।

(सहीह-बुख़ारी शरीफ़, हदीस नं: 153)

کھانے کے چند آداب

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ يَقُولُ: كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا غُلَامُ، سَمِّ اللّٰهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ۔ (1)

حضرتِ عُمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ میں بچہ تھا، رسول اللہ ﷺ کی پرورش میں تھا، کھاتے وقت برتن میں ہر طرف ہاتھ ڈال دیتا، حضور ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: بسم اللہ پڑھ لیا کرو، داہنے ہاتھ سے کھایا کرو اور برتن میں وہاں سے کھایا کرو، جو جگہ تمھارے قریب ہو۔

खाना खाने के आदाब

हज़रत उमर इब्ने अबी सलमा रदिअल्लाहु अन्हु कहते हैं के:मैं बच्चा था, मैं अल्लाह के रसूल (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) की (पर'वरिश) देखभाल में था और मैं खाते वक़्त बर्तन में हर तरफ हाथ डाल देता था, हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने मुझसे फ़रमाया: बिस्मिल्लाह पढ़ लिया

(1) صحيح البخاری، كتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام والأكل باليمين، حدیث نمبر :5376

करो, दाहिने हाथ से खाया करो और बर्तन में वहाँ से खाया करो जो जगह तुम्हारे क़रीब हो।

(सहीह-बुख़ारी, हदीस नं : 5376)

دائیں طرف سے آغاز کریں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا لَبِسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَءُوا بِأَيَامِنِكُمْ۔ (1)

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مصطفیٰ جانِ رحمت، نوشۂ بزم جنت، حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جب (لباس) پہنو، اور جب وضو کرو تو اپنی دائیں جانب سے شروع کرو۔

شرح و بیان:— دین اسلام میں دائیں ہاتھ اور دائیں طرف کی بڑی فضیلت و اہمیت بیان کی گئی ہے۔ ہر کام جو عزت اور بزرگی رکھتا ہے سیدھی طرف سے شروع کرنا مستحب (پسندیدہ) ہے۔ مذکورہ حدیث پاک میں لباس پہننے میں کرتا، پائجامہ، جوتا وغیرہ سب شامل ہیں۔ اور وضو میں غسل و تیمم بھی داخل ہے۔ چونکہ اسلام میں داہنا حصہ مبارک مانا گیا کہ قیامت میں نیکوں کے نامۂ اعمال بھی اسی ہاتھ میں ہوں گے۔ لہٰذا جب بھی پہنیں تو داہنے ہاتھ پاؤں میں پہلے پہنیں اور جب وضو یا غسل یا تیمم کریں تو داہنی جانب سے شروع کریں۔

हर जाइज़ काम का आगाज़ दाहिनी-तरफ से करें

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: तुम जब (कपड़े) पहनो, और जब तुम वुज़ू करो, तो अपनी दाहिनी ओर से शुरू करो।

(अबु-दाऊद शरीफ, हदीस नं : 4141)

(1) سنن أبي داؤد، كتاب اللباس، باب في الإنتعال، حديث نمبر: 4141

جنت کا بیان

جنّت کی ضمانت

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اضْمَنُوا لِي سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ : اصْدُقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ، وَأَوْفُوا إِذَا وَعَدْتُمْ، وَأَدُّوا إِذَا اؤْتُمِنْتُمْ، وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ، وَغُضُّوا أَبْصَارَكُمْ، وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ۔ (1)

حضرتِ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمھیں جنّت کی ضمانت دیتا ہوں:

(۱) جب بولو تو سچ بولو۔

(۲) وعدہ کرو تو اُسے پورا کرو۔

(۳) تمھارے پاس امانت رکھی جائے تو اُسے ادا کرو۔

(۴) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔

(۵) اپنی نگاہیں نیچی رکھو۔

(۶) اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو۔ یعنی: کسی پر ظلم و ستم نہ کرو۔

जन्नत की ज़मानत/गारंटी

सहाबी-ए-रसूल हज़रत उबादह बिन सा़मित (रज़ियल्लाहु अन्हु) से रिवायत है: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) इरशाद फ़रमाते हैं: तुम मुझे छह चीज़ों की ज़मानत/गारंटी दे दो, मैं तुम्हें जन्नत की गारंटी देता हूँ:

(1) مسند احمد، مسند الأنصار، مسند عُبَادَةَ بْنِ الصَامِتِ، حدیث نمبر: 22757

(1) जब बोलो तो सच बोलो

(2) वादा करो तो उसे पूरा करो

(3) तुम्हारे पास अमानत रखी जाए तो उसे अदा करो

(4) अपनी शर्म-गाहो की हिफाज़त करो

(5) अपनी निगाहें नीचे रखो

(6) अपने हाथों को रोके रखो। यानी: किसी पर ज़ुल्म मत करो

(मुस्नद अहमद, हदीस नं: 22757)

جنّت کے وارثین

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَأَفْشُوا السَّلَامَ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ "(وفي حديث آخر) تُوْرَثُوا الجنانَ۔[1]

حضرتِ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ رحمٰن و رحیم کی عبادت کرو، کھانا کھلاؤ، سلام پھیلاؤ سلامتی کے ساتھ جنّت میں داخل ہو جاؤگے۔اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ:جنّت کے وارث بن جاؤگے۔

जन्नत के वारिस

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अब्दुल्लाह बिन अमर बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने

(1) جامع الترمذی، أبواب الأطعمة، باب ماجاء فی فضل إبعام الطعام، حدیث نمبر:1855

इरशाद फ़रमाया: रहमान व रहीम अल्लाह की इबादत करो, खाना खिलाओ और सलाम करो और सलामती के साथ से जन्नत में दाख़िल हो जाओगे। (दूसरी हदीस में है कि) जन्नत के वारिस बन जाओगे।

(तिरमिज़ी, हदीस नं: 1855)

جنت اور نیک لوگ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ۔ (1)

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی آدمی کے دل پر ان کا خیال گزرا۔

जन्नत और नेक लोग

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा रज़ियल्लाहु अन्हु बयान करते हैं :हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने फ़रमाया: अल्लाह तआला फ़रमाता है: मैंने अपने नेक बन्दों के लिए ऐसी नेमतें तैयार कर रखी हैं जिन्हें न किसी आँख ने देखा, न किसी कान ने सुना और न ही किसी आदमी के दिल पर उनका ख्याल गुजरा।

(सहीह-बुख़ारी शरीफ़, हदीस नं: 3244)

---

(1) صحیح البخاری، کتاب بدأ الخلق، باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ، حدیث نمبر: 3244

جنت میں کمان کے برابر جگہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ۔[1]

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جنّت میں کمان کے برابر جگہ، (دنیا کی) ان تمام چیزوں سے بہتر ہے، جن پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

شرح و بیان:— کمان کے برابر جگہ سے مراد: کم سے کم جگہ ہے، حالانکہ وہاں کسی جنتی کو اتنی چھوٹی جگہ نہ ملے گی بلکہ وہاں تو ادنیٰ جنتی کی جگہ بھی دنیا بھر سے زیادہ ہوگی۔ بلاشبہ جنت کی نعمتیں دائمی ہیں جبکہ دنیا کی فانی؛ دنیا کی نعمتیں تکالیف سے مخلوط ہیں جبکہ جنت کی نعمتیں خالص؛ اور دنیا کی نعمتیں ادنیٰ ہیں اور جنت کی اعلیٰ ترین؛ اس لیے دنیا کو وہاں کی ادنی سی بھی جگہ سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنّت کی اعلیٰ ترین نعمتیں کھلائے پلائے۔

जन्नत में कमान के बराबर जगह

हज़रत अबु हुरैरा सहाबी-ए-रसूल बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जन्नत में कमान के बराबर जगह, (दुनिया की) उन तमाम चीज़ों से बेहतर है जिन पर सूरज तुलूअ और ग़ुरूब होता है।

(सहीह-बुखारी शरीफ, हदीस नं:2793)

---

(1) صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب الغدوة والروحة فی سبیل الله، حدیث نمبر: 2793

عرش کے سایہ تلے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا، أَوْ وَضَعَ لَهُ أَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ۔ (1)

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزم جنت، حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے (تنگ دست) قرض دار کو مہلت دی، یا اس کے قرض میں کمی کی، اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن اپنے عرش کے سایہ تلے جگہ عطا فرمائے گا، جس دن اُس کے سایہ کے علاوہ کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔

شرح وبیان:— قیامت کے دن جب نفسی نفسی کا عالم ہوگا، تو بعض ایسے خوش نصیب لوگ بھی ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا۔احادیث طیبہ میں اور بھی ایسی نیکیاں بیان کی گئی ہیں، جیسے: مسلمان کی پریشانی دور کرنے والا، سنت کو زندہ کرنے والا، کثرت سے درود پاک پڑھنے والا، مریض کی عیادت کرنے والا، جنازے کے ساتھ چلنے والا، بھوکے کو کھانا کھلانے والا، یتیم یا بیوہ کی کفالت کرنے والا، نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے والا، وغیرہ۔ اللہ کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

अर्श के साये तले

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबु हुरैरा बयान करते हैं हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) इरशाद फ़रमाते हैं जिसने तंग-दस्त (यानी:क़र्ज़दार) को मोहलत दी या उसके क़र्ज़ को कम किया, तो अल्लाह तआला उसे क़ियामत के दिन

(1) جامع الترمذی، أبواب البیوع، باب ما جاء فی إنظار المعسر، حدیث نمبر: 1306

अपने अर्श के साये तले जगह अता फ़रमाएगा, जिस दिन उसके साये के अलावा कोई साया नहीं होगा।

(तिरमिज़ी शरीफ, हदीस नं: 1306)

جنت تلواروں کے سایے تلے ہے

عَن عَبدِ الله بنِ أَبِي أَوفى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّهَا النَّاسُ! لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَسَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ۔ (1)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! دشمن سے لڑائی کی خواہش اور تمنا نہ (کیا) کرو، بلکہ اللہ تعالیٰ سے اَمن واماں اور سلامتی کی دعا مانگو، ہاں! اگر دشمن سے مڈبھیڑ ہو ہی جائے تو پھر صبر واستقامت کا ثبوت دو اور ڈٹ کر مقابلہ کرو۔ یادرکھو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔

जन्नत तलवारों के साए तले है

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: ऐ लोगो! दुश्मन से लड़ाई की ख़्वाहिश और तमन्ना न (किया) करो, बल्कि अल्लाह तआला से अमन-अमान और सलामती की दुआ मांगो, हाँ! अगर दुश्मन से मुठभेड़ (टकराव) हो ही जाए तो फिर सब्र व इस्तिक़ामत का सुबूत दो और मज़बूती से मुक़ाबला करो। याद रखो के, जन्नत तलवारों के साए तले है।

(सहीह-बुखारी शरीफ, हदीस नं:2965)

---

(1) صحيح البخاری،کتاب الجهاد والسير، باب كان النبیﷺ إذا لم يقاتل أول النهار، حدیث نمبر: 2965

نرم دل والے جنتی ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّيْرِ۔ (1)

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جنت میں کچھ ایسے لوگ داخل ہوں گے جن کے دل پرندوں کے دلوں کے مثل (نرم) ہوں گے۔

شرح وبیان:۔۔۔حدیث مذکور میں اُن لوگوں کو جنت کی بشارت دی گئی ہے جن کے دل پرندوں کے دلوں کی طرح نرم و نازک اور کمزور ہوں گے، جس طرح رزق کے معاملے میں پرندے اپنے پروَردگار پر توکل کرتے ہیں ایسا ہی توکل ان لوگوں کا ہوگا۔جس طرح پرندوں کے دلوں میں حسد، بغض اور کینہ وغیرہ نہیں ہوتا اس طرح اُن نیک بختوں کے دل بھی اِن صفاتِ مذمومہ سے پاک ہوں گے۔اِمام نووی فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ نرمی و کمزوری میں اُن کے دل پرندوں کی مثل ہوں گے جیساکہ ایک حدیث پاک میں ہے کہ اہلِ یمن کے دل نرم اور کمزور ہیں۔ایک توجیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ ان لوگوں کے دل خوف اور ڈر میں پرندوں کے دلوں کی طرح ہیں کہ پرندے باقی تمام جانوروں کے مقابلے میں زیادہ خوفزدہ رہتے ہیں۔(اسی طرح اُن لوگوں کے دلوں پر بھی خوفِ خدا کا غلبہ رہتا ہے اوروہ اُس کی ہیبت سے لرزاں وترساں رہتے ہیں۔) ملا علی قاری فرماتے ہیں: جنتیوں کو نرم و رحم دل اورمخلص ہونے اور حسد، کینہ، خیانت، بغض سے خالی ہونے میں پرندوں سے تشبیہ دی۔اور ایک قول یہ ہے کہ توکل میں تشبیہ دی جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں مروی ہے: اگر تم اللہ تعالیٰ پر

(1) الصحیح لمسلم، کتاب الجنة، باب: یدخل الجنة أقوام، حدیث نمبر: 2840

ایسا توکل کرو جیسا کہ توکل کرنے کا حق ہے تو وہ ضرور تمہیں رزق دے گا جس طرح پرندوں کو دیتا ہے کہ وہ صبح کو خالی پیٹ جاتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر آتے ہیں۔ مفتی احمد یار خان نعیمی فرماتے ہیں: چڑیوں کے دل میں اللہ تعالیٰ پر توکل اعلیٰ درجے کا ہوتا ہے۔مالک سے مانوس ہوتے ہیں ، اَغنیا سے متنفر کہ غیر کو دیکھا اور بھا گے۔ دلوں میں ڈر بہت زیادہ، کینہ بُغض اُن کے پاس نہیں۔ جس اِنسان میں یہ صفات پیدا ہو جائیں وہ تو فرشتہ بن جاوے۔

नर्म दिल वाले जन्नती

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फरमाया: जन्नत में कुछ ऐसे लोग दाख़िल होंगे जिनके दिल पक्षियों के दिलों की (नरम) तरह होंगे।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ, हदीस नं: 2840)

متفرقات کا بیان

حق پر جمے رہنے کی تلقین

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَيْفَ بِكُمْ وَبِزَمَانٍ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ، يُغَرْبَلُ النَّاسُ فِيهِ غَرْبَلَةً، وَتَبْقَى حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ قَدْ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَأَمَانَاتُهُمْ، فَاخْتَلَفُوا وَكَانُوا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، قَالُوا: كَيْفَ بِنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِذَا كَانَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: تَأْخُذُونَ بِمَا تَعْرِفُونَ، وَتَدَعُونَ مَا تُنْكِرُونَ، وَتُقْبِلُونَ عَلَى خَاصَّتِكُمْ، وَتَذَرُونَ أَمْرَ عَوَامِّكُمْ۔[1]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اُس زمانے میں تمھارا کیا حال ہوگا جو عنقریب آنے والا ہے! جس میں لوگوں کو خوب چھان لیا جائے گا (اہل ایمان اور اچھے لوگ اٹھا لیے جائیں گے) اور چھان بورا (بے دین اور رذیل لوگ) باقی رہ جائیں گے، جو اپنے وعدوں میں بے وفا اور امانتوں میں خائن ہوں گے... (جب یہ حالت ہو جائے تو) جو بات تمھیں (قرآن و سنت کی روشنی میں) صحیح معلوم ہو اُسے اختیار کرنا اور جو بات (قرآن و سنت کی روشنی میں) غلط معلوم ہو اسے چھوڑ دینا۔ اور اپنے خاص افراد (اہل خانہ، اقارب اور مخلص دوستوں وغیرہ) پر توجہ دینا اور عام لوگوں کے معاملات سے بے نیاز ہو جانا۔

फ़ितनों और फ़साद के ज़माने में हक़ पर डटे रहने की तलक़ीन

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अब्दुल्लाह बिन अमर (रज़ियल्लाहु अन्हुमा) से रिवायत है कि हुज़ूर नबी-ए-करीम

(1) سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب التثبت في الفتنة، حديث نمبر: 3957

(सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: उस ज़माने में तुम्हारा क्या ह़ाल होगा, जो जल्द ही आने वाला है! जिसमें लोगों को खूब छान लिया जाएगा। (ईमान वालों और अच्छे लोगों को उठा लिया जाएगा) और ख़राब और बुरे लोग (बे-दीन और नीच लोग) बाक़ी रह जाएंगे जो अपने वादों में बे-वफ़ा और अपनी अमानतों में ख़ाइन (विश्वासघाती) होंगे। (जब यह हालत हो), तो जो बात तुम्हें (कुरान और सुन्नत की रौशनी में) सही मालूम हो उसे इख़्तियार करना और जो बात तुम्हें (कुरान और सुन्नत की रौशनी में) ग़लत मालूम हो उसे छोड़ देना। और अपने ख़ास लोगों (परिवार, रिश्तेदारों और ईमानदार दोस्तों, आदि) पर तवज्जो देना आम लोगों के मुआम'लात से बे-नियाज़ हो जाना। (इब्ने माजा, हदीस नं:3957)

بخشش ونجات کس میں ہے؟

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ﷺ، مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ: امْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ، وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ۔[1]

صحابیِ رسول حضرت عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:
یارسولَ اللہ! ﷺ، بخشش و نجات کس میں ہے؟
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
(نجات اس میں ہے کہ) اپنی زبان کو قابو رکھو، اپنے گھر کی وسعت وکشادگی میں قید رہو، اور اپنی خطاؤں پر آنسو بہاتے رہو۔

(1) جامع الترمذی، أبواب الزھد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، حدیث نمبر: 2406

नजात किस में है?

सहाबी-ए-रसूल उक़बा बिन आमिर ने अर्ज़ किया:ऐ अल्लाह के रसूल, नजात और बख़्शिश किसमें है? नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फ़रमाया:अपनी ज़बान पर क़ाबू रखो, अपने घर की कुशादगी (हद) में क़ैद रहो और अपने गुनाहों पर आँसू बहाते रहो।

(तिरमिज़ी शरीफ, हदीस नं : 2406)

کمزور طبقات کی مدد، نصرتِ الٰہی کی ضامن

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَى سَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ؟[1]

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے دل میں خیال آیا کہ انہیں اُن لوگوں پر فضیلت وبرتری ہے جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یاد رکھو! تمھارے کمزور و ناتواں طبقات (جیسے عورتوں، بچوں، معذوروں، فقراء و مساکین اور بے گھر افراد وغیرہ) کے سبب (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) تمھاری مدد کی جاتی ہے اور اُن ہی کی دعاؤں سے تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔

कमज़ोरों की मदद, नुसरते इलाही की ज़ामिन

हज़रत मुस'अब बिन साद (रज़ियल्लाहु अन्हु) से रिवायत है कि (एक मर्तबा) हज़रत साद बिन अबी वक़्क़ास

(1) صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب من استعان بالضعفاء والصالحين في الحرب، حدیث نمبر: 2896

(रज़ियल्लाहु अन्हु) के दिल में ख़्याल आया कि उन्हें उन लोगों पर फ़ज़ीलत व बरतरी हासिल है जो माली लिहाज़ से कमज़ोर हैं। तो हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: याद रखो! तुम्हारे कमज़ोर व नादार तबक़ों/वर्गों (जैसे औरतों, बच्चों, विकलांगों, ग़रीबों और ज़रूरतमंदों और बे घर,आदि) के सबब (अल्लाह तआला की तरफ़ से) तुम्हारी मदद की जाती है और उन्हीं की दुआओं से तुम्हे रिज़्क़ दिया जाता है।

(सहीह-बुख़ारी शरीफ़, हदीस नं :2896)

بیماری کی وجہ سے کڑے پہننا

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ عَلَى عَضُدِ رَجُلٍ حَلْقَةً أُرَاهُ قَالَ: مِنْ صُفْرٍ فَقَالَ: وَيْحَكَ، مَا هَذِهِ؟ قَالَ: مِنَ الْوَاهِنَةِ، قَالَ: أَمَا إِنَّهَا لَا تَزِيدُكَ إِلَّا وَهْنًا، انْبِذْهَا عَنْكَ، فَإِنَّكَ لَوْ مِتَّ وَهِيَ عَلَيْكَ، مَا أَفْلَحْتَ أَبَدًا۔ (1)

حضرتِ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ہاتھ میں پیتل کا کڑا دیکھا تو فرمایا: تجھ پر افسوس ہے، (تونے کیا کر دیا) یہ کیا ہے؟ اُس نے عرض کیا: یارسولَ اللہِ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، یہ میں نے بیماری کی وجہ سے پہنا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِس سے تیری بیماری میں اضافہ ہی ہوگا، اِس کڑے کو اُتار دے، کیوں کہ تُو اِس حالت میں مر گیا تو؛ تُو کبھی بھی فلاح و کامیابی نہیں پائے گا۔

---

(1) مسندِ احمد، أول مسند البصريين، حديث عمران بن حصين، حدیث نمبر: 20:000

बीमारी की वजह से कड़े पहनना और धागे बांधना मना है

हज़रत इमरान बिन हुसैन बयान करते हैं: रसूलुल्लाह (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने एक आदमी के हाथ में पीतल का कड़ा देखा तो फ़रमाया: तुझ पर अफसोस है, तूने किया कर दिया, यह किया है? उसने कहा: ऐ अल्लाह के रसूल! यह मैने बीमारी की वजह से पहना है। तो हुज़ूर नबी-ए-करीम ने फ़रमाया: इससे केवल तेरी बीमारी में इजाफ़ा ही होगा, इस कड़े को उतार दे, क्योंकि अगर तू इस हालत में मर गया,तो तू कभी भी कामयाबी नहीं पायेगा।

(मुस्नद अहमद, हदीस नं: 20:000)

روزِ قیامت بڑا اور موٹا آدمی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ۔ (1)

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بے شک قیامت کے دن ایک بڑا اور موٹا آدمی آئے گا جس کا وزن اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی نہ ہوگا۔

شرح وبیان:۔۔۔مچھر کے پر کے برابر وزن نہ ہونے کا مطلب:

اس حدیث پاک میں "عظیم" سے مراد مال و دولت اور منصب و مرتبے

---

(1) صحیح البخاری،کتاب التفسیر، سورة الکھف،أولئك الذین کفروا، حدیث نمبر: 4729

والا جبکہ ''سمین'' سے موٹا اور صحت مند تندرست آدمی مراد ہے۔ اور بعض شارحین کے نزدیک اس کا وزن مچھر کے پر کے برابر نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ دنیا میں اس نے جو نیک اعمال (کفر کی حالت میں یا اخلاص کے بغیر) کئے ہوں گے قیامت کے دن اُن کا وزن مچھر کے پر کے برابر بھی نہ ہوگا جبکہ بعض نے کہا: اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن (کفر اور نفاق کی وجہ سے) اس کی ذلت و حقارت کا یہ حال ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مچھر کے پر کے برابر بھی اس کی کوئی حیثیت اور قدر و منزلت نہ ہوگی۔

عمل کی مقبولیت کے لیے تین چیزیں درکار ہیں:

بارگاہِ الٰہی میں وہ نیک عمل مقبول ہے جو ایمان کی حالت میں، تمام حقوق وآداب کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی نیت سے کیا گیا ہو۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَ سَعٰى لَهَا سَعْیَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ كَانَ سَعْیُهُمْ مَّشْكُوْرًا﴾ (1)

یعنی اور جو آخرت چاہے اور اس کی سی کوشش کرے اور ہو ایمان والا تو انہیں کی کوشش ٹھکانے لگی۔ صدرُ الاَفاضل حضرتِ علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ ''خزائن العرفان'' میں فرماتے ہیں: اس آیت سے معلوم ہوا کہ عمل کی مقبولیت کے لیے تین چیزیں درکار ہیں: ایک تو طالبِ آخرت ہونا یعنی نیت نیک۔ دوسرے سعی یعنی عمل کو باہتمام اس کے حقوق کے ساتھ ادا کرنا۔ تیسری ایمان جو سب سے زیادہ ضروری ہے۔ اس سے واضح ہوا کہ جسے منصب، مرتبہ، مال، دولت اور جسمانی صحت جیسی نعمتیں ایمان کی حالت میں اور شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے حاصل ہوں، نیز وہ اُن کا استعمال شریعت کے اَحکامات کے مطابق کرے تو اُسے قیامت کے دن یہ

---

(1) سورۃ بنی اسرائیل: 19

نعمتیں کام آئیں گی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسے شخص کی قدر ومنزلت بھی ہو گی اور جسے یہی نعمتیں کفرو نفاق کی حالت میں اور شریعت کے اَحکامات کی مخالفت کر کے حاصل ہوں، یوں ہی وہ اُن کا استعمال بھی احکامِ شریعت کے برخلاف کرے تو قیامت کے دن اُسے اِن سے کچھ فائدہ نہ ہوگا بلکہ یہ اُس کے لیے وبالِ جان بن جائیں گی اوراِن نعمتوں کے حامل کافر ومنافق شخص کی بارگاہِ الٰہی میں کوئی حیثیت نہ ہوگی۔

क़ियामत का दिन — बड़ा और मोटा आदमी

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू हुरैरा रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है: हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने इरशाद फ़रमाया: बेशक क़ियामत के दिन एक बड़ा और मोटा आदमी आएगा, जिसका वज़न अल्लाह तआला के नज़दीक मच्छर के पर के बराबर भी नहीं होगा।

(सहीह-बुख़ारी शरीफ़, हदीस नं : 4729)

دنیا میٹھی اور سرسبز وشاداب ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَإِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا، فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ، فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ۔[1]

حضرتِ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
دنیا میٹھی اور سرسبز وشاداب ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس میں اپنا نائب

(1) الصحیح لمسلم، کتاب الرقاق، باب أکثر أهل الجنة الفقراء، حدیث نمبر: 2742

بنایا ہے، وہ تمھارے اعمال کودیکھتا ہے، لہٰذا دنیا اور عورتوں سے بچو! بے شک !بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں ہی کے باعث ہوا۔

شرح وبیان:—علامہ علی قاری حدیث مذکور کی شرح یوں بیان کرتے ہیں:

(دنیا سرسبز و شاداب اور میٹھی ہے) یعنی: تمھاری آنکھوں اور تمھارے دلوں میں یہ دنیا مزین ہے، (دنیا دیکھنے میں بھلی معلوم ہوتی ہے دل کو پسند آتی ہے) چونکہ اہل عرب سبزے کو بہت پسند کرتے ہیں اس لیے اسے سر سبز فرمایاگیا، نیز اسے سبز فرمانے میں اشارہ ہے کہ دنیا قریبُ الفناہے۔سبزہ بہت جلد خشک ہوجاتا ہے ایسے ہی دنیا بھی بہت جلد ختم ہوجائے گی۔(اللہ تعالیٰ نے دنیا میں تمہیں خلیفہ بنایا ہے) کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کا حقیقی مالک تو اللہ تعالیٰ ہی ہے تم سب اس کے برتنے میں اس کے خلیفہ یا وکیل ہو(لہٰذا مالک کی مرضی کے بغیر اسے استعمال نہ کرو) یا یہ معنی ہے کہ تمہیں تم سے پہلوں کا وارث بنایا گیا ہے تو جو کچھ ان کے پاس تھا اب وہ تمھارے پاس آگیا ہے۔پس اب وہ جانچے گا کہ تم پچھلوں کے حالات وواقعات سے کتنی عبرت حاصل کرتے ہو اور ان کے انجام میں کتنا غور و فکر کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو بطور آزمائش و امتحان تمھارے لیے مزین و آراستہ کیا ہے تاکہ وہ جانچ لے کہ تم اس دنیا میں اس کے رضا والے کام کرتے ہو یا ناراضی والے۔(دنیا سے بچو!) یعنی اس کی دھوکہ دینے والی چیزوں، حُبِّ جاہ و مال وغیرہ سے بچو !بے شک! اس کا زوال بہت قریب ہے۔اس میں سے صرف اتنے ہی پر قناعت کرو جو اچھے انجام میں تمھارا معاون ہو کیونکہ اس کے حلال میں حساب اور حرام میں عذاب ہے۔(عورتوں سے بچو) یعنی ان کے سبب ناجائز امور میں نہ پڑو اور ان کی فتنہ انگیزی کی وجہ سے دین کے فتنہ میں مبتلا ہونے سے بچو۔(1)

(1) مرقاۃ المفاتیح، الحدیث:3086

علامہ نووی شرحِ مسلم میں فرماتے ہیں:

عورتوں کے فتنوں سے بچو"۔اس میں اپنی زوجات اور دوسری عورتیں بھی داخل ہیں اور اکثر فتنے زوجات کے ہی ہوتے ہیں ان کا فتنہ دائمی ہے اور اکثر لوگ ان ہی کے فتنے میں مبتلا ہوتے ہیں۔[1]

علامہ طیبی فرماتے ہیں کہ

اس بات سے بچو کے تم عورتوں کے پاس حرام ذریعے سے آؤ یا ان کی (سب) باتیں قبول کرو، کیونکہ عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں اور اکثر اوقات ان کے کلام میں بھلائی نہیں ہوتی۔ بنی اسرائیل میں پہلے فتنے کا سبب عورتیں ہی بنیں۔ منقول ہے کہ بنی اسرائیل کے عامل یا عامیٔل نامی ایک شخص کے بھتیجے نے اس کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا لیکن اس نے اپنی بیٹی کا نکاح کرنے سے انکار کر دیا جس کے نتیجے میں بھتیجے نے اسے قتل کر دیا تاکہ اس کی بیٹی سے شادی کرلے۔اس قصے کے نتیجے میں "ذَبحِ بَقَرَہ" کا واقعہ پیش آیا جو سورۂ بقرہ میں مذکور ہے۔واللہ اعلم بالصواب۔[2]

مفتی احمد یار خان نعیمی حدیثِ مذکور کے تحت فرماتے ہیں:

(اللہ تعالٰی نے دنیا میں تمہیں خلیفہ بنایا ہے) اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ جیسے دنیا تم سے پہلے دوسروں کے پاس تھی پھر ان سے منتقل ہو کر تمھارے پاس آئی تم گزشتہ لوگوں کے خلیفہ بنے ایسے ہی تم سے منتقل ہو کر دوسروں کے پاس پہنچے گی تم پچھلوں کے خلیفہ ہو آیندہ نسلیں تمھاری خلیفہ بنیں گی یا (اس میں)صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو پیش گوئی ہے کہ میرے بعد عرب و عجم کی دولتیں، ممالک تمھارے قبضہ میں آنے والے ہیں ذرا درست رہنا۔(دنیا سے بچو!) یعنی اس سے دھوکہ نہ کھاؤ یا ناجائز طور پر استعمال نہ کرو یا اس میں مشغول ہو

---

(1) شرح مسلم للنووی، کتاب الرقاق

(2) شرح الطیبی، تحت الحدیث:3086

کر بھول نہ جاؤ اُسے دینا بھی آتا ہے اور لینا (چھیننا) بھی، جو سی سکتا ہے وہ اُدھیڑ بھی سکتا ہے۔دنیا کو ایسے استعمال کرو جیسے عقل مند مکھی شہد لیتی ہے کہ کنارہ میں رہ کر چوس لیتی ہے اگر اس میں گرے تو مرجائے۔ دنیا جسم پر رہے دل میں نہ آئے تم دنیا میں رہو، تم میں دنیا نہ رہے۔

بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں ہی کے باعث ہوا) یا تو فتنہ سے مراد بڑا فتنہ ہے یا اوّلیّت سے مراد اضافی اولیت ہے نا کہ حقیقی کیونکہ بنی اسرائیل میں معمولی فتنے اس سے پہلے بھی ہو چکے تھے۔(1)

दुनिया मीठी और हरी-भरी है

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू सईद खुदरी (रज़ियल्लाहु अन्हु) से रिवायत है: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: दुनिया मीठी और हरी-भरी है, और अल्लाह तआला ने तुम्हें इसमें अपना नाइब बनाया है, वह तुम्हारे आमाल/कर्मों को देखता है, लिहाज़ा दुनिया और औरतों से बचो! बेशक बनी इसराइल का पहला फितना औरतों की वजह से ही हुआ।

(सहीह-बुखारी शरीफ़, 2742)

کرلے توبہ! رب کی رحمت ہے بڑی

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ، وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا۔(2)

---

(1) مرأۃ المناجیح، فیضانِ ریاض الصالحین

(2) الصحیح لمسلم، کتاب التوبۃ، باب قبول التوبۃ من الذنوب، حدیث نمبر: 2759

حضرتِ اَبُو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ رات بھر اپنا دستِ رَحمت پھیلائے رکھتا ہے تاکہ دن کو گناہ کرنے والا توبہ کرے اور دن بھر اپنا دستِ رَحمت پھیلائے رکھتا ہے تاکہ رات کو گناہ کرنے والا توبہ کرے، یہ کرم نوازی اس وقت تک ہوتی رہے گی جب تک کہ سورج مغرب سے طُلوع نہ ہو۔

شرح وبیان:— اِکمالُ المعلم شرحِ مسلم میں ہے:

حدیث مذکور میں "ہاتھ پھیلانے" سے مراد توبہ قبول فرمانا ہے کیونکہ انسان کی یہ عادت ہے کہ جب وہ اپنی پسندیدہ چیز دیکھتا ہے تو اس کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے اور جب کوئی ناپسندیدہ شے دیکھتا ہے تو اس سے اپنا ہاتھ کھینچ لیتا ہے۔اس طرح کے الفاظ اہلِ عرب اپنی گفتگو میں استعمال کرتے ہیں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کے لیے انسانوں جیسا ہاتھ ہونا محال ہے اور ہاتھ بڑھانا کھینچنا یہ بھی جسم کی صفات ہیں اور اللہ تعالیٰ جسم و جسمانیت سے منزہ اور پاک ہے۔کبھی "ید" کا اِطلاق نعمت پر بھی کر دیا جاتا ہے یعنی نعمت کو بھی کہہ دیتے ہیں۔(1)

مرقاۃ شرحِ مشکوۃ میں ہے:

ہاتھ پھیلانے سے مراد توبہ قبول کرنا ہے، ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد اُس کی جُود و عطا کا وسیع ہونا ہے کہ وہ توبہ کرنے والے کو کبھی نہیں دھتکارتا۔(2)

توبہ کی بہت اہمیت و فضیلت ہے۔ ان تمام تر فضائل کے باوجود بعض بدنصیب گناہ گار نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر توبہ کرنے میں ٹال مَٹول سے کام لیتے ہیں۔ بہت سے اُمُور ایسے ہیں جو توبہ کی راہ میں رُکاوٹ بن جاتے ہیں۔ چنانچہ توبہ کی فضیلت واہمیت

(1) اکمال المعلم ،کتاب التوبة، تحت الحدیث:2759

(2) مرقاۃ المفاتیح، کتاب الدعوات، تحت الحدیث:2329

پر چند حدیثیں ذکر کی جاتی ہیں: حضرتِ جابر بن عبداللہ انصاری اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: ہائے میرے گناہ! ہائے میرے گناہ! اُس نے یہ بات دو یا تین مرتبہ کہی تو آقائے کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا: یہ دعا پڑھو"اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ" ترجمہ: اے اللہ! تیری شانِ غفّاری میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے اور میں اپنے عمل کے مقابلے میں تیری رحمت کی زیادہ اُمید رکھتا ہوں۔اس نے یہ کلمات دُہرائے ،تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :دوبارہ پڑھو، اس نے پھر یہ کلمات دُہرائے۔ فرمایا: پھر پڑھو،اس نے پھروہی کلمات پڑھے، تو فرمایا: کھڑے ہوجاؤ! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمھاری مغفرت فرمادی ہے۔(1)

حضور سیّدِعالم ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اے میرے بندو!تم سب گناہ گار ہو مگر جسے میں نے بچایا،لہٰذا مجھ سے مغفرت کا سوال کرو، میں تمھاری مغفرت فرمادوں گا اور تم میں سے جس نے یقین کرلیا کہ میں بخش دینے پر قادر ہوں پھر مجھ سے میری قدرت کے وسیلہ سے استغفار کیا تو میں اس کی مغفرت فرمادوں گا۔(2)

حضرتِ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اِستغفار کو اپنے اوپر لازم کرلیا اللہ تعالیٰ اس کی ہر پریشانی دور فرمائے گا اور ہر تنگی سے اسے راحت عطا فرمائے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اُسے گمان بھی نہ ہوگا۔(3)

---

(1) المستدرك للحاكم ، كتاب الدعاء والتكبير ، حديث نمبر :2038

(2) ابن ماجه، كتاب الزهد، حديث:4257

(3) ابن ماجه، كتاب الادب، حديث نمبر :3819

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اِس بات کو پسند کرتا ہے کہ اُس کا نامۂ اعمال اُسے خوش کرے تو اُسے چاہیے کہ نامۂ اعمال میں اِستغفار کا اضافہ کرے۔ [1]

حضرتِ انَس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبیِ کریم ﷺ نے ایک سفر کے موقع پر ارشاد فرمایا: اِستغفار کرو۔ تو ہم اِستغفار کرنے لگے، پھر فرمایا: اسے ستّر مرتبہ پورا کرو۔ جب ہم نے یہ تعداد پوری کردی تو رَسُولُ اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: جو آدمی یا عورت اللہ تعالیٰ سے ایک دن میں ستّر مرتبہ اِستغفار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سات سو گناہ معاف فرما دیتا ہے اور بیشک جو بندہ دن یا رات میں سات سو سے زیادہ گناہ کرے وہ بڑا بد نصیب ہے۔ [2]

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچی توبہ کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

कर ले तौबा! रब की रहमत है बड़ी

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू मूसा अश'अरी रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है: हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने इरशाद फ़रमाया: अल्लाह तआला रात भर अपना दस्ते-रहमत फैलाए रखता है, ताकि दिन में गुनाह करने वाला तौबा कर ले, और दिन भर अपना दस्ते-रहमत फैलाए रखता है, ताकि रात में गुनाह करने वाला तौबा कर ले, यह करम नवाज़ी उस वक़्त तक होती रहेगी जब तक कि सूरज मग़रिब से तुलूअ न हो जाए।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ़, हदीस नं :2759)

---

(1) معجم الاوسط، حدیث نمبر:839

(2) شعب الایمان، حدیث نمبر:652

اللہ کی رحمت کی امید پر گناہ کرنا

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا، وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ۔(1)

حضرتِ شداد بن اَوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد والی زندگی کے لیے عمل کرے اور عاجز وہ ہے جواپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کے باوجود اللہ تعالیٰ سے آرزو اور تمنا کرے۔

شرح وبیان:— اَلْكَيِّسُ: وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع کرے، احکامِ الٰہی کے سامنے جُھکتے ہوئے ان پر مکمل عمل کرے۔

امام ترمذی اور دیگر علمائے کرام فرماتے ہیں دَانَ نَفْسَهٗ: کا معنی یہ ہے کہ اپنے احوال واَقوال و اَعمال کا محاسبہ کرے، اگر اپنے اعمال درست لگیں تو شکرِ الٰہی بجا لائے، اگر اعمال میں برائی نظر آئے تو سچی توبہ کرے، اعمال میں جوکمی و کوتاہی ہو اُسے پورا کرے اور حسابِ آخرت سے پہلے اپنا حساب خودکر لے۔

اَلْعَاجِزُ: وہ بیوقوف انسان ہے جو گناہِ کبیرہ کا اِرتکاب کرے اور بغیر توبہ واستغفار کے جنت کی اُمید کرے یعنی حرام کام کرے، واجبات وفرائض کو چھوڑے، توبہ بھی نہ کرے اور جنت میں جانے کی امید بھی رکھے۔(2)

شیخ ابن عباد شاذلی سے منقول ہے: اہلِ معرفت نے کہا کہ وہ جھوٹی امید جو آدمی کو

---

(1) جامع الترمذی، أبواب صفة القيامة والرقائق، حدیث نمبر: 2459

(2) مرقاة المفاتیح، تحت الحدیث:5289

مغرور اور عمل سے غافل کردے، گناہوں پر دلیر بنادے، حقیقتاً اُمید ہے ہی نہیں بلکہ شیطان کی طرف سے دھوکہ اور فریب ہے۔

(اشعۃ اللمعات)

حضرت سیدنا معروف کرخی نَوَّرَ اللہُ مُرقدہ نے فرمایا:

عمل کے بغیر جنت کی طلب گناہ ہے، بغیر کسی تعلق و سبب کے شفاعت کی امید رکھنا فریب کے سوا کچھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی کرتے ہوئے رحمت کی امید رکھنا جہالت اور بے وقوفی ہے۔

(المرجع السابق)

محاسبہ کی تعریف:

کثرت اور مقدار میں کمی و بیشی کے لیے جو غور کیا جاتا ہے اسے محاسبہ کہتے ہیں، پس بندے کا اپنے دن بھر کے اعمال میں کمی، بیشی کا اندازہ لگانے کے لیے غور و فکر کرنا محاسبہ کہلاتا ہے۔

(احیاء العلوم)

عقلمند وہی ہے جو نیکیوں کے حُصول کی سعادت پاکر انہیں بھول جائے اور گناہ صادِر ہو جائیں تو انہیں یاد رکھے اور اپنی اصلاح کے لیے ان پر سختی سے اپنا محاسبہ کرتا رہے بلکہ نیک اعمال میں کمی پر بھی خود کو سرزنش و ڈانٹ ڈپٹ کرے اور ہر لمحہ خود کو اللہ واحد قہّار کے قہر و غضب سے ڈراتا رہے۔ یہی ہمارے بزرگانِ دین کا معمول رہا ہے۔ حدیث سے یہ واضح ہوا کہ دانا مومن وہ ہے جو اپنے اندر اتنی طاقت و مضبوطی رکھے کہ اس کا نفس اپنی خواہشات کے فریب میں مبتلا نہ کرسکے اور نادان مومن وہ ہے جو اس درجہ کمزور نا تواں ہو کہ اس کا نفس اس کو اپنی خواہشات کا اسیر بنا لے۔ اور یہ کہ گناہ و معصیت کی راہ کو ترک نہ کرنا، توبہ و استغفار اور عمل خیر کے ذریعہ اپنی زندگی کو پاکیزہ نہ بنانا اور اللہ و رسول کی مرضی کے خلاف چلنا اور پھر امید یہ رکھنا کہ

اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے دروازے کھول دے گا اور دین ودنیا کی فلاح و کامیابی سے نوازے گا، نیز زبان سے یہ کہتے رہنا کہ میرا رب تو بڑا رحیم و کریم ہے، وہ مجھے بخش ہی دے گا اور جنت میں پہنچا دے گا؛ دراصل نفس کا ایک ایسا فریب ہے جس کے ذریعہ شیطان گمراہی سے نکلنے نہیں دینا چاہتا۔حاصل یہ ہے کہ عمل تو نہ کرنا، برائی کے راستہ کو تو نہ چھوڑنا اور اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار ہونا لاحاصل ہے۔ سیدھا راستہ یہی ہے کہ برائی کے راستہ کو چھوڑ دیا جائے، اعتقادی وعملی زندگی کو دینی و اخروی پاکیزگی و سلامتی کے سانچے میں ڈھال دیا جائے اور ہر عمل خیر کی راہ میں کوئی تقصیر و کوتاہی نہ کی جائے اور پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار بھی رہے اور اس کے عذاب سے ڈرتا بھی رہے تو اس صورت میں رحمت الٰہی نصیب ہوسکتی ہے۔

حاصل یہ ہے کہ

(۱) عقل مند ہمیشہ اپنے اعمال و افعال پر نظر رکھتا ہے جہاں غلطی پاتا ہے فوراً اصلاح کرتا ہے۔

(۲) نادان اپنی اصلاح سے محروم رہتا ہے کیونکہ جسے اپنی غلطی کااحساس ہی نہ ہو وہ اپنی اصلاح نہیں کرسکتا۔

(۳) نیک لوگوں کی بارگاہ میں حاضری اصلاحِ اعمال کا باعث ہے ان کی نصیحت آموز باتیں تاثیر کا تیر بن کر دل پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

(۴) اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے دل میں اپنے غیر کی محبت کو پسند نہیں فرماتا۔

(۵) جن کے دل یادِ الٰہی میں ہی مشغول رہیں وہ دنیا وآخرت کے غموں سے محفوظ رہتے ہیں۔

(۶) اللہ تعالیٰ سے عفووکرم کی امید بھی رکھنی چاہیے اور نیک اعمال کو ہرگز نہیں چھوڑنا چاہیے۔

(۷) بزر گانِ دین کثرتِ عبادت کے باوجود اپنے آپ کو کچھ بھی نہیں سمجھتے۔ سچ ہے کہ جس ٹہنی پر جتنے زیادہ پھل ہوتے ہیں وہ اتنی ہی زیادہ جھکی ہوتی ہے۔

(۸) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے باوجود رحمتِ الٰہی کی اُمید رکھنا جہالت اور بے وقوفی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں موت سے پہلے موت کی تیاری کی توفیق عطا فرمائے، دنیا وآخرت میں ہمیں ذلت ورسوائی سے بچائے، ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائے!

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوۃ والتسلیم۔

अल्लाह की रहमत की उम्मीद पर गुनाह करते रहना और तौबा न करना

सहाबी-ए-रसूल हज़रत शद्दाद बिन औस रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है: हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने इरशाद फ़रमाया: अक़्लमंद वह है जो अपने नफ़्स का हिसाब ले और मौत के बाद वाली ज़िंदगी के लिए अमल करे, और आजिज़ (बेवकूफ़) वह है जो अपनी नफ़्सानी ख्वाहिशों का पालन करने के बावजूद अल्लाह तआला से आरज़ू और तमन्ना करे।

(तिरमिज़ी शरीफ़, हदीस नं :2459)

اپنے آپ پر بھی خرچ کیجیے

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِيهِ (مالك بن نضلة) قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبٍ دُونٍ، فَقَالَ:أَلَكَ مَالٌ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: مِنْ أَيِّ الْمَالِ؟ قَالَ: قَدْ آتَانِي اللَّهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ. قَالَ: فَإِذَا

آتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ أَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهِ۔[1]

حضرت مالک بن نضلۃ الجشمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ایک معمولی کپڑے میں آیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم مالدار ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں...! مالدار ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کس قسم کا مال ہے؟ تو انہوں نے کہا: اونٹ، بکریاں، گھوڑے، غلام (ہر طرح کے مال سے) اللہ نے مجھے نوازا ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ نے تمہیں مال و دولت سے نوازا ہے تو اللہ کی نعمت اور اس کے اعزاز کا اثر تمھارے اوپر نظر آنا چاہیے۔

अपने आप पर भी ख़र्च कीजिए

सहाबी-ए-रसूल हज़रत मलिक बिन नद्दला अल-जश्मी (रज़ियल्लाहु अन्हु) ने फ़रमाते हैं: मैं हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) के पास एक मामूली (साधारण) कपड़े में आया तो हुज़ूर ने फरमाया : क्या तुम मालदार हो? मैंने कहा: जी हाँ! मालदार हूँ। हुज़ूर ने फ़रमाया :किस तरह का माल है? तो उन्होंने कहा: ऊंट, बकरियाँ, घोड़े, गुलाम/ नौकर/ मुलाज़िम (हर तरह के माल, दौलत से) अल्लाह तआला ने मुझे नवाज़ा है। यह सुनकर हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जब अल्लाह ने तुम्हें माल,दौलत से नवाज़ा है, तो अल्लाह तआला की नेअ'मत और उसके ऐज़ाज़ का असर तुम्हारे ऊपर नज़र आना चाहिए।

(अबु-दाऊद शरीफ, हदीस नं 4063)

محتاجوں کو ضرور نفع پہنچایئے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَنَّ رَسولَ اللّٰهِ ﷺ قال إِنَّ اللّٰهَ

(1) سنن أبي داؤد، كتاب اللباس، باب في غسل الثوب، حديث نمبر: 4063

تَعالیٰ لَيُدْخِلُ بِلُقْمَةِ الخُبْزِ وقَبْضَةِ التَّمرِ ومِثْلِهِ ممّا يَنفَعُ المسكينَ – ثلاثةً الجَنَّةَ: الآمِرَ بِه، والزَّوجةَ المُصلِحةَ، والخادمَ الَّذي يُناوِلُ المِسكينَ، وقالَ رسولُ اللهِ ﷺ: الحمْدُ للهِ الَّذي لم يَنْسَ خَدَمَنا۔ (1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک لقمہ روٹی اور ایک مُٹھی خُرما اور اس کی مثل کوئی اور چیز جس سے مسکین کو نفع پہنچے، اُن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تین شخصوں کو جنت میں داخل فرماتا ہے ایک صاحب خانہ جس نے حکم دیا، دوسری زوجہ/ بیوی کہ اسے تیار کرتی ہے، تیسرے خادم جو مسکین کو دے کر آتا ہے۔ پھر حضور پر نور سیّد عالم ﷺ نے فرمایا حمد ہے اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے ہمارے خادموں کو بھی نہ چھوڑا۔ (یعنی رحمت سے محروم نہ چھوڑا۔

गरीबों, ज़रूरत मंदों और मुहताजों की इमदाद कीजिए

हज़रत अबु हुरैरा सहाबी-ए-रसूल बयान करते हैं हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया एक लुक़्मा रोटी और मुट्ठी भर खुरमा/खजूर और इसकी तरह कोई और चीज़ जिससे मिस्कीन/ ज़रूरतमंदों को लाभ पहुंचे, उनकी वजह से अल्लाह तआला तीन शख़्सों को जन्नत में दाख़िल फ़रमाता है एक घर का मालिक जिसने इसका हुक्म दिया, दूसरी बीवी जो इसे तैयार करती है, तीसरे नौकर जो ज़रूरतमंदों को देकर आता है।फिर हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फ़रमाया ह़म्द है अल्लाह तआला के लिए, जिसने हमारे ख़ादिमों को भी न छोड़ा। (यानी:

---

(1) المستدرک علی الصحیحین، حدیث نمبر: 7389

अपनी रह़मत से मह़रूम न रखा)

(मुस्तदरक हाकिम, हदीस नं :7389)

شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ پانے والا

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاء رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صلّى عَلَيَّ حينَ يُصْبِحُ عَشْرًا، وحينَ يُمْسِي عَشْرًا أَدْرَكَتْه شفاعتي يومَ القيامةِ۔[(1)]

حضرتِ ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام کو "درودِ پاک" بھیجا تو بروز قیامت اُسے میری شفاعت نصیب ہوگی۔

शफा'अते-मुस्तफ़ा पाने वाला शख़्स

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू दरदा बयान करते हैं हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया जो शख़्स मुझ पर दस मर्तबा सुबह और दस मर्तबा शाम को "दुरूद-ए-पाक" भेजेगा/पढ़ेगा, क़ियामत के दिन उसे मेरी शफा'अत नसीब होगी।

(मज'मअ ज़वाइद, जामे-सग़ीर, हदीस नं: 8792)

سوئمنگ پول میں غسل کرنا

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ إِزَارٍ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ

(1) مجمع الزوائد، والجامع الصغیر، حدیث نمبر:8792

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلَا يُدْخِلْ حَلِيلَتَهُ الْحَمَّامَ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلَا يَجْلِسْ عَلَى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا بِالْخَمْرِ۔ (1)

حضرتِ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ تہ بند باندھے بغیر حمام (سوَمنگ پول) میں داخل نہ ہو، اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ کرے، اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جہاں شراب پی جا رہی ہو۔

شرح وبیان:— اس حدیث میں ممانعت گھر کے حمام کی نہیں، بلکہ گھر سے باہر بنے کمرشل پبلک حمام کی ہے، یہ خصوصی طرز کے حمام ہوتے تھے، بلکہ اب بھی عربوں میں ان کا رواج ہے۔ ایسی جگہ نہائے کہ کوئی اور نہ دیکھے اگر یہ نہ ہوسکے تو ناف سے گھٹنے تک کے اعضا کا ستر تو ضروری ہے، عورت کو حمام میں جانا مکروہ ہے اور مرد جاسکتا ہے مگر ستر کا لحاظ ضروری ہے۔ لوگوں کے سامنے ستر کھول کر نہانا حرام ہے۔ اجتماعی غسل خانہ، سوئمنگ پول، ساحل سمندر پر نہانے کا بھی یہی حکم ہوگا۔

स्विमिंग पूल में नहाना

सहाबी-ए-रसूल हज़रत जाबिर बिन अब्दुल्लाह से रिवायत है: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जो शख़्स अल्लाह और क़ियामत के दिन पर ईमान रखता है, वह बिना तहबंद पहने हम्माम में दाख़िल न हो, जो शख़्स अल्लाह और क़ियामत के दिन पर ईमान रखता है,वह अपनी बीवी को हम्माम (स्विमिंग पूल) में दाख़िल न करे

(1) جامع الترمذی، أبواب الآداب، باب ماجاء فی دخول الحمام، حدیث نمبر:2801

और जो शख़्स अल्लाह् और क़ियामत के दिन पर ईमान रखता है, वह उस दस्तरख़्वान पर न बैठे,जहाँ शराब पी जा रही हो।
(तिरमिज़ी शरीफ, ह्दीस नं: 1801)

قول وفعل میں تضاد کا ہولناک انجام

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ، فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهِ، فَيَدُورُ بِهَا كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِالرَّحَى، فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ، فَيَقُولُونَ: يَا فُلَانُ! مَا لَكَ؟ أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ؟ فَيَقُولُ: بَلَى، قَدْ كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ، وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيه۔[1]

حضرتِ ابوزید اُسامہ بن زید بن حارثہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا سے مروی ہے:

فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی رحمت، شفیعِ امت ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا، اس کی آنتیں پیٹ سے باہر نکل پڑیں گی، وہ ان آنتوں کے ساتھ اس طرح گھومے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے۔ تمام دوزخی اس کے پاس جمع ہوں گے اور کہیں گے: اے فلاں! تجھے کیا ہوا؟ کیا تو بھلائی کا حکم نہ دیتا تھا اور برائی سے منع نہ کرتا تھا؟ تو وہ کہے گا: ہاں! میں دوسروں کو تو بھلائی کا حکم دیتا تھا لیکن خود اس پر عمل نہ کرتا تھا اور دوسروں کو تو برائی سے منع کرتا تھا لیکن خود اس برائی سے نہ بچتا تھا۔

(1) الصحيح لمسلم،كتاب الزهد والرقائق، باب عقوبة من يأمر بالمعروف ولا يفعله، حديث نمبر:2989

شرح وبیان:۔ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے مذکورہ حدیث پاک کے تحت دو اہم باتیں ارشاد فرمائی ہیں:

(۱) جو بھی نیکی کا حکم دینے پر قدرت رکھتا ہو اور اسے اپنی جان پر کسی قسم کا خوف نہ ہو تو اس پر لازم ہے کہ نیکی کا حکم دے، خصوصاً جب کہ وہ خود بھی اس پر عمل کرتا ہو۔ البتہ اگر وہ خود عمل نہ کرتا ہو تب بھی نیکی کا حکم دے، کیونکہ اس صورت میں بھی اسے نیکی کا حکم دینے پر اجر ضرور ملے گا۔ باقی رہا اس کے عمل نہ کرنے یا گناہ میں مبتلا رہنے کا معاملہ تو وہ اس کا اور اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے، چاہے تو اسے بخش دے اور چاہے تو اس گناہ پر اس کا مؤاخذہ فرمائے۔

(۲) نیکی کا حکم صرف وہی دے جو نیک ہو یا گنہگار بھی دے سکتا ہے؟ اس سلسلے میں دو قول ہیں: ایک قول تو یہ ہے کہ بہتر یہی ہے کہ نیکی کا حکم وہی دے جو خود بھی اس پر عمل کرتا ہو اور گنہگار نہ ہو۔ دوسرا قول یہ ہے کہ گناہگار نیکی کا حکم نہیں دے سکتا۔ تو یہ قول درست نہیں کیونکہ اگر ایسا ہو تو جہاں کوئی بھی نیک بندہ نہ ہو وہاں تو نیکی کی دعوت کا دروازہ ہی بند ہوجائے گا۔

مفتی احمد یار خان نعیمی فرماتے ہیں:

اس حدیث شریف میں اس بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے والا خود بھی باعمل ہو اور اگر وہ خود اچھے اعمال نہیں کرتا اور برائی سے اجتناب نہیں کرتا تو سزا کا مستحق ہوگا۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ باعمل آدمی کی تبلیغ سے انکار کی گنجائش نہیں ہوتی اور یوں اس کا اپنا عمل دوسروں کے عمل کے لیے ترغیب و تحریص کا کام دیتا ہے۔ لیکن یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ اگر کوتاہی یا لاپرواہی کی وجہ سے مبلغ اعمالِ صالحہ سے کنارہ کشی رکھتا ہے؛ یا نفس و شیطان کے دھوکے میں آکر برائی کا مرتکب ہوتا ہے تو اسے امر بالمعروف (یعنی نیکی کا حکم دینے) اور نہی عن المنکر (یعنی برائی سے منع کرنے) کا فریضہ انجام دینے

سے ہاتھ نہیں کھینچنا چاہیے بلکہ ساتھ ساتھ اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔

क़ौल-फ़ैल में तज़ाद का हौलनाक अंजाम

सहाबी-ए-रसूल हज़रत उसामा बिन ज़ैद से रिवायत है, फ़रमाते हैं: मैने हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) को फरमाते हुए सुना: क़ियामत के दिन एक शख़्स को लाया जायेगा और जहन्नम में डाल दिया जाएगा, उसकी आंतें पेट से बाहर आ जाएंगी, वह इन आंतों के साथ वैसे ही घूमेगा जैसे गधा चक्की के आस पास चक्कर लगाता है। जहन्नम के सब लोग उसके पास इकट्ठे होंगे और कहेंगे:ऐ फुलाने! तुझे क्या हुआ? क्या तू भलाई का आदेश न देता था और बुराई से मना न करता था? तो वह कहेगा:हाँ! मैं दूसरों को भलाई का हुक्म देता था लेकिन खुद उस पर अमल नहीं करता था। और दूसरो को तो बुराई से मना करता था लेकिन खुद उस बुराई से नहीं बचता था।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ़, हदीस नं: 2989)

شہادت کی موت

عَنْ سهلِ بْنِ حنيفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ، وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ۔ [1]

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت کا سوال کرے اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے

(1) الصحيح لمسلم، كتاب الإمارة، باب إستحباب طلب الشهادة في سبيل الله، حدیث نمبر: 1909

مرتبے پر فائز فرمائے گا اگرچہ وہ اپنے بستر پر ہی فوت ہو۔

شرح وبیان ـــ امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں:

اگر کوئی شخص سچے دل سے شہادت کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے شہید کا ثواب عطا فرمادیتا ہے اگرچہ اس کا انتقال بستر ہی پر ہوا ہو۔ شہادت کا سوال کرنا مستحب ہے اور اس میں اچھی نیت ہونا بھی مستحب ہے۔(1)

دَلِیْلُ الْفَالِحِیْن شرحِ رِیَاضُ الصَّالِحِیْن میں ہے:

جو اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے شہادت کا سوال کرے اللہ تعالیٰ اسے اس کی سچی نیت کی برکت سے شہدا کے اعلیٰ مرتبے پر فائز فرمائے گا اگرچہ وہ اپنے بستر پر ہی مرجائے۔ اس حدیث میں بیان ہوا کہ سچی نیت مطلوب و مقصد تک پہنچنے کا سبب ہے، جو کسی نیک کام کی سچی نیت کرے اسے اس عمل کا ثواب ملے گا اگرچہ وہ (کسی مجبوری کی وجہ سے) اس نیک کام کو نہ کرسکے۔(2)

ملا علی قاری فرماتے ہیں:

اگر وہ شخص شہید نہ مرا تو شہید کے حکم میں ہوگا اور اس کو شہید کا ثواب ملے گا۔(3)

शहादत की मौत

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जो शख़्स सच्चे दिल से अल्लाह तआला से शहादत की दुआ मांगेगा,अल्लाह तआला उसे शहीदों के दर्जे पर फाइज़ फरमायगा, भले ही वह अपने बिस्तर पर मर जाए।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ, हदीस नं : 1909)

---

(1) شرح مسلم للنووی، کتاب الامارۃ

(2) دلیل الفالحین، 213/1

(3) مرقاۃ المفاتیح، تحت الحدیث: 3807

دنیا میں قتل کی ایجاد

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا ؛ لِأَنَّهُ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ۔ (1)

حضرتِ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جسے بھی ظلماً قتل کیا جاتا ہے تو حضرت سیّدُنا آدم (علیہ السلام) کے پہلے بیٹے کے حصے میں بھی اُس کا خون ہوتا ہے کیونکہ اُس نے سب سے پہلے قتل کو ایجاد کیا۔

شرح وبیان:۔۔۔امام نووی شرح مسلم میں اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

یہ حدیث قواعدِ اسلامیہ میں سے ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ جس کسی نے بھی کوئی بُری چیز ایجاد کی تو اُس پر اُس کا گناہ ہے اور قیامت تک اُس عمل میں جو بھی اُس کی پیروی کرے گا اُس کا گناہ اُس ایجاد کرنے والے کے سر بھی ہوگا۔ اِسی طرح جس نے بھی کوئی اچھا عمل ایجاد کیا اُس کے لیے اُس کا اَجر وثواب ہے اور قیامت تک جو بھی اُس پر عمل کرے گا اُس ایجاد کرنے والے کو بھی اُس کا ثواب ملے گا۔

مذکورہ حدیث پاک میں ''اِبنِ آدم'' کے ساتھ لفظ " اَوَّل " آیا ہے جس سے بعض شارحین نے اس بات پر استدلال کیا ہے یہ قتل کرنے والا حضرت سَیّدُنا آدم علیہ السلام کا سب سے پہلا بیٹا ہے، لیکن کئی شارحین و مفسرین کرام نے اس بات کی تردید کی ہے اور فرمایا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ یہ پہلا بیٹا نہیں ہے بلکہ ان دونوں کا یہ واقعہ کئی اولادوں کے بعد ہوا تھا، البتہ حضرت سَیّدُنا آدم (علیہ السلام) کا یہ وہ سب سے پہلا بیٹا ہے جس نے پہلا قتل کیا۔

(1) الصحیح لمسلم، کتاب القسامة، باب إثم من سنّ القتل، حدیث نمبر: 1677

قاتل کا نام اور قتل کی جگہ:

(۱) حضرت سَیِّدُنَا آدم (علیہ السلام) کے جس بیٹے نے سب سے پہلے قتل کیا اس کے نام میں علمائے کرام کا اختلاف ہے، لیکن اکثر کے نزدیک درست یہی ہے کہ اس کا نام ''قابیل'' تھا۔

(۲) جس جگہ یہ قتل ہوا اس مقام میں بھی علمائے کرام کا اختلاف ہے۔

لیکن علامہ بدر الدین عینی فرماتے ہیں:

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہابیل کو ہند (ہندوستان) میں جبل نوذ پر قتل کیا گیا ہے اور یہی قول درست ہے۔(1)

दुनिया में क़त्ल की ईजाद

हज़रत अब्दुल्लाह बिन मसऊद हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: जिसे भी ज़ुल्मन क़त्ल किया जाता है, तो उसका खून भी हज़रत आदम (अलैहिस्सलाम) के पहले बेटे (क़ाबील) के हिस्से में होता है क्योंकि उसने ही सबसे पहले क़त्ल को ईजाद किया था।

(सहीह-मुस्लिम शरीफ, हदीस नं :1677)

قوم مسلم کی تباہی کا سبب

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا'' فَقَالَ قَائِلٌ: وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ:'' بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ، وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ، وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ،

---

(1) فیضانِ ریاض الصالحین

وَلَيَقْذِفَنَّ اللّٰهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ''. فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ: '' حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ۔ (1)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غیب داں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قریب ہے کہ دیگر قومیں تم پر ایسے ٹوٹ پڑیں جیسے کھانے والے، پیالوں پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم اس وقت تعداد میں کم ہوں گے؟ فرمایا: نہیں، بلکہ تم اس وقت بہت ہو گے، لیکن تم سیلاب کی جھاگ کے مانند ہو گے، اللہ تعالیٰ تمھارے دشمن کے سینوں سے تمھارا خوف نکال دے گا، اور تمھارے دلوں میں ''وَہن'' ڈال دے گا تو ایک کہنے والے نے کہا: یا رسول اللہ! ﷺ، یہ ''وہن'' کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دنیا کی محبت اور موت کا ڈر ہے۔

मुस्लिम क़ौम के विनाश का सबब: दुनिया की मुहब्बत और मौत का डर है

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फ़रमाया: क़रीब है कि दूसरी कौ़में तुम पर ऐसे टूट पड़ें जेसे खाने वाले,कटोरो प्यालों पर टूट पड़ते हैं।एक आदमी ने कहा,:ऐ अल्लाह के रसूल! क्या उस वक़्त हम संख्या में कम होंगे? फ़रमाया: नहीं, बल्कि उस वक़्त तुम बहुत होगे, लेकिन तुम सैलाब के झाग की तरह होगे, अल्लाह तुम्हारे दुश्मनों के सीनों से तुम्हारा डर निकाल देगा और तुम्हारे दिलों में 'वहन' डाल

(1) سنن ابی داؤد، أول كتاب الملاحم، باب: تداعی الأمم على الإسلام، حدیث نمبر: 4297

देगा। एक शख़्स ने कहा: ऐ अल्लाह के रसूल! “वहन” क्या है? नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने फरमाया:यह दुनिया की मुहब्बत और मौत का डर है।

(अबु-दाऊद शरीफ, हदीस नं : 4297)

نیک لوگ یکے بعد دیگرے گزر جائیں گے

عَنْ مِرْدَاسٍ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ، الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ، وَيَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ أَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيهِمُ اللّٰهُ بَالَةً'' قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: يُقَالُ: حُفَالَةٌ وَحُثَالَةٌ۔ [1]

حضرتِ مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مصطفٰی جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنت، حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیک وصالح لوگ یکے بعد دیگرے گزر جائیں گے اس کے بعد، جَو؛ کے بھوسے؛ یا پھر ردی و گھٹیا کھجور کے کچرے کی طرح کچھ لوگ دنیا میں رہ جائیں گے، جن کی اللہ تعالیٰ کو کچھ ذرا بھی پروانہ ہوگی۔

नेक लोग एक के बाद एक गुज़र जाएंगे

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया:नेक व अच्छे लोग एक के बाद एक गुज़र जाएंगे, उसके बाद घटिया और रद्दी जो के भूसे, या बेकार खजूर के कचरे की तरह (घटिया क़िस्म के) लोग रह जाएंगे, जिनकी अल्लाह तआला बिल्कुल भी परवाह नहीं करेगा।

(सहीह-बुख़ारी शरीफ, हदीस नं: 6434)

(1) صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب ذھاب الصالحین، حدیث نمبر:6434

قیامت تک مسجد اقصیٰ کی حفاظت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لا تَزالُ عِصابَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقاتِلُون على أبوابِ دِمَشقَ وما حَوْلَه، وعلى أبوابِ بَيتِ المَقدِسِ وما حولَه، لا يَضُرُّهم خِذْلانُ مَن خَذَلَهُم، ظاهرِينَ على الحقِّ إلىٰ أنْ تقومَ الساعةُ۔[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میری امت کا ایک گروہ دمشق کے دروازوں اور اس کے اطراف، بیت المقدس اور اس کے گرد و نواح میں ہمیشہ(دشمنوں) سے جنگ کرتا رہے گا، جو شخص ان کو رسوا کرنا چاہے گا یا ان کی مخالفت کرے گا وہ ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔وہ حق پر قائم رہیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔

क़ियामत तक मस्जिदे-अक्सा की हिफ़ाज़त करने वाली जमा'अत

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फ़रमाया:मेरी उम्मत का एक गिरोह दमिश्क के दरवाज़ों और उसके आसपास, बैतुल-मकदीस और उसके आसपास हमेशा (दुश्मनों) से जंग करता रहेगा, और जो कोई भी उन्हें रुसवा करना चाहेगा या उनकी मुख़ालफत करेगा, वह उन्हें नुकसान नहीं पहुंचा पाएगा। वो हक़ पर डटे रहेंगे यहां तक कि क़ियामत क़ायम हो जाये।

(मु'अजम-अउसत, हदीस नं :47, मुस्नद अबु याला, हदीस नं :6417)

(1) مجمع الزوائد:۰//مسندِ أبي يعلىٰ،6417، المعجم الأوسط،:47

قیامت کی چند نشانیاں

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ أَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ ابْنُ لُكَعٍ۔ [1]

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک کمینے (اور رذیل) لوگ اور ان کی کمینی اولاد دنیا میں سب سے زیادہ (مال ودولت، عیش وعشرت، منصب وحکومت کے اعتبار سے) خوش نصیب نہ ہوجائیں۔

क़ियामत की चंद निशानियाँ

सहाबी-ए-रसूल हज़रत हुज़ैफ़ा बिन अल-यमान रज़ियल्लाहु अन्हु बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया:क़ियामत उस वक़्त तक क़ायम नहीं होगी जब तक कि कमीने व ज़लील लोग और उनकी कमीन औलाद दुनिया में सबसे ज़्यादा माल-दौलत, ऐशो-इशरत और मन्सब व हुकूमत के ऐतबार से खुश नसीब न हो जायें।

(तिरमिज़ी शरीफ़, हदीस नं :2209)

درود شریف پڑھنے کی فضیلت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ

(1) جامع الترمذی، أبواب الفتن، باب منه، حدیث نمبر: 2209

عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔ (1)

حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہ معاف کیئے جائیں گے اور اس کے دس درجے بلند کئے جائیں گے۔

شرح وبیان:— یعنی ایک درودِ پاک میں تین فائدے ہیں: دس رحمتیں، دس گناہوں کی معافی اور دس درجوں کی بلندی۔ مبارک ہیں وہ لوگ جن کی زبان ہر وقت درود شریف سے تر رہتی رہے، درود شریف ہر دعا کی قبولیت کی شرط ہے۔

दुरुद शरीफ़ पढ़ने की फजी़लत

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अनस बिन मालिक-रदियल्लाहु अन्हु-से रिवायत है कि हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने इरशाद फ़रमाया: जो मुझ पर एक दुरूद पढ़ेगा, तो अल्लाह तआला उस पर दस रहमतें नाज़िल करेगा, और उसके दस गुनाह माफ कर दिए जाएँगे और उसके दस दर्जे बुलंद/ऊँचे किए जाएँगे।

(नसाई शरीफ़, हदीस नं: 1297)

यानी: एक दुरूद-ए-पाक में तीन फायदे हैं: दस रहमतें नाज़िल होती हैं, दस गुनाहों की माफी और दस दर्जे बुलंद कर दिये जाते हैं। मुबारक हैं वह लोग जिनकी ज़बान हर वक़्त दारूद शरीफ से तर रहती है, दुरूद शरीफ हर दुआ की मकबूलियत की शर्त है।

---

(1) سنن النسائی، کتاب السهو، باب الفضل فی الصلاة علی النبی ﷺ، حدیث نمبر: 1297

ماں اور بچوں میں جدائی ڈالنا

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا، فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔[1]

حضرتِ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، حضور سیّد عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

جس نے ماں اور اس کی اَولاد کے درمیان جدائی پیدا کی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کے اور اُس کے دوستوں کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔

माँ और उसकी औलाद के दरमियान जुदाई पैदा करना मना है

सहाबी-ए-रसूल हज़रत अबू अय्यूब अंसारी बयान करते हैं: हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) इरशाद फ़रमाते हैं:जिसने माँ और उसकी औलाद के दरमियान जुदाई पैदा की, अल्लाह तआला क़ियामत के दिन उसके और उसके दोस्तों के दरमियान जुदाई डाल देगा।

(तिरमिज़ी शरीफ, हदीस नं:1566)

خوش اخلاق تاجر

عن جابرٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ، وَإِذَا اشْتَرَى، وَإِذَا اقْتَضَى۔[2]

(1) جامع الترمذی، أبواب السیر، باب فی کراھیة التفریق بین السبی، حدیث نمبر: 1566

(2) صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب السھولة والسماحة فی الشراء والبیع، حدیث نمبر: 207

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم فرمائے جو بیچتے وقت، خریدتے وقت اور تقاضا کرتے وقت نرمی سے کام لیتا ہے۔

खुश- अख़लाक़ ताजिर व बिजनेस मैंन

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने फ़रमाया कि अल्लाह तआला एक ऐसे शख़्स पर रहम फरमाए जो बेचते वक़्त, खरीदते वक़्त और तकाज़ा करते वक़्त नरमी से काम लेता है। (सहीह-बुख़ारी, हदीस नं : 2076)

اللہ اللہ بول بندے! اللہ اللہ بول

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ: رَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ؛ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ۔ (1)

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے رحمت بھرے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا: ان میں سے ایک شخص وہ بھی ہے؛ جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

अल्लाह अल्लाह बोल बंदे, अल्लाह अल्लाह बोल

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया :अल्लाह सात तरह के लोगों को अपनी रहमत भरा साया अता फ़रमाएगा: उनमें से एक वह शख़्स भी है जिसने तन्हाई में अल्लाह तआला का ज़िक्र किया तो उसकी आंखों से आंसू जारी हो गये।

(सहीह-बुख़ारी शरीफ, हदीस नं: 6479)

---

(1) صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب البکاء من خشیۃ اللہ، حدیث نمبر: 6479

ناحق فضیلت وبرتری دی جائے گی

عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً ، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ۔ (1)

حضرتِ اُسید بن حُضیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: مصطفیٰ جانِ رحمت، نوشۂ بزم جنت، حضور سیّد عالم ﷺ نے (غیب کی خبر دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا:

بے شک میرے بعد تم پر دوسروں کو (ناحق) فوقیت، ترجیح، برتری دی جائے گی، لہٰذا صبر سے کام لینا یہاں تک کہ مجھ سے حوض (کوثر) پر آ ملو۔

شرح و بیان:— معنی و مطلب یہ ہے کہ میرے وصال ظاہری کے بعد، بعض حکمران اور اثر و رسوخ رکھنے والے تم پر دوسروں کو فضیلت و برتری اور ترجیح دیں گے، نہ صرف یہ بلکہ تمھارے حقوق اپنے من پسند لوگوں کو دے دیں گے؛ لہٰذا تم فقط دنیاوی اغراض و مقاصد و اہداف کے لیے فتنہ و فساد کے بجائے۔ ان باتوں کو دنیا میں صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے برداشت کرتے رہنا۔ ہم بعطائے باری تعالیٰ حوض کوثر پر اور جنت میں ان سب کا بدلہ کر دیں گے۔صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وبارک وسلم!

तुम पर दूसरे लोगों को ना'ह़क़ फज़ीलत/तरजीह दी जायेगी

हुज़ूर नबी-ए-करीम (सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम) ने इरशाद फ़रमाया: यक़ीनन मेरे बाद तुम पर दूसरे लोगों को (ना'ह़क़) तरजीह दी जायेगी, लिहाज़ा सब्र से काम लेना, यहाँ तक कि तुम मुझसे हौज़े-कोसर पर आ मिलो ।

(सहीह-बुख़ारी शरीफ, हदीस नं: 3792)

---

(1) صحيح البخاری، کتاب مناقب الأنصار، باب قول النبی ﷺ: إصبروا، حدیث نمبر: 3792

شیطان تین گرہیں لگا دیتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ۔ (1)

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

شیطان آدمی کے سر کے پیچھے رات میں سوتے وقت تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر یہ افسوں پھونک دیتا ہے کہ سو جا ابھی رات بہت باقی ہے۔ پھر اگر کوئی بیدار ہو کر اللہ کا کرنے لگتا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، پھر جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، پھر اگر نماز (فرض یا نفل) پڑھے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ اس طرح صبح کے وقت آدمی چاق وچوبند خوش مزاج رہتا ہے، ورنہ سُست اور بدباطن/بدمزاج رہتا ہے۔

حدیث کا مفہوم:— شیطان ہر سونے والے کے سر کے پیچھے تین گرہیں لگاتا ہے۔ یہاں گرہ سے مراد حقیقی گرہ ہے اور یہ ویسے ہی ہے جیسے جادوگر جس شخص پر جادو کرتا ہے اس پر گرہیں لگاتا ہے بایں طور کہ وہ ایک دھاگہ لے کر اس پر گرہ لگاتا ہے اور اس پر کچھ جادو پھونکتا ہے جس سے وہ شخص متاثر ہوتا ہے جس پر جادو کیا جا رہا ہو۔

ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے کہ رات کو تم میں سے ہر ایک کی گدّی پر ایک رسی ہوتی ہے جس میں تین گرہیں ہوتی ہیں۔

شیطان خاص طور پر سر کے پچھلے حصے پر گرہیں لگاتا ہے کیونکہ یہ جسمانی قوت کا مرکز اور ان کو چلانے کی جگہ ہے۔ اس جگہ موجود قوتیں شیطان کی بہت زیادہ مطیع اور بہت جلد اس

(1) صحيح البخاري، باب التهجد بالليل، باب عقد الشيطان على قَافِيَةِ الرَأْسِ، حدیث نمبر: 1142

کے کہے میں آجاتی ہیں۔ چنانچہ ان پر گرہیں لگانے سے اس کے لیے ممکن ہو جاتا ہے کہ وہ انسان کی روح پر قابو پالے اور اس پر نیند طاری کر دے۔

"یَضْرِب علی کل عُقْدَۃٍ" یعنی وہ اپنے ہاتھ سے ہر گرہ پر مارتا ہے تاکہ اس کی لگائی گئی ہر گرہ مضبوط اور پختہ ہو جائے۔ پھر وہ یہ بات کہتا ہے کہ رات بہت لمبی ہے۔ یعنی رات کا بہت لمباوقت ابھی باقی ہے۔ تو جتنا چاہتا ہے سولے۔ جب تو جاگے گا تورات کی نماز کے لیے تیرے پاس کافی وقت ہو گا۔ "فَارْقُدْ" یعنی دوبارہ سو جا۔ "فإذا استيقظ وذكرَ اللّٰهَ انحلت عقدة" اللہ کے ذکر کی وجہ سے (ایک گرہ کھل جاتی ہے)۔ " فإذا توضأَ انحلت عقدة" یعنی وضو کی برکت سے (دوسری گرہ کھل جاتی ہے)۔

مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ "اگر وہ وضو کر لے تو دو گرہیں کھل جاتی ہیں۔" اگر حدث اکبر سے پاک ہونے کے لیے وہ غسل کر لے تو اس میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ "اگر وہ نماز پڑھ لے" اگرچہ ایک رکعت نماز ہی پڑھ لے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔

بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ "ساری گرہیں کھل جاتی ہیں۔"

وہ صبح کو چاق وچوبند ہوتا ہے۔ اللہ نے اسے جو نیکی کی توفیق دی اور اس کے لیے جو ثواب کا وعدہ ہے اور اس پر سے شیطان کی لگائی ہوئی گرہیں زائل ہونے کی خوشی کی وجہ سے وہ چاق وچوبند ہوتا ہے۔ " طَيِّبَ النفس" (خوش مزاج رہتا ہے)۔ کیونکہ اس کے اس حسن تصرف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے نفس میں برکت دے دیتا ہے۔ اگر وہ ان مذکورہ تینوں باتوں کو نہ کرے تو صبح کو وہ بد مزاج اور سست ہوتا ہے۔ یعنی اس کا برا حال ہوتا ہے کیونکہ شیطان اس کو بے یار و مددگار چھوڑ جاتا ہے اور وہ ان نیک اعمال کو نہیں کر پاتا جو اس کا معمول ہوتے ہیں یا جن کے کرنے کی اس نے نیت کر رکھی ہوتی ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اس سے جو بات ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ رات کی نماز میں نفس کی خوش مزاجی میں ایک راز ہے اگرچہ ان مذکورہ باتوں میں سے نمازی کے ذہن میں کوئی بھی نہ ہو اور اسی طرح

اس کا عکس ہے (کہ نہ پڑھنے کی صورت میں بد مزاجی آتی ہے)۔ اللہ تعالی نے اپنے اس فرمان کے ذریعے اسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے:

﴿إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا﴾

"بے شک رات کا اٹھنا نفس کو خوب زیر کرتا ہے اور بات بھی صحیح نکلتی ہے۔"

शैतान सोते वक़्त आदमी के सिर के पीछे तीन गांठें लगा देता है

सहाबी-ए-रसूल अबू हुरैरा रज़ियल्लाहु अन्हु से रिवायत है कि हुज़ूर नबी-ए-करीम सल्लल्लाहु सल्लल्लाहु अलैहि व सल्लम ने फ़रमायाः शैतान रात को सोते वक़्त आदमी के सिर के पीछे तीन गांठ लगा देता है, और हर गांठ पर यह फसूं फूंक देता है कि सोजा अभी बहुत रात बाक़ी है। फिर अगर कोई इंसान जागकर अल्लाह तआला का ज़िक्र करने लगता है तो एक गाँठ खुल जाती है, फिर जब वह वुज़ू करता है तो दूसरी गाँठ खुल जाती है, फिर अगर वह नमाज़ (फर्ज़ या नफ़िल) पढ़ता है तो तीसरी गाँठ भी खुल जाती है। इस तरह सुबह के वक़्त आदमी चाक़-चौबंद और खुश मिजा़ज रहता है, वरना सुस्त और बद बातिन रहता है।

(सहीह-बुखा़री शरीफ़, हदीस नं: 1142)